5540

حصہ اوّل

# مقالات سیالوی

ترتیب
سعید


| | |
|---|---|
| کیا یہ بناوٹی درود ہے؟ | 10 |
| من اللہ نور | 17 |
| برکات اسم محمد ﷺ | 26 |
| علم غیب مصطفٰے ﷺ | 35 |
| کیا انگوٹھے چومنا جائز ہے؟ | 51 |
| وسیلے کی تلاش | 55 |
| محبوبان خدا سے مدد مانگنے کا ثبوت | 59 |
| داڑھی کی شرعی مقدار | 80 |
| فضائل رمضان المبارک | 88 |
| اکلِ حلال | 117 |
| تبرکات کی اہمیت | 130 |
| مرادِ رسول ﷺ | 155 |
| جنت کا باغ | 170 |
| حضرت خواجہ حسن بصریؒ | 192 |
| شیخ فریدالدین گنج شکرؒ | 199 |
| خواجہ فخرالدین دہلویؒ | 206 |
| حضور قبلہ عالمؒ | 213 |
| شاہ سلیمان تونسویؒ | 220 |
| شمس الھدیٰ | 225 |
| حضور ثانی غریب نوازؒ | 237 |
| آیت من آیات اللہ عزوجل | 242 |
| خواجہ قمرالدین اور تحریک پاکستان | 276 |
| کیا آپ جانتے ہیں؟ | 288 |
| بے نمازی ایک نظر میں | 291 |


تقاریظ
پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب
ملک محبوب الرسول قادری صاحب
علامہ محمد صحبت خان کوہاٹی صاحب

مؤلف: ابو بلال محمد سیف علی سیالوی

ناشر: جماعت اہل سنت مرکزی جامع مسجد محمدی ہرسہ شیخ لاہور روڈ چنیوٹ ضلع جھنگ

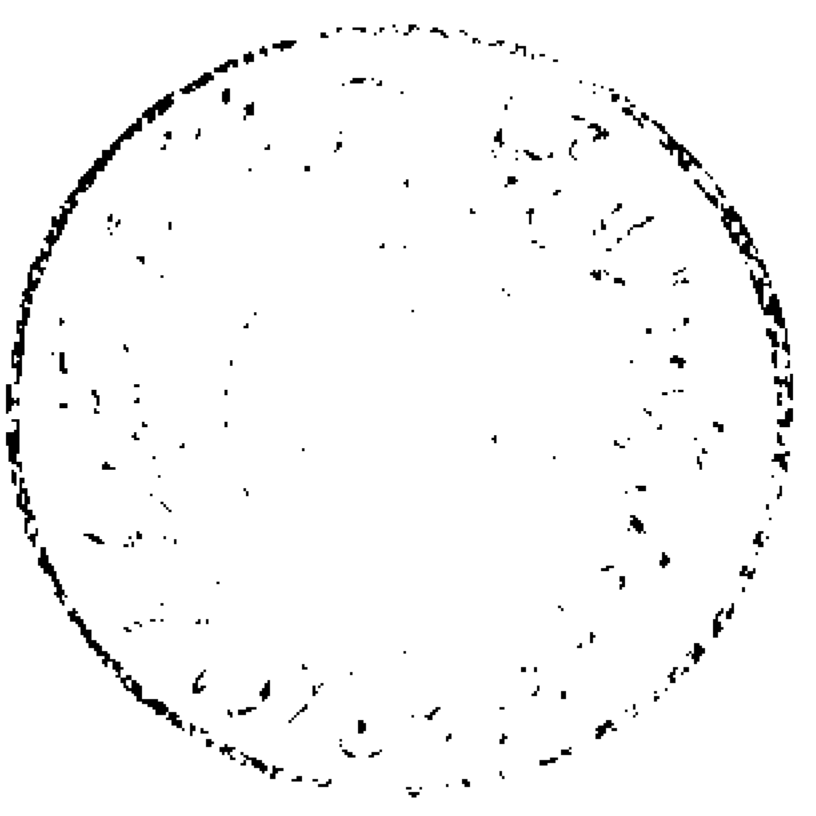

Marfat.com

55405



جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں


| | |
|---|---|
| نام کتاب | مقالات سیالوی (حصہ اوّل) |
| صفحات | 304 |
| مؤلف | ابو بلال محمد سیف علی سیالوی |
| تاریخِ اشاعت | نومبر 2006ء، شوال 1427ھ |
| ناشر | جماعت اہلسنت ہرسہ شیخ (چنیوٹ) |
| بار | اوّل |
| قیمت | 120 روپے |
| تعداد | ایک ہزار |

**ملنے کا پتہ**

سیالوی کلاتھ اینڈ جنرل سٹور ہرسہ شیخ لاہور روڈ چنیوٹ ضلع جھنگ

فون موبائل 0321-7916325 / 0321-2569860


**برائے ایصال ثواب**

جناب محمد علی مرحوم ولد سعد اللہ ترکھان ہرسہ شیخ

اور جملہ مؤمنین و مؤمنات

**نوٹ:۔** کمپیوٹر کمپوزنگ کی غلطی نظر انداز کردی جائے

Marfat.com

# انتساب

اپنے استادِ محترم (چنیوٹ کی مردہ زمین کو عشق و مستی کے پانی سے سیراب کرنے والے) منظورِ نظر حضور امیرِ شریعت غازیٔ ملّت حضرت العلام الحاج قاضی غلام رسول غازی علیہ رحمۃ کے نام جن کا وصال باکمال 14۔ اگست 2000ء بمطابق 13 جمادی الاوّل بروز سوموار بوقت عصر "مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" پڑھتے ہوئے ہوا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

انہیں کی دعاؤں اور محنتوں کے صدقے ناچیز یہ کتاب لکھنے کے قابل ہوا۔

**قارئین کرام** سے مؤدبانہ التماس ہے کہ حضرت غازیٔ ملت علیہ رحمت کے لئے دعائے خیر کرنا نہ بھولیں۔ رب العزت آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

# من کی بات

حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً ۔ترجمہ:۔میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ایک ارشاد مبارک کچھ اس طرح ہے۔ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِھٰذَاکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ ۔ترجمہ:۔خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک بھی آدمی کو ہدایت فرمادے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں (کے مل جانے) سے بھی بہتر ہے۔

جب جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں سے نکلے ہوئے یہ الفاظ میری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنے تو ایسے لگا جیسے گرمی کے موسم میں کسی تشنہ لب کو ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ مل گیا ہو۔کسی مسافر کو اس کی منزل نظر آ گئی ہو اور طالب کو اسکے مطلوب کی قیام گاہ کا سراغ مل گیا ہو۔اس کے بعد میرے ذوقِ تحریر کو ایک نیا ولولہ عطا ہوا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ میرا کسی علمی گھرانے سے تعلق نہیں ہے۔بازارِ عمل میں بھی کوئی سرمایہ نہیں رکھتا، دولتِ علم سے بھی تہی دامن ہوں، قلم میں زور بھی نہیں اور نہ ہی میں کوئی معروف خطیب وادیب ہوں۔اپنی کمزوریوں، خامیوں اور نااہلیوں کا پورا پورا احساس ہے۔البتہ اپنے دور میں جن لوگوں کو مخلص فی الدین پایا ان سے محبت وعقیدت ضرور ہے اور ایک بات پر فخر بھی ہے کہ خانوادۂ حضور پیر سیال لجپال کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈالے ہوئے ہوں۔

کرم ہے مجھ پہ ربّ ذوالجلال کا
ادنیٰ سا اک غلام ہوں پیر سیال کا

شائد اسی محبت اور نسبتِ سیالوی کے طفیل ربّ العزت مجھ سے دینِ متین کی خدمت کا کوئی کام لے لے چنانچہ اسی سوچ اور فکر کو لئے میں قلم کو لرزہ دیتا رہا۔حروف بنتے گئے۔حرفوں سے پھر لفظ بنتے گئے۔لفظوں سے پھر سطریں بننا شروع ہوئیں اور سطریں مقالاتِ سیالوی کے نام سے ایک کتاب کا روپ دھار گئیں، میں نے اس کتاب کو قرآن وحدیث، فقہ وتفسیر، سیَر وتاریخ اور کتبِ مخالفین سمیت تقریباً دو سو سے زائد کتب کے تقریباً سات سو پچاس حوالوں سے مزین کرنے کی کوشش کی ہے اور اس بات کی بھی مکمل کوشش کی ہے کہ جس جگہ بھی حضور علیہ السلام کا نامِ نامی اسم گرامی لکھوں، وہاں درود شریف بھی ضرور لکھوں وہ اس لئے کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیک وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام مبارک اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔(سعادۃ الدارین جلد اوّل صفحہ 504)

اور حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک محدث کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی ہے۔کیونکہ میں اپنی کتابوں میں

Marfat.com

حضور علیہ السلام کے نام کے ساتھ درود سلام لکھنے پر پابندی کرتا تھا۔(شرح الصدور صفحہ 280)

**ناظرین**: تصنیف وتالیف بڑا مشکل مرحلہ ہے جن حضرات نے اس میدان میں قدم رکھا ہے اس راہ سے وہی واقف ہیں میں سمجھتا ہوں یہ اس مالک الملک کا خصوصی فضل ہے نیز حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت اور میرے شیخ کامل حضور امیر شریعت نائب شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد حمید الدین قمری سیالوی زیدہ مجدہٗ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

میری اس کاوش میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ میرے شیخ کامل حضور پیر سیال لجپال ہی کا فیض ہے اور اگر اس میں کوئی خامی و کمزوری ہے تو اس میں میرا نفس خطاوار ہے جس کا مجھے قدم بقدم اور لفظ بلفظ اعتراف ہے آخر میں ان تمام محسنین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا جنہوں نے اس سلسلہ میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ محترم فریاد حسین عطاری ایم اے، جن کے پُر زور اصرار پر میں نے اس کام کا آغاز کیا۔ عزیزانِ گرامی قدر محمد عمر دراز صاحب سیالوی اور محمد غلام شبیر صاحب قادری کیونکہ انہوں نے مجھے دینوی مشاغل سے فراغت بخشی اور میں اپنا تمام وقت اس کتاب پر صرف کرتا رہا۔ محبی محمد ثناء اللہ سیالوی اور محمد ظفر عباس عطاری صاحب جن نے حوالے نقل کرنے اور پروف ریڈنگ کرنے میں میری بہت زیادہ معاونت فرمائی۔ بالخصوص میرے محسن دائی محترم ومکرم محمد مختار احمد سیالوی صاحب، جو آگے نہ بڑھتے تو اس کتاب کی طباعت کا مسئلہ شائد حل نہ ہوتا۔ نیز وہ محسنین ملک و ملت جنہوں نے شفقتوں اور محبتوں کی حد کردی اور ناچیز کی اس مجہول تحریر پر تقاریظ تحریر فرمائیں۔ ضیغم اسلام، ماہنامہ جہانِ رضا (لاہور) کے ایڈیٹر حضرت علامہ پیرزادہ اقبال فاروقی صاحب مدظلہ الاقدس، صاحب قلم بلکہ رئیس القلم مصنف کتب کثیرہ مجلہ انوار رضا (جوہر آباد) اور ماہنامہ سوئے حجاز (لاہور) کے مدیر اعلیٰ ملک محمد محبوب الرسول قادری صاحب زید مجدہٗ اور شیریں گفتار محبتوں کے امین ماہنامہ کاروانِ قمر (کراچی) کے مدیر اعلیٰ حضرت علامہ محمد صحبت خان کوہاٹی صاحب مدظلہ العالی، اللہ رب العزت بطفیل محبوب اکبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام کرم فرماؤں کے علم وعمل، رزق وعمر میں برکتیں عطا فرمائے۔

آخر میں اس کتاب سے روحانی فائدہ اُٹھانے والے تمام حضرات سے ملتمس ہوں کہ راقم کیلئے اور میرے والدین، اساتذہ ومشائخ اور جملہ مؤمنین کی دین ودنیا کی بہتری کیلئے دعا ضرور فرمائیں۔

**محتاج دعا**

ابو بلال محمد سیف علی سیالوی، خطیب: مرکزی جامع مسجد محمدی
بانی: جامع کنز الایمان ہرسہ شیخ، لاہور روڈ چنیوٹ ضلع جھنگ
15 شوال 1427ھ 8 نومبر 2006 بروز منگل بعد نماز فجر
0321-2569860-7916325

Marfat.com

میزانِ حروف

ادیب ملّت ملک محمد محبوب الرسول قادری صاحب
مدیرِ اعلیٰ: رضا جوہر آباد و سُوئے حجاز لاہور

# کچھ کتاب اور صاحبِ کتاب کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ارشادِ گرامی مبنی بر حقیقت اور دنیا و آخرت کی فلاح و کامرانی کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ آپ ہی کا ارشادِ مبارک ہے کہ "اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جب کسی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے" گویا دینی شعور و ادراک نعمتِ خداوندی ہے اور جسے یہ نعمت نصیب ہو جائے اسے اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

ویسے تو دینی لٹریچر ہر عہد کی بنیادی ضرورت رہا ہے لیکن موجودہ مادی و مشینی دور شدت سے ابلاغ و اشاعتِ دین کے تقاضوں کو پورا کرنے کا متقاضی ہے۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کی یلغار نے ساری دنیا کو "گلوبل ویلیج" بنا کر رکھ دیا ہے ایسے ترقی یافتہ ماحول میں اسی انداز سے ابلاغِ دین کی ضرورت سے کوئی بھی ذی شعور ہرگز انکار نہیں کر سکتا۔

چنیوٹ، وطن عزیز کا مردم خیز خطہ ہے اس کے گرد و نواح سے بڑے بڑے فتنے بھی اُٹھے اور حق تعالیٰ شانہٗ نے وہیں سے ان فتنوں کی سرکوبی کرنے والے بھی پیدا فرمائے۔ چنیوٹ سے لاہور روڈ پر واقع ایک چھوٹے سے گاؤں "ہرسہ شیخ" سے تعلق رکھنے والے نہایت سنجیدہ، متین، ذی شعور اور ملت و مسلک کا درد رکھنے والے منصف مزاج فاضل، مولانا محمد سیف علی سیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے دور دراز دیہاتی علاقے میں بیٹھ کر شر کی قوتوں کا چیلنج قبول کیا اور پھر حق کا پرچم تھام کر "میدانِ جہاد" میں اتر آئے۔ اب سیفِ علی نے اپنے قلم کو تلوار بنا کر دین دشمنوں اور وطن دشمنوں کو للکارا ہے "مقالاتِ سیالوی" ان کی للکار ہے۔ جس میں جلال و جبروت بھی ہے اور موسمِ بہار کی نرم و شگفتہ خوشبودار ٹھنڈی ہوا کے جھونکے بھی...... مختلف 23 موضوعات پر ان

Marfat.com

کے مقالات اپنے اندر انصاف و دیانت، اخلاق و پیار اور حقانیت و سچائی کی قوت لئے ہوئے ہیں۔ وہ ماضی قریب کے عظیم عاشقِ رسول صاحبِ علم و ادارک دینی اسکالر علامہ قاضی غلام رسول عازی سیالوی قدس سرہٗ کی تعلیم و تربیت کا شاہکار ہیں...... انہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مقبولانِ بارگاہ سے پیار ہے وہ دین دار ہیں اور دین پر سب کچھ قربان کر دینے کے جذبے سے سرشار ہیں۔ ان کی باتوں میں اخلاص کی خوشبو ہے جو ان کے مستقبل کے تابناک ہونے کی آئینہ دار ہیں۔

مجھے ان کی باتوں سے ایک پُرعزم شخصیت کے ساتھ متعارف ہونے کا موقع ملا ہے وہ باہمی رابطہ کے ہی نہیں بلکہ رابطہ باضابطہ رکھنے کے قائل اور عامل ہیں وہ مشن کے سپاہی ہیں اور اہلِ سنت کے قلمی مجاہد...... مقالات سیالوی...... کا پہلا حصہ ہمارے سامنے ہے جو تصنیف کی دنیا میں ان کا پہلا قدم ہے خدا کرے ان کا یہ سفر جاری و ساری رہے وہ حق اور اہلِ حق کی ترجمانی کا فریضہ بطریق احسن نبھاتے رہیں اللہ ربّ العالمین انہیں فہم و فراست، حکومت و دانائی اور فن و وسائل وافر عطا کر کے تاثیر کی نعمت سے نوازے اور ان کی تحریریں قارئین کے دلوں میں اتر کر اندھیروں میں چراغاں کا کام کریں تاکہ ظلمتوں میں نور اُجالا کر دینے کی عظیم و حسین رُدایت جاری رہے۔ آمین۔

غبارِ راہِ حجاز

محبوب قادری

4 نومبر 2006ء 11 شوال المکرم 1427ھ

اسلامک میڈیا سنٹر، لاہور

Marfat.com

# تقریظِ حسین

ضیغم اسلام حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب

ایڈیٹر ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور

حضرت علامہ ابوالبلال محمد سیف علی سیالوی میرے خصوصی رفقا میں ہیں، وہ صاحبِ علم وقلم اور ممتاز دینی عالم ہیں۔ خطیب ہیں، ادیب اور دینی علم علوم پر خاصا عبور رکھتے ہیں۔ ان کی روحانی نسبت خانوادۂ عالیہ سیالویہ سے ہے۔ اور حق یہ ہے کہ آپ علمی اور روحانی طور پر پسندیدہ شخصیت کے مالک ہیں۔

آپ نے ''مقالات سیالوی'' کے عنوان سے زیر نظر کتاب مرتب کی ہے جس میں بہت سے دینی اور عرفانی موضوعات بڑے بلند پایہ مضامین مرتب کیے ہیں۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی ایسی کتاب ہے جس کی ضرورت تھی اور خاص طور پر دینی راہوں پر چلنے والوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ خدا کرے آپ کی یہ کوشش عنداللہ ماجور ہو اور عوام الناس کی راہنمائی کا ذریعہ بنے۔

اقبال احمد فاروقی

Marfat.com

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# مقالات سیالوی کیلئے دعائے کوھاٹی

''مقالاتِ سیالوی'' ہمارے مخلص اور بے لوث ساتھی، ماہنامہ کاروانِ قمر کے مستقل قاری اور لکھاری مولانا ابوالبلال محمد سیف علی سیالوی مدظلہ العالی کے اُن مضامین کا مجموعہ ہے جو مختلف مواقع پر تحریر کیے گئے اور سنیوں کے نمائندہ رسائل و جرائد میں اشاعت پذیر ہوئے۔ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ، ماہنامہ السعید ملتان، ماہنامہ انوارلاثانی لاہور، ماہنامہ جمالِ مصطفیٰ خانقاہ ڈوگراں، ماہنامہ نور العرفان لاہور، ماہنامہ انیس اہلسنت فیصل آباد، ماہنامہ اہلسنت گجرات اور ماہنامہ کاروانِ قمر کراچی کے جن شماروں میں یہ مقالات شائع ہوئے فاضل مرتب نے ہر مقالہ کے آغاز میں اس کی وضاحت کردی۔

مولانا ابوالبلال محمد سیف علی سیالوی، آستانہ عالیہ سیال شریف (سرگودھا) کے بے دام غلام ہیں۔ اپنے مرشد کریم، شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ رحمۃ الباری کی نگاہِ کرم سے دین کی مخلصانہ کاوشوں میں معروفِ عمل ہیں۔ جامع مسجد محمدی، ہرسہ شیخ، چنیوٹ ضلع جھنگ میں خطابت کے فرائض انجام دیتے ہیں، وسیع لائبریری کے مالک ہیں، ملک کے طول و عرض سے جرائد و رسائل اُن کے نام آتے ہیں۔ مطالعہ کے شائق صالح انسان ہیں۔ غازی ملت علامہ غلام رسول غازی رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ جاریہ ہیں۔ انہوں نے نیک راہوں پر لگایا، اُجلی روایتوں کا امین بنایا، آستانہ عالیہ سیال شریف کا دینی دربار دکھایا، علم و ادب کا دلدادہ بنایا ذوقِ مطالعہ بخشا اور وہ اپنے مخلص محسن کے نامہ اعمال میں اضافہ کا باعث بنے انہی راہوں پر آج بھی رواں دواں ہیں۔ پاک پروردگار غازی صاحب کی قبر پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرماتے۔ (آمین)

''مقالاتِ سیالوی'' متفرق اور متنوع موضوعات پر تحریر کیے گئے، شخصیات پر بھی، عبادات پر بھی اور فضائل و مناقب پر بھی، اندازِ بیان سادہ اور رواں ہے، اپنے مسلک میں چٹان کی طرح مضبوط سیف علی سیالوی اپنی بات کہنے میں جھجک محسوس نہیں کرتے۔ اپنے موقف کے ثبوت کیلئے جگہ جگہ مستند کتابوں کے حوالہ جات موجود ہیں، میرے سامنے جو مسودہ ہے اس میں بعض مقامات پر کمپوزنگ کی غلطیاں ہیں، اور یہ نظرِ ثانی کا متقاضی ہے۔ میں نے بعض مقالات کو لفظاً بلفظاً پڑھنے کی سعادت پائی۔

میری مثال تو اُس طالب علم کی ہے جو ہر مضمون سے، ہر کتاب سے، ہر استاذ سے، ہر مصنف سے کچھ نہ کچھ حاصل کرنے کا متمنی ہوتا ہے۔ کسی کتاب پر تبصرہ یا تقریظ لکھنے یا رائے دینے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ البتہ دعا دینے میں بخل سے کام نہیں لیتا لہٰذا کوئی تبصرہ کیے بغیر میری دعا ہے۔ باری تعالیٰ جل جلالہ اپنے حبیب مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل، مرشدِ دوراں شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ والرضوان کے صدقے فاضل مرتب کی یہ کاوش قبول فرمائے۔ اسے اپنے بندوں کیلئے نافع بنائے، زبان و بیاں کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔ فاضل مؤلف کی عمر میں، علم میں، عمل میں، ذوق میں، شوق میں، صحت میں عافیت میں، عزت و عظمت میں، دولت و شہرت میں برکتیں اور وسعتیں عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

خاکِ راہ اولیاء

محمد صحبت خان کوہاٹی (ماہنامہ کاروانِ قمر)

دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی، کراچی

6-11-2006

Marfat.com

# کیا یہ بناوٹی درود ہے؟

**حضرات محترم!** یہ مقالہ سب سے پہلے دسمبر 2004ء میں سنیوں کے محبوب جریدہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ میں شائع ہوا پھر کچھ اضافہ کے ساتھ ستمبر 2005ء میں کثیر الاشاعت رسالہ السعید ملتان میں شائع ہوا اور اب تیسری بار مزید اضافہ کے ساتھ کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اہل نجد و دیو بند کہتے ہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا بدعت ہے یہ انڈین یا فیصل آبادی درود ہے اس کا ثبوت کوئی نہیں۔ آیئے اس درود پاک کا ثبوت تلاش کرتے ہیں۔ اور وہ بھی دیو بندیوں تبلیغیوں کے گھر سے تبلیغیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد ٹانڈوی اپنی کتاب شہاب ثاقب مطبوعہ کراچی صفحہ 65 پر لکھتے ہیں کہ ہمارے بزرگ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا مستحب جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا حکم دیتے ہیں۔ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب امداد المشتاق مطبوعہ لاہور صفحہ 59 پر لکھتے ہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے مولوی خلیل احمد دیو بندی کے حالات زندگی پر ایک کتاب تذکرہ خلیل لکھی ہے جو مکتبہ الشیخ بہار آباد کراچی سے شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ 223 پر لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مولوی خلیل احمد دیو بندی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتے ہی مولوی صاحب الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے لگے۔

Marfat.com

مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی جنہیں دیوبندی ثانی امام اعظم ابوحنیفہ کہتے ہیں (کفایت المفتی) اپنے فتاوی کفایت المفتی مطبوعہ کراچی جلد اول صفحہ 183 پر لکھتے ہیں کہ حدیث کی رو سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا جائز ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مولوی عبدالماجد دریا آبادی دیوبندی لکھتے ہیں کہ میں نے بارگاہ نبوت میں حاضری کے وقت پڑھا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی المرسلین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمتہ اللعالمین

(کتاب سفر حجاز مطبوعہ کراچی صفحہ 97)

## غیر مقلدین کی گواھی۔

اہلحدیث کے شیخ الکل فی الکل مفتی اعظم مولوی ابوالبرکات احمد شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اپنی کتاب فتاوی برکاتیہ مطبوعہ گوجرانوالہ صفحہ 177 پر لکھتے ہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا جائز ہے۔

؎ مدعی لاکھوں پہ بھاری ہے گواہی تیری

علمائے دیوبند کے متفقہ پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (جن کو اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب افاضات الیومیہ مطبوعہ ملتان جلد اول صفحہ 161 پر حجتہ اللہ فی الارض ورحمتہ للعالمین لکھا ہے اور صفحہ 373 پر لکھا ہے کہ جو شان تحقیق حاجی صاحب میں دیکھی وہ کسی میں نہ دیکھی) تبلیغیو آؤ! تھانوی کے پیرو مرشد کی تحقیق دیکھو کیا ہے؟

Marfat.com

حاجی صاحب اپنی مشہور کتاب فیصلہ ہفت مسئلہ مطبوعہ لاہور صفحہ 32 پر لکھتے ہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں، بانیانِ دیوبند کے یہی پیرو مرشد اپنی کتاب ضیاء القلوب مطبوعہ کراچی صفحہ 150 پر ذکر کا طریقہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ تین بار الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھے، اسی کتاب کے صفحہ 61 پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا طریقہ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ نماز عشاء کے بعد نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ پاک کی جانب منہ کر کے بیٹھے اور خدائے لم یزل کی بارگاہ بے نیاز میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات فاسدہ سے پاک کر کے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت، سفید و شفاف ملبوسات، سبز عمامہ شریف اور منور چہرہ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تصور کرے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول کی دائیں، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے نیز الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھ کر اپنی ہتھیلی پر دم کرے اور ہتھیلی سر کے نیچے رکھ کر سو جائے انشاء اللہ عزوجل حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ ارباب ذی وقار! یہ ہمارا یا ہمارے اکابرین کا فتویٰ نہیں بلکہ دیوبندیوں تبلیغیوں کے مرکزی پیر کی تحقیق ہے لیکن اب دیکھیں حق بات کو تبلیغیوں کے معدے قبول کرتے ہیں کہ نہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ اور جامعہ خیر المدارس ملتان کے بانی مولوی خیر محمد جالندھری خیر الفتاویٰ مطبوعہ ملتان جلد اول صفحہ 180 پر لکھتے ہیں کہ روضہ اطہر پر حاضر ہو کر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ سلام پیش کرنا جائز ہے۔ فتاویٰ مفتی محمود جلد اول صفحہ 283 پر مفتی محمود صاحب دیوبندی لکھتے ہیں کہ روضہ انور پر حاضر ہو کر الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

علیک یارسول اللہ پڑھنا جائز ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیو بندی کے شاگرد مولوی حسین علی دیو بندی اپنی تفسیر بلغتہ الحیر ان مطبوعہ لاہور صفحہ 8 پر لکھتے ہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

دیو بندیوں کے مولوی امین صفدر اوکاڑوی بیان کرتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے مریدین کو فرمایا آج مجلس ذکر میں ذکر کی بجائے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھیں گے (فتوحات صفدر مطبوعہ ملتان جلد اول صفحہ نمبر 70)

مولوی یوسف لدھیانوی دیو بندی اپنی کتاب اختلاف امت اور صراط مستقیم مطبوعہ لاہور صفحہ 43 پر لکھتے ہیں کہ کوئی شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے صیغہ سے درود شریف پڑھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس درود کو بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیں گے اس کے اس فعل کو بھی ناجائز نہیں کہا جا سکتا نیز صفحہ 45 پر لکھتے ہیں کہ روضہ اطہر پر حاضر ہو کر پڑھے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ چونکہ حضور علیہ السلام روضہ اطہر میں حیات ہیں اور ہر زائر کے سلام کو سماعت فرماتے ہیں اور اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

میرے بھائیو! اب یہ پتہ چلا کہ اکابرین دیو بند سے لے کر اصاغرین تک سب یہ جانتے ہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ درود شریف ہے اور اصلی ہے نقلی یا بناوٹی نہیں اور یہی مسئلہ اس مضمون میں زیر بحث ہے جس کو مخالفین نے تسلیم کر لیا ہے۔

آیئے تبلیغی جماعت کے ہیڈ کلرک کی خانہ تلاشی لیتے ہیں مولوی زکریا سہارن پوری اپنے سلیبس کی مخصوص کتاب فضائل اعمال مطبوعہ لاہور صفحہ 646 پر لکھتے ہیں

Marfat.com

کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ نیز زکریا صاحب اپنی کتاب فضائل حج مطبوعہ کراچی صفحہ 158 پر لکھتے ہیں کہ انتہائی ذوق وشوق اور غایت سکون اور وقار سے آہستہ آہستہ ٹھہرا ٹھہرا کر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتا رہے۔ تبلیغی جماعت والوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو کہتے ہیں کہ یہ درود شریف پڑھنا بدعت ہے ہم کہتے ہیں اگر یہ درود شریف پڑھنا واقعی بدعت ہے تو پھر سب سے بڑے بدعتی تو آپ کی جماعت کے بانی ہوئے۔

مولوی ظفر احمد دیوبندی واہگہ والے اپنی کتاب عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اکابر علماء دیوبند مطبوعہ لاہور صفحہ 44 پر لکھتے ہیں کہ ایک دن مولوی اشرف علی تھانوی فرمانے لگے یوں جی چاہتا ہے کہ آج کثرت سے درود شریف پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ سے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ لو جناب آپ کو اجازت ہے کہ پورے شرح صدر سے تھانوی صاحب کے اس عمل کو شرک قرار دیکر تھانوی صاحب کو جہنم پہنچا دیجئے یہ کیا ظلم ہے کہ جو بات آپ کے مولویوں کی کتابوں میں موجود ہے وہ سب ایمان وعرفان رہے اور یہی بات اگر ہمارے اسلاف بیان کریں تو کفر وشرک ہو جائے۔

## عبدالمجید ایڈوکیٹ ہائی کورٹ۔

دیوبندی نے سات جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے۔ سیرت النبی بعد از وصال نبی مطبوعہ لاہور اس کتاب کی جلد تین صفحہ 206 پر لکھا ہے حضرت حافظ صابر علی ابن شاہ امام کو ایک مرتبہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ میرا نام (یعنی کنیت) ابوالقاسم بھی لیا کرو یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا ابوالقاسم پڑھا کرو اور اسی جلد

Marfat.com

کے صفحہ 212 پر لکھا ہے کہ حضرت مولانا حقی نازلی فرماتے ہیں میں نے تین ہزار مرتبہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ خُذْ بِیَدِیْ قَلَّتِ حِیْلَتِی اَدْرِکْنِیْ پڑھا تو مجھے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دیدار کرادیا۔ اسی کتاب کی جلد پانچ صفحہ 43 پر لکھا ہے سیدی عبدالجلیل مغربی علیہ الرحمتہ نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو دست بستہ تین بار عرض کیا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور صفحہ 65 پر مرقوم ہے کہ شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ تنہا قبلہ رخ کھڑے ہیں اور چہرہ اقدس سے نور کی شعائیں پھوٹ رہی ہیں اس شخص نے عرض کیا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ تو آپ نے فرمایا مَرْحَبًا اسی کتاب کی جلد نمبر 6 صفحہ 119 پر لکھا ہے کہ جب سلطان الاولیاء حضرت میاں میر قادری علیہ رحمتہ اللہ القدیر کے وصال کا وقت آیا تو حضور صاحب التاج والمعراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی حضرت میاں میر علیہ رحمتہ القدیر اپنے آقا علیہ سلام کے استقبال کے لئے چارپائی سے اتر آئے اور سلام عشق پیش کرتے ہوئے عرض کیا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

مفتی شفیع دیوبندی کے بیٹے مفتی تقی عثمانی دیوبندی اپنی کتاب اصلاحی خطبات مطبوعہ کراچی جلد اوّل صفحہ 232 پر لکھتے ہیں کہ ایک شخص کے سامنے کسی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام گرامی آیا اور اس کو بے اختیار یہ تصور آیا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سامنے موجود ہیں اور اس نے یہ تصور کر کے کہہ دیا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور حاظر ناظر کا عقیدہ اس کے دل میں نہیں تھا بلکہ جس طرح ایک آدمی غائب چیز کا تصور کر لیتا ہے کہ یہ چیز میرے سامنے موجود ہے تو اس تصور کرنے میں

Marfat.com

اور یہ الفاظ یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنے میں حرج نہیں۔

مشہور دیوبندی نقاد روزنامہ چٹان کے ایڈیٹر شورش کاشمیری اپنی کتاب شب جائے کہ من بودم مطبوعہ لاہور صفحہ 142 پر لکھتے ہیں کہ آخر وہاں پہنچ گیا جہاں پہنچنا تھا یعنی روضہ مبارک کے روبرو پڑھا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

حضرات ذی وقار اس موضوع پر آخری حوالہ عرض کر کے گفتگو کو سمیٹتا ہوں۔

مولوی سرفراز خان دیوبندی گکھڑوی اپنی کتاب درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ مطبوعہ گوجرانوالہ صفحہ 75 پر بقلم خود لکھتے ہیں کہ ہم اور ہمارے تمام اکابر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو بطور درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں میرے سنی بھائیو حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے لے کر مولوی سرفراز گکھڑوی تک تمام رہنمایان دیوبند پر نظر ڈالئے سب یہی درود یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا ورد کرتے نظر آئیں گے اور انہی الفاظ کو اہل سنت پڑھتے ہیں تو یہ لوگ بدعت بلکہ کفر و شرک سے ہلکا فتویٰ نہیں لگاتے بقول شاعر ان کا یہ حال ہے کہ۔

دوہرا مکان بنایا ہے رہنے کو یار نے

آیا کوئی ادھر تو ادھر سے نکل گیا

Marfat.com

# مِنَ اللّٰہِ نُور

یہ مقالہ نومبر 2005ء میں ماہنامہ انوارلاثانی لاہور میں شائع ہوا تھا جو کہ من و عن پیش خدمت ہے۔

منکرین فضائل رسالت ہمیں اکثر کہتے ہیں کہ خواجہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور کہنا کہاں سے ثابت ہے؟

لو جناب کتابیں تمہاری عقیدہ ہمارا ہے۔ حوالوں کے انبار میں لگا دیتا ہوں۔

## نور سے مراد کون ہے۔

**حوالہ نمبر 1**۔ مولوی ثناءاللہ امرتسری اہلحدیث تفسیر ثنائی مطبوعہ کراچی حصہ سوم صفحہ 9 پر لکھتے ہیں۔ قَدۡ جَآءَکُمۡ مِنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ ''تمہارے پاس اللہ کا نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیا۔

**حوالہ نمبر 2**۔ اسی آیہ نور کا ترجمہ کرتے ہوئے مولوی وحید الزماں حیدر آبادی مترجم صحاح ستہ تفسیر وحیدی مطبوعہ لاہور صفحہ 144 پر لکھتے ہیں کہ بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیک وسلم یا دین اسلام۔

**حوالہ نمبر 3**۔ قاضی سلیمان منصور پوری اہلحدیث اپنی کتاب رحمتہ للعالمین مطبوعہ فیصل آباد حصہ سوم صفحہ 176 پر اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد حضور علیہ السلام کی ذات ہے۔

**حوالہ نمبر 4**۔ مولوی اشرف علی تھانوی جن کے بارے میں دیو بندیوں کا عقیدہ ہے گو کہ صحابی نہیں لیکن نمونہ صحابی کا ہے (سیرت النبی بعد از وصال نبی) اپنے رسالہ النو

Marfat.com

مطبوعہ ملتان صفحہ 35 پر مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہیں کہ نور سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

**حوالہ نمبر** 5۔ تھانوی صاحب کے مرید مولوی عبدالماجد دریا آبادی تفسیر ماجدی مطبوعہ نئی دہلی جلد اوّل صفحہ 244 پر اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نور سے اشارہ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہے۔

**حوالہ نمبر** 6۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی جس نے خود کئی بار یہ اعلان کیا، سن لو حق وہی ہے جو ہماری زبان سے نکلتا ہے (تذکرہ الرشید) اپنی کتاب امداد السلوک مطبوعہ لاہور صفحہ 201 پر لکھتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہ نُوْر ''بے شک تمہارے پاس آیا حق تعالیٰ کی طرف سے نور'' اور نور سے مراد حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی ذات ہے اور شہرت سے ثابت ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ نور کے سوا ہر جسم کا سایہ ہوتا ہے بلکہ وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا کی وضاحت کرتے ہوئے اسی صفحہ پر لکھتے کہ حضور علیہ السلام کو اس آیت میں منیر فرمایا اور منیر دوسروں کو نور دینے والے کو کہتے ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

**حوالہ نمبر** 7۔ شاہ عبدالقادر دہلوی دیوبندی تفسیر موضح القرآن مطبوعہ لاہور صفحہ 120 پر قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْر کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

**حوالہ نمبر** 8۔ مولوی ابراہیم دہلوی دیوبندی اپنی کتاب حسن المواعظ مطبوعہ

Marfat.com

کراچی صفحہ 3 پر قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُورٌ کا ترجمہ ہی اس طرح کرتے ہیں کہ لوگو خدا کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا یعنی محمد صلی اللہ علیک وسلم آ چکا ہے۔

**حوالہ نمبر 9**۔ مولوی شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، مطبوعہ لاہور صفحہ 193 پر اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ذرا بوکھلا کر لکھتے ہیں کہ شاید نور خود نبی کریم علیہ السلام ہیں۔

**حوالہ نمبر 10**۔ مولوی اشرف علی تھانوی رسالہ النور مطبوعہ ملتان صفحہ 47 پر ان آیات قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا اور قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُورٌ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام بھی نور ہیں اور قرآن بھی نور ہے جیسا کہ کہا گیا ہے۔

نبی خود نور قرآن ملا نور
نہ ہوں کیوں پھر مل کر نور علی نور

**تخلیق میں اول:**

**حوالہ نمبر 11 تا 13**۔ مولوی اشرف علی تھانوی نشر الطیب صفحہ 6 تھانوی صاحب کے خلیفہ مولوی عنایت علی شاہ دیوبندی باغ جنت مطبوعہ لاہور صفحہ 284 مولوی ابراہیم دہلوی دیوبندی احسن المواعظ صفحہ 3 پر پہلی (فصل (باب) نور محمدی صلی اللہ علیک وسلم کے بیان میں) کی سرخی جما کر مسلک اہل سنت و جماعت کی تائید کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خالق کائنات نے سب سے پہلے کون سی چیز پیدا فرمائی تو حضور پرنور صلی اللہ علیک وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے بنایا نہ لوح تھی نہ قلم تھا نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھا نہ فرشتے تھے نہ شمس و قمر تھے نہ جن و بشر تھے اگر تھے تو خدا کے بعد فقط مصطفیٰ صلی اللہ علیک وسلم تھے۔

Marfat.com

## حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے:

**حوالہ نمبر 14**۔ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب نشر الطیب صفحہ 9 پر ایک حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے پروردگار عزوجل کے ہاں ایک نور تھا۔

## اول ما خلق اللہ نوری:

**حوالہ نمبر 15 تا 19** مولوی وحید الزماں حیدر آبادی اہلحدیث اپنی کتاب ہدیۃ المہدی مطبوعہ فیصل آباد صفحہ 18 پر لکھتا ہے کہ میں نے زندگی کا طویل حصہ کتاب وسنت کے مطالعہ میں گزارا حتیٰ کہ میرے رب نے مجھے الہام کیا کہ میں ایسی کتاب لکھوں جو عقائد واصول کی جامع ہو اور نام ہدیۃ المہدی رکھوں قارئین ذی وقار! اندازہ فرمالیں کہ یہ کتاب غیر مقلدوں کی کتنی مستند کتاب ہے اس کتاب کے صفحہ 108 پر مولوی رشید احمد گنگوہی فتاوی رشیدیہ مطبوعہ کراچی صفحہ 178 مولوی حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی شہاب ثاقب مطبوعہ کراچی صفحہ 17 قاری طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند آفتاب نبوت مطبوعہ لاہور صفحہ 239 تھانوی کے خلیفہ مولوی مسیح اللہ اپنی کتاب ذکر النبی مطبوعہ لاہور صفحہ 24 پر لکھتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیک وسلم نے فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

## نور کی جلوہ گری:

**حوالہ نمبر 20**۔ مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ السرور مطبوعہ ملتان صفحہ 5 پر لکھتے ہیں کہ خالق کائنات نے حضور پرنور صلی اللہ علیک وسلم کا وجود مسعود سب سے پہلے پیدا فرمایا اور وہ وجود نور کا تھا۔ حضور علیہ السلام اپنے نوری وجود میں سب سے پہلی مخلوق ہیں عالم ارواح میں اس نور کی تربیت ہوتی رہی۔ آخر زمانہ میں اس امت کی خوش قسمتی سے اس نور نے جسد عنصری میں جلوہ گر ہو کر تمام عالم کو منور فرمایا جیسا کہ بانی دیوبند مولوی قاسم

Marfat.com

نانوتوی نے تسلیم کیا کہ

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے بجز ستار

**حوالہ نمبر** 21:۔مفتیانِ دیوبند خیر الفتاوٰی مطبوعہ لاہور جلد اول صفحہ 456 پر ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ مخلوقات میں سب سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیک وسلم کے نور کو ہی پیدا کیا گیا اور نور میں اولیت حقیقی ہے۔

**حوالہ نمبر** 22۔قاری طیب مہتمم دار العلوم دیوبند اپنی کتاب آفتاب نبوت مطبوعہ لاہو صفحہ 793 پر لکھتے ہیں کہ ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خدا کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں۔

**دعائے نور:**

**حوالہ نمبر** 24 تا 25۔مولوی سلیمان منصور پوری اپنی کتاب رحمۃ للعالمین حصہ سوم صفحہ 176 اور تبلیغی جماعت کے اہم لیڈر مولوی زکریا سہارن پوری فضائل اعمال مطبوعہ لاہور صفحہ 500 پر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم نقل کرتے ہیں کہ خواجہ کونین صلی اللہ علیک وسلم نے دعا فرمائی الٰہی میرے قلب میں نور ہو۔میرے آنکھ میں نور، میرے کانوں میں نور رہو میرے دائیں نور رہو میرے بائیں نور رہو میرے اوپر نور رہو میرے نیچے نور ہو میرے آگے نور رہو میرے پیچھے نور ہو میری زبان نور رہو میرے خون میں نور رہو میرے پٹھوں میں نور رہو میرے بالوں میں نور ہو میرے چہرے میں نور رہو یا اللہ مجھے نور عطا فرما۔یا اللہ میرے نور کو بڑھا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیک وسلم
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیک وسلم

Marfat.com

## نور اعظم صلی اللہ علیک وسلم:

**حوالہ نمبر** 26 تا 27۔ تھانوی صاحب اپنے رسالہ الظہور مطبوعہ ملتان صفحہ 21 اور اشرف المواعظ مطبوعہ کراچی صفحہ 178 پر لکھتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیک وسلم خود نور جو سب انوار سے اعلیٰ نور ہے

**حوالہ نمبر** 28۔ مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی تفسیر عثمانی مطبوعہ لاہور صفحہ 727 پر مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْر کے تحت لکھتے ہیں حضور پرنور صلی اللہ علیک وسلم آفتاب نبوت وصداقت ہیں جس کے طلوع ہونے کے بعد کسی دوسری روشنی کی ضرورت نہیں رہی۔ سب روشنیاں اسی نورِ اعظم صلی اللہ علیک وسلم میں محو و مدغم ہوگئیں۔

**حوالہ نمبر** 29۔ مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ نور النور صفحہ 58 پر لکھتے ہیں کہ جناب محمد عربی صلی اللہ علیک وسلم دنیا میں تشریف لائے تو سراپا نور بن کر آئے کہ خود بھی منور ہیں اور دوسروں کی ظلمت کو بھی نور میں تبدیل فرماتے ہیں بشرطیکہ وہ نور کے طالب ہوں۔

## گود میں تیری نور خدا آگیا:

**حوالہ نمبر** 30 تا 34۔ مولوی صفی الرحمٰن مبارکپوری اہل حدیث الرحیق المختوم مطبوعہ لاہور صفحہ 83 مولوی صدیق حسن بھوپالوی اہل حدیث الشمامتہ العنبریہ مطبوعہ ہندوستان صفحہ 10 مولوی صادق سیالکوٹی اہل حدیث سید الکونین مطبوعہ لاہور صفحہ 57 مولوی اشرف علی تھانوی نشر الطیب صفحہ 23 اور مولوی ادریس کاندھلوی دیوبندی اپنی کتاب سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیک وسلم مطبوعہ کراچی صفحہ 52 جلد اول پر لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے لخت جگر پیدا ہوئے تو میرے جسم سے ایک ایسا نور نکلا جس کی چمک سے ملک شام کے محل روشن ہوگئے یعنی مشرق و مغرب میں نور ہی نور ہو گیا۔

**تبصرہ:** ناظرین محترم! حوالہ 1 تا 10 میں آپ نے پڑھا کہ جس خالق نے ہمارے نبی علیہ السلام کو بنایا وہ فرما رہا ہے کہ میرا محبوب نور ہے۔ حوالہ 11 تا 19 سے ثابت ہوا کہ نبی علیہ

Marfat.com

السلام خود فرما رہے ہیں کہ میں نور خدا ہوں حوالہ 30 تا 34 پھر پڑھ لیں جس ماں نے نبی صلی اللہ علیک وسلم کو جنا ہے وہ بھی فرما رہی ہے کہ میرا لاڈلا بیٹا نور ہے لیکن ابھی تک منکرین کی تسلی نہیں ہو رہی کیوں جناب؟ اگر میں غلط بیان کر رہا ہوں تو نشاندہی فرمادیں میں ممنون ہوگا۔

**حوالہ نمبر** 35۔ بانیانِ دیوبند کے مرکزی پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کلیات امدادیہ مطبوعہ کراچی صفحہ 108 پر یوں خامہ فرسائی کرتے ہیں

نہ پیدا ہوتا اگر احمد کا نُور
نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور

## سب دیکھو نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

حوالہ 37-36 حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ رحمۃ کُلیات امدادیہ صفحہ 91 اور تھانوی صاحب کے خلیفہ مولوی عنایت علی شاہ دیوبندی باغ جنت صفحہ 284 پر ایک نعت شریف لکھتے ہیں۔

سب دیکھو نور محمد کا سب بیچ ظہور محمد کا
جبریل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا
کہیں عاشق وہ یعقوب ہوا کہیں یوسف وہ محبوب ہوا
کہیں صابر وہ ایوب ہواسب دیکھو نور محمد کا
کہیں موسیٰ وہ کلیم ہوا کہیں عیسیٰ روح علیم ہوا
کہیں ہارون وہ ندیم ہوا سب دیکھو نور محمد کا
کہیں ابراہیم خلیل ہوا آگِ نمرود میں دخیل ہوا
کہیں یار کہیں بیگانہ ہے کہیں شمع کہیں پروانہ ہے
کہیں دانا کہیں دانہ ہے سب دیکھو نور محمد کا
کہیں غوث ابدال کہلوایا ہے کہیں قطب بھی نام دھرایا ہے
کہیں دین امام کہلوایا ہے سب دیکھو نور محمد کا

Marfat.com

**حوالہ** 38 تا 42 تھانوی صاحب کے خلیفہ مولوی عنایت علی شاہ اپنی کتاب باغ جنت صفحہ 289 پر لکھتے ہیں۔

نور سے جن کے ہوئی تھی سرد آتش نمرود
اب وہی نور خدا صل علی پیدا ہوئے

صفحہ 292 پر لکھتے ہیں

ہے نورِ مجسم قد زیبائے محمد
آنکھوں میں بٹھا لوں جو نظر آئے محمد

صفحہ 294 پر لکھتے ہیں۔

بشر نورِ رب العُلیٰ بن کے آیا
وہ ہر رنگ میں جا، بجا بن کے آیا

صفحہ 317 پر لکھتے ہیں

دیکھے جو تیرا جلوہ تڑپ جائے نظر بھی
روشن ہے تیرے نور سے شمس و قمر بھی

صفحہ 337 پر عنایت شاہ لکھتا ہے۔

شرک و کفر و بت پرستی میں پھنسا تھا جہاں
نورِ ذاتِ کبریا آگئے رہائی کے لئے

**حوالہ** 43: مولوی سلیمان منصور پوری نے اپنی کتاب رحمۃ للعلمین صفحہ 54 پر مکہ پاک کے غارِ حرا والے پہاڑ کو جبلِ نور یعنی نور کا پہاڑ لکھا ہے۔ فَاعتبرو یاُولی الْاَبْصَار۔

**حوالہ** 44:۔ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب قصص الاکابر مطبوعہ لاہور صفحہ 40 پر لکھتا ہے کہ ہمارے میاں جی نور محمد جھنجھانوی (حاجی امداداللہ کے پیر) سراپا نور تھے۔

**حوالہ** 45:۔ اسی کتاب کے صفحہ 200 پر لکھتا ہے کہ ہمارے مولوی خلیل احمد دیوبندی

Marfat.com

کی نرالی شان تھی۔ چہرے سے انوار برستے تھے۔

**حوالہ 46**:۔مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی تذکرۃ الرشید مطبوعہ لاہور جلد اول صفحہ 62 پر لکھتا ہے کہ مولوی رشید احمد دیوبندی سر سے لے کر پاؤں تک نور ہی نور تھے۔

**حوالہ 47**:۔تھانوی صاحب قصص الاکابر کا صفحہ 21 پر لکھتے ہیں کہ جو آدمی تھوڑی دیر ہمارے مولویوں کے پاس بیٹھ جاتا ہے وہ بھی نورانی ہو جایا کرتا۔

**حوالہ 48**:۔اسی کتاب کے صفحہ 114 پر لکھا ہے کہ جس جگہ بزرگ رہتے ہیں اس جگہ میں نور ہوتا ہے۔

**تبصرہ**:۔ناظرین محترم! حوالہ نمبر 43 سے معلوم ہوتا کہ مکہ پاک کا پہاڑ نور ہے۔ حوالہ 44 تا 46 سے واضح ہوا کہ منکرین فضائل رسالت اپنے مولویوں کو نور مانتے ہیں۔ حوالہ 48 سے ثابت ہوا، بقول ان کے کہ جس جگہ علمائے دیوبند تشریف رکھتے ہیں وہ جگہ بھی نور۔ لیکن جس محبوب کے صدقے ارض و سما بنے اُسے نور ماننے سے شرک واقع ہو جاتا ہے۔ ہمیں تو اس منطق کی کوئی سمجھ نہیں آتی۔ مخالفین نے جو مذہب کتابوں میں چھپا رکھا ہے اُسے بھی منظرِ عام پر لائیں ان کا تحریری مذہب اور ہے تقریری اور ہے۔ شائد اسی لئے شاعر نے کہا تھا۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سَرا سَر موم ہو یا سنگ ہو جا

Marfat.com

# برکات اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ مقالہ دسمبر 1994 ماہنامہ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خانقاہ ڈوگراں میں شائع ہوا جو کہ مزید اضافہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

قرطاس کے چہرے پہ اک لفظ لکھا میں نے
اس لفظ کی خوشبو سے ہر چیز مقدس ہے
ہر چیز منور ہے ہر چیز مکمل ہے
وہ لفظ محمد ﷺ ہے وہ لفظ محمد ﷺ ہے

جانِ کائنات وجہ تخلیق کائنات روح کائنات اصل کائنات حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی اسم گرامی کے بے شمار فضائل و برکات وکمالات اور رحمتیں ہیں صرف برکت حاصل کرنے کے لئے چند سطریں سپرد قلم وقرطاس کی جاتی ہیں ورنہ کس میں ہمت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی برکتوں ورفعتوں اور عظمتوں کوشمار کر سکے۔

## اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی اور وجہ تسمیہ:

لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حمد سے نکلا ہے اور حمد کا معنی ہے مدح، تعریف لہٰذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی ہوا وہ ذات جس کی مدح وتعریف بلکہ بہت زیادہ تعریف کی جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ بار بار تعریف کیا گیا بے شمار خوبیوں والا۔ مطلقاً سراہا ہوا جس کی خدائی بھی تعریف کرتی ہے اور خدا بھی تعریف فرماتا ہے یعنی ہر طرح ہر وقت ہر جگہ ہر ایک کا حمد کیا ہوا بلکہ ان کے ہر ایک وصف اور ہر ادا کی تعریف کی جاتی ہے بلکہ عشاق تو کہتے ہیں

Marfat.com

قیامت کا پچاس ہزار سال کا دن جو ہو گا حساب و کتاب تو چند گھنٹوں میں ہو جائے گا باقی سارا وقت حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی میں گزرے گا۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

آپ کے ذاتی اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ نے اللہ عزوجل کی اتنی حمد کی کہ آپ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی اتنی حمد اور تعریف کی کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے پھر آیئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ومفہوم کی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی کیا ہوئے سراپا حمد وستائش کے قابل ذات ایک ایسی ذات جس میں نقص وعیب کا گمان تک نہ ہو جس کی ہر طرح سے تعریف ہی تعریف ہو کفار مکہ کو بھی ایک مرتبہ خیال آ گیا کہ ہم کہتے تو انہیں محمد ہیں اور کرتے ان کی برائی ہیں جب یہ خیال آیا تو ان بدبختوں نے آپ کا نام مذمم رکھ دیا اور اس نام سے پکارنے لگے اہل ایمان کو یہ بات بہت شاق گزری جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ بات عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا جس کو وہ مذمم کہتے ہیں اور جس کی وہ برائی کرتے ہیں وہ کوئی اور ہو گا مجھے تو میرے رب تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنایا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ کی ذات میں نقص وعیب کا گمان تک بھی نہیں کیا جا سکتا۔

یہ کمال حسنِ حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

نہ صرف یہ کہ آپ ہی نقائص سے پاک ہیں بلکہ جس پر بھی آپ کی نظر عنایت

Marfat.com

ہو جائے آپ اسے بھی تمام برائیوں اور کمزوریوں سے پاک کر دیتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَ یُزَکِّیْهِمْ اور آپ انہیں پاک کرتے ہیں خود مزکی کی شان کا کیسے اندازہ ہوسکتا ہے صحابی رسول سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا۔

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

جو شخص بھی جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد آپ کی ذات والا صفات میں نقص ڈھونڈتا یا بیان کرتا ہے وہ اپنے منہ خود جھوٹا ہے کہ ایک طرف تو انہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانتا ہے یعنی ایسی ذات جس میں تمام خوبیاں ہی خوبیاں اور اچھائیاں ہی اچھائیاں ہوں اور پھر آپ میں نقص مانے حاشا وکلا اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت تاجدار بریلی امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں۔

سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

آپ کے اسم گرامی میں چار حروف ہیں اور نام بظاہر چار مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے۔

1۔ مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن (پارہ22)

2۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ (پارہ26)

3۔ نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَق (پارہ26)

4۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (پارہ4)

Marfat.com

## محمد صلی اللہ علیہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کریند یا گزرگئی:

زرقانی شریف میں ہے کہ خالق کائنات نے مخلوق کو پیدا کرنے سے دولاکھ سال پہلے آپ کا یہ نام رکھا تھا۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 25 پر حضرت کعب احبار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام سے فرمایا اے بیٹے تو میرے بعد میرا خلیفہ ہے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اس کے ساتھ ہی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا کیونکہ میں نے آپ کا اسم گرامی عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا ہے جبکہ میں روح اور گارے کے درمیان تھا پھر میں نے آسمانوں کا چکر لگایا تو آسمانوں میں کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی جہاں میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی نہ دیکھا ہو میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو میں نے جنت میں جو محل اور بالا خانہ دیکھا اس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا دیکھا میں نے جنتی حوروں کے سینوں پر جنت کے درختوں کے پتوں پر طوبیٰ درخت کے پتوں پر سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر جنتی پردوں کے کناروں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا اے شیث علیہ السلام تم ان کا ذکر کثرت سے کرنا کیونکہ فرشتے ہر وقت آپ کا ذکر کرتے ہیں۔

تعجب تو یہ ہے کہ فردوس عالی
بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ
تماشا تو یہ ہے کہ نار جہنم
لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ

Marfat.com

## باپ بیٹا دونوں جنتی:

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ وَلِدَلَهُ مَوْلُودٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّداً حَبًّا لِيْ وَتَبَرُّ كاً بِاسْمِيْ كَانَ هُوَ مَوْلُودُهُ فِي الْجَنَّه (احکام شریعت صفحہ 100) یعنی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے میری محبت کی وجہ سے اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے بچے کا نام محمد رکھا تو وہ باپ بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن دو بندے دربار الٰہی میں کھڑے کئے جائیں گے ان میں سے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام احمد ہوگا اللہ عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا کہ ان دونوں کو جنت لے جاؤ وہ دونوں عرض کریں گے یا اللہ عزوجل ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے حقدار بن گئے حالانکہ ہم نے تو جنتیوں والا کوئی عمل نہیں کیا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اُدْخُلَا الْجَنَّةَ فَاِنِّيْ آلَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ اَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ مَنْ اِسْمُهُ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّد (احکام شریعت صفحہ 100)

یعنی تم دونوں جنت میں جاؤ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھائی ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔

ہے تو بس نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سہارا اپنا
ان کے صدقے سے ہی چلتا ہے گزارا اپنا
ہم کو طوفان کی موجوں کا کوئی خوف نہیں
ہم اسی نام سے پالیں گے کنارا اپنا

Marfat.com

سیدنا نبیط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرا رب فرماتا ہے وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاعَذَّبْتُ اَحَدًا تُسَمّٰی بِاسْمِکَ فِی النَّارِ (احکام شریعت صفحہ 101) یعنی اے محبوب مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں کسی ایسے بندے کو دوزخ کا عذاب نہ دوں گا جس نے اپنا نام تیرے نام پر رکھا ہوگا۔

حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی افضل الصلوۃ علی سید السادات مطبوعہ لاہور صفحہ 151 پر رقم طراز ہیں کہ قیامت کے دن ایک شخص کو جہنم کا حکم ہو جانے کے بعد پوچھا جائے گا تیرا نام کیا ہے؟ وہ کہے گا میرا نام محمد ہے تو رب العالمین فرمائے گا اے بندے تیرا نام تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تھا تجھے شرم نہ آئی کہ تو ساری زندگی گناہ ہی کرتا رہا وہ بندہ شرم کے مارے گردن جھکا دے گا تو وحدہ لاشریک فرمائے گا تجھے تو شرم نہ آئی لیکن آج مجھے شرم آتی ہے کہ تیرا نام بھی محمد ہو اور تجھے جہنم میں بھی جلاؤں وہ گنہگار بڑی خوشی سے جنت میں چلا جائے گا اور زبان حال سے یوں گنگناتا جائے گا

رحمت میرے حضور دی واجاں پئی ماردی
آجا گناہ گارا میں تینوں بچا لواں

## میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو:

روز قیامت میدان حشر میں ایک منادی ندا کرے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیے اور بغیر حساب و کتاب جنت الفردوس میں تشریف لے جائیے یہ اعلان تو درحقیقت جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے لئے ہوگا لیکن میدان حشر میں ایک عجیب وغریب سماں بندھ جائے گا جب یہ حسرت انگیز اعلان سن کر ہر وہ شخص جس کا نام محمد ہے اس خیال سے کھڑا ہو جائے گا کہ یہ اعلان اس کے لئے ہے اب کیا ہوگا محبت الٰہی کے سمندر میں

Marfat.com

جوش آئے گا اور میرا رحیم ورحمٰن پروردگار عز جلّ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہر ایک کو جنت میں بغیر حساب وکتاب کے دخول کی سعادت عظمٰی سے نوازے گا۔(سیرت حلبیہ)

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مَا کَانَ فِیْ اَهْلِبَیْتٍ اِسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا کَثُرَتْ بَرَکَتُه' (زرقانی علی المواہب)

یعنی جس گھر میں محمد نام والا ہو اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے اس لئے تو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ وُلِدَلَهٗ ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ فَلَمْ یُسَمِّ اَحَدًا مِنْهُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ جَهِلَ (احکام شریعت صفحہ 102) یعنی جس کے گھر تین لڑکے پیدا ہوئے اور اس نے کسی کا نام محمد نہ رکھا تو وہ جاہل ہے۔

## تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی:

مولیٰ کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نورانی ارشاد ہے اِذَا سَمِعْتُهُ الْوَالَدَ مُحَمَّدًا کَرِمُوْهُ وَاَوْسِعُوْالَهٗ فِیْ الْمَجلِیْنَ وَتَقُحُوْلَه' (احکام شریعت صفحہ 102)

یعنی جب تم بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی عزت کرو اور اس کیلئے جگہ فراخ کرو اور اس کی قباحت و برائی مت کرو۔

شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں غوث الاغواث قطب الاقطاب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا جب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور غوث الثقلین کھڑے ہو گئے اور مجھے فرمانے لگے محمد عبدالحق تم پر آتش دوزخ حرام ہے شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں چونکہ میرے نام کے ساتھ محمد آتا ہے اس لئے یہ ساری عزت وتوقیر اس اسم

Marfat.com

گرامی کی وجہ سے مجھے نصیب ہوئی۔

## بے وضو نام نہ لیا:

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمتہ نے ایک بار اپنے وزیر ایاز کے بیٹے کو ان لفظوں سے بلایا ایاز کے بیٹے وضو کیلئے پانی لاؤ ایاز ڈر گئے کہ ہر وقت میرے بیٹے کو نام لیکر پکارتے ہیں آج خدا خیر کرے بادشاہ نے میرے بیٹے کا نام نہیں لیا بلکہ ایاز کا بیٹا کہہ کر پکارا ہے ایاز نے سلطان محمود غزنوی سے پوچھا حضور آج آپ نے میرے بیٹے کا نام نہیں لیا کوئی خطا ہوگئی ہے۔ بادشاہ نے کہا تیرے بیٹے کا نام محمد ہے اور میں یہ نام بغیر وضو کے زبان پر نہیں لایا کرتا یعنی اس وقت میرا وضو نہیں تھا اس لئے تیرے بیٹے کا نام نہیں لیا۔ (روح البیان)

سلطان اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمتہ القدیر کا ایک خاص خادم تھا جس کا نام محمد قلی تھا۔ عالمگیر نے ایک بار فقط قلی کہہ کر پکارا خادم فوراً دربار میں پانی لیکر حاضر ہوا بادشاہ نے وضو کیا اس وقت نماز کا وقت نہ تھا مصاحب (ساتھی) حیران ہوا کہ بادشاہ نے پانی تو طلب نہیں کیا تھا اور نہ ہی وضو کا وقت ہے یہ خادم کیسے سمجھ گیا کہ بادشاہ کو وضو کے لئے پانی کی ضرورت ہے اس نے محمد قلی سے دریافت کیا کہ تو کیسے سمجھا کہ بادشاہ کو پانی کی ضرورت ہے خادم نے کہا میرا نام محمد قلی ہے اور ادب کی وجہ سے مجھے کبھی آدھے نام سے بادشاہ نے نہیں پکارا ہمیشہ پورا نام لیا کرتے ہیں آج انہوں نے محمد کا لفظ چھوڑ دیا مجھے معلوم ہوگیا کہ بادشاہ اس وقت بے وضو ہے اس لئے لفظ محمد کو ادب کی وجہ سے زبان پر نہ لایا۔

پہلے بادشاہ بالخصوص سلطان محمود غزنوی اور سلطان عالمگیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کتنے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے کہ بغیر وضو لفظ محمد چاہئے اس کی نسبت اپنے خادم ہی سے کیوں نہ ہو زبان پر نہ لایا کرتے تھے۔

Marfat.com

## ہر شے دا مالک ایں:

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ نوکر کو فصل کی حفاظت پر کھڑا کیا لیکن پھر بھی فصل کا نقصان ہو جاتا ایک دن فرمایا آج رات خود پہرہ دوں گا۔ مصلّٰی بچھالیا آدھی رات ہوئی تو چور آ گیا حضرت تونسوی غریب نواز نے پوچھا کون ہے تو چور کہنے لگا میں محامد ہاں سائیں (اس علاقہ میں محمد کا تلفظ محامد چلتا تھا) نام سنا تو حضرت تونسوی صاحب مست ہو گئے اور فرمایا "جے محامد ایں تے چا سائیں ہر شے دا مالک ایں" یہ کہا اور بے ہوش ہو گئے چاشت کے وقت ہوش آیا۔

داستان حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ وآلہ

Marfat.com

# علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ مقالہ رمضان المبارک 1417ھ ماہنامہ جمال مصطفےٰ خانقاہ ڈوگراں میں شائع ہوا۔ جو اضافہ کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔

عام طور پر لوگ یہ کہتے ہیں کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کی کیا خبر معاذ اللہ لہٰذا ان کی ہدایت کے لئے چند کلمات پیش کرتے ہیں۔

**غیب کی تعریف**: جو چیز انسانوں سے مخفی ہو اور پوشیدہ ہو اور ہم حواس اور شعور کی قوتوں یا فراست وقیاس یا عقل کے زور سے اس تک رسائی حاصل نہ کر سکیں اسے غیب کہتے ہیں یا پھر اگر کوئی چیز ان ذرائع میں سے کسی ایک سے دریافت ہو سکے وہ غیب نہیں لہٰذا پنجاب والے کیلئے بمبئی غیب نہیں کیونکہ وہ یا تو آنکھ سے دیکھ آیا ہے یا سن کہ کہہ رہا ہے کہ بمبئی ایک شہر ہے یہ حواس سے علم ہوا۔ اس طرح کھانوں کی لذتیں اور ان کی خوشبو وغیرہ غیب نہیں کیونکہ یہ چیزیں اگرچہ آنکھ سے چھپی ہیں مگر دوسرے حواس سے معلوم ہیں۔ جن اور ملائکہ اور جنت اور دوزخ ہمارے لئے اس وقت غیب ہیں کیونکہ نہ ان کو حواس سے معلوم کر سکتے ہیں اور نہ بلا دلیل عقل سے۔

**نبی کی تعریف**: امام قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف مطبوعہ لاہور جلد اول صفحہ 388۔ اور علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ الربانی مواہب الدنیہ مطبوعہ لاہور جلد دوم صفحہ 195 پر رقم طراز ہیں: اَلنُّبُوَّۃ وَحِیَ الاطّلاعُ عَلَی الْغُیُبْ یعنی نبی وہی ہوتا ہے جو غیب پر مطلع اور آگاہ ہو۔

عربی کی مشہور لغت المنجد (جو کہ مولوی شفیع دیو بندی کی مصدقہ ہے) مطبوعہ

Marfat.com

کراچی صفحہ 987 پر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سے الہام کی بنا پر غیب کی باتیں بتانے والا نبی ہوتا ہے۔ استاد دارالعلوم دیوبند عبدالحفیظ بلیاوی اپنی کتاب مصباح اللغات مطبوعہ رائے ونڈ صفحہ 847 پر لکھتے ہیں نبی کے معنی اللہ تعالیٰ عزوجل کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا۔

عربی لغت نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ غیب کے جاننے والے اور بتانے والے کو نبی کہتے ہیں۔ اب جو شخص جان کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرے وہ سرے سے جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا ہی منکر ہے۔ اب خود سوچ لیں کہ نبوت کے انکار پر آخرت میں ٹھکانا کہاں ہوگا۔

## علم غیب اور کتاب لاریب:

1۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ (پ)

اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ اس آیت کے ماتحت تفسیر مدارک مطبوعہ کراچی میں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام بتانے کے معنی یہ ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان کو وہ تمام جنسیں دکھادیں جن کو پیدا کرنا ہے اور ان کو بتادیا کہ اس کا نام گھوڑا اور اس کا نام اونٹ اور اس کا نام فلاں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ہر چیز کے نام سکھادیئے۔ یہاں تک کہ پیالی اور چلو کے بھی۔

تفسیر کبیر مطبوعہ لاہور اسی آیت کے ماتحت ہے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے اوصاف اور ان کے حالات سکھادیئے اور یہ ہی مشہور ہے کہ مراد مخلوق میں سے ہر حادث کی جنس کے سارے نام ہیں جو مختلف زبانوں میں ہوں گے جن کو اولاد آدم آج تک بول رہی

Marfat.com

ہے عربی، فارسی، رومی وغیرہ۔

تفسیر روح البیان مطبوعہ بہاولپور اسی آیت کے ماتحت ہے حضرت آدم علیہ السلام کو چیزوں کے نام سکھائے اور جو کچھ ان میں دینی دنیاوی نفع ہیں۔ وہ بتائے اور انکو فرشتوں کے نام ان کی اولاد اور حیوانات و جمادات کے نام بتائے اور چیزوں کا بنانا تمام شہروں اور گاؤں کے نام پرندوں اور درختوں کے نام جو ہو چکا جو کچھ بھی ہوگا۔ انکے نام اور جو قیامت تک پیدا ہوگا۔ انکے نام بتادیئے اور حدیث شریف ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سات لاکھ زبانیں سکھائی گئیں۔

مذکورہ آیت اور ان تفاسیر سے اتنا معلوم ہوا کہ جو ہو چکا ہے۔ اور جو ہوگا سب کا علم حضرت آدم علیہ السلام کو عطا کیا گیا۔ لیکن اب اگر جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو دیکھو حق تو یہ ہے کہ علم آدم جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے دریا کا ایک قطرہ یا میدان کا ایک ذرہ ہے سچ فرمایا امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے

فَاِنَّ مِنْ جُودِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَھَا
وَ مِنْ عُلُومِکَ عِلْمُ اللَّوحِ وَالْقَلَمِ

2۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الغيب وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يجتبِىْ مَنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ (پ۴)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوتے تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں غیب کو جان لینا یہ انبیاء کرام کی خصوصیت ہے معنی یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے بس ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

Marfat.com

تفسیر خزائن العرفان میں ہے تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم ہے۔ اور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ مفتی شفیع دیو بندی صاحب مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ حق تعالیٰ امور غیب پر بذریعہ وحی اطلاع ہر شخص کو نہیں دیتے البتہ اپنے انبیاء کا انتخاب کر کے ان کو دیتے ہیں۔

(تفسیر معارف القرآن جلد دوم صفحہ 248)

دیو بندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی تفسیر عثمانی میں اسی آیت کے ماتحت لکھتے ہیں۔ ہاں وہ اپنے رسولوں کا انتخاب کر کے جس قدر غیوب کی یقینی اطلاع دینا چاہے دے دیتا ہے خلاصہ یہ ہوا کہ عام لوگوں کو بلا واسطہ کسی غیب کی یقینی اطلاع نہیں دی جاتی انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے۔

3۔ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (پ ا)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوتے مولوی شبیر احمد عثمانی دیو بندی لکھتے ہیں غیب کی خبریں بتانا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کھلے معجزے ہیں۔ (تفسیر عثمانی مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

4۔ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِىْ بُيُوْتِكُمْ (پ 3)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی شبیر احمد عثمانی صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ گزرے ہوئے اور آنے والے غیب سے تم کو مطلع کر دیتا ہوں (ایضاً)

5۔ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (پ 5)

اور تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ عزوجل کا تم پر بڑا فضل ہے اس آیت کے ماتحت تفسیر جلالین (مطبوعہ لاہور) میں ہے۔

مِنَ الْاَحْكَامِ وَالْغَيْبِ، یعنی احکام اور علم غیب سکھا دیا

Marfat.com

علامہ نسفی تفسیر مدارک مطبوعہ کراچی اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

خُضیاتِ الامُورِوَضَعَائرِ القُلُوب

یعنی آپ کو چھپی چیزیں دکھائیں اور دلوں کے راز پر مطلع فرمایا:۔

مولوی وحید الزماں اہل حدیث تفسیر وحیدی میں مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آئندہ کی خبریں اور منافقوں کے دل کی باتیں آپ کو سکھائیں

6۔ ذَالِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوحِہِ اِلَیْکَ (پ13)

یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں

7۔ تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوحِیْھَا اِلَیْکَ (پ12)

یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں یہ آیتیں منکرین علم غیب کیلئے دندان شکن جواب ہے۔

8۔ قُل لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِیْ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللہ(پ20)

متذکرہ آیت کے ماتحت مولوی شبیر احمد عثانی دیوبندی تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں۔

ہاں بعض غیوب پر باختیار خود مطلع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ فلاں شخص کو حق تعالیٰ نے غیب پر مطلع فرمادیا یا غیب کی خبر دے دی ہے

**قارئین محترم** !اب تو چکے سے مولوی صاحب انبیاء کے علم غیب کو مان رہے ہیں اگر فلاں شخص کو غیب کا علم ہوسکتا ہے تو پھر انبیاء کرام واولیائے عظام کو بھی غیب کا علم بعطائے الٰہی ہوسکتا ہے

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہانِ زمانہ کی جھولیاں
محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار کا عالم کیا ہو گا

Marfat.com

9۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پ29)
غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

آیت بالا کی تفسیر کرتے ہوئے مفسر قرآن صدرالافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں انہیں (رسولوں) غیوب پر قابو دیتا ہے اور اطلاع کامل و کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لئے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا وارفع واعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کی وساطت اور انہیں کے فیض سے ہوتے ہیں معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کیلئے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مرتضٰی (پسندیدہ) رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام چیزوں کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی متعدد احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضٰی رسولوں کیلئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔ (خزائن العرفان)

10۔ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی (پ27)

شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی جنہیں مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب افاضات الیومیہ مطبوعہ ملتان جلد 9 صفحہ 108 پر حضور علیہ السلام کی بارگاہ کا حضوری لکھا ہے یہ شاہ صاحب اپنی مشہور کتاب مدارج النبوت مطبوعہ لاہور جلد اول صفحہ 262 پر اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں معراج میں رب نے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سارے علوم ومعرفت اور بشارتیں اور اشارے اور خبریں اور کرامتیں وکمالات وحی فرمائے وہ اس ابہام میں داخل ہیں اور سب کو شامل ہیں ان کی زیادتی اور عظمت ہی کی وجہ سے ان چیزوں کو بطور ابہام ذکر کیا بیان نہ فرمایا اس میں اس

Marfat.com

طرف اشارہ ہے کہ ان علوم غیبیہ کو سوائے رب تعالیٰ اور محبوب علیہ السلام کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا ہاں جس قدر جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا وہ معلوم ہے اس آیت اور تفسیری عبارت سے معلوم ہوا کہ معراج میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ علوم عطا ہوئے جن کو نہ کوئی بیان کر سکتا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آ سکتے ہیں۔ مَا کَانَ وَمَایَکُوْن تو صرف بیان کے لئے ہے ورنہ عطا تو اس سے بھی کہیں زیادہ کی ہوئی۔

**11۔ وَ عَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (پ15)**

اور حضرت خضر علیہ السلام کو علم لدُنی عطا کیا اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام نسفی علیہ الرحمۃ ارقام فرماتے ہیں یعنی **اَلاَخْبَارَ بالغیوب وَقِیلَ الْعِلْمُ الَّدُنِّی مَا حَصَلَ لِلْعَبْدِ بِطَرِیْقِ الالہام** (تفسیر مدارک مطبوعہ کراچی)

یعنی حضرت خضر علیہ السلام کو غیب کی خبریں دیں اور کہا گیا ہے علم لدنی وہ ہوتا ہے جو بندے کو الہام کے طریقے پر حاصل ہو۔

اس آیت اور تفسیر سے معلوم ہوا کہ خالق کائنات نے حضرت خضر علیہ السلام کو بھی علم غیب عطا فرمایا تھا جس سے لازم آیا کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی علم غیب عطا ہوا کیونکہ آپ تمام مخلوق الٰہی سے زیادہ عالم ہیں اور حضرت خضر علیہ السلام بھی مخلوق ہیں۔

**12۔ وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ (پ30)**

اور یہ نبی غیب (کی باتیں) بتانے میں بخیل نہیں۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام عشق و محبت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بخیل وہ ہوتا ہے جس کے پاس مال ہو اور خرچ نہ کرے اور جس

Marfat.com

کے پاس مال ہی نہ ہو وہ کیا بخیل کہلائے گا اور یہاں بخیل کی نفی کی گئی ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غیب پر مطلع ہیں بلکہ اپنے غلاموں کو بھی اس پہ اطلاع بخشتے ہیں (ملفوظات اعلحضرت) حضرات ذی وقار جب قرآن حکیم سے ثابت ہوگیا کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب بتانے میں بخیل نہیں اور جو بخیل نہیں وہ دیتا بھی ضرور ہوگا جب دیتا ہوگا تو پتا چلا کہ نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو شان ہی بڑی ارفع واعلیٰ ہے حضور کے تو صحابہ بھی علم غیب رکھتے ہیں بھلا کیوں اس لئے کہ محبوب بخیل جو نہیں۔ اگر بخیل نہیں تو ضرور صحابہ کو عطا کیا ہوگا پتہ چلا صرف انبیاء ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام کو بھی علم غیب دیا گیا ہے۔ اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں یہ نبی ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے یا اللہ کے اسماء وصفات سے یا احکام شرعیہ سے یا مذاہب کی حقیقت وبطلان سے یا جنت ودوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے ان چیزوں کے بتلانے میں ذرا بُخل نہیں کرتے نیز سورہ اعراف کی تفسیر میں عثمانی صاحب لکھتے ہیں سید الانبیاء علیہ السلام علوم اولین وآخرین کے حامل اور خزائن ارضی کی کنجیوں کے امین بنائے گئے۔

(تفسیر عثمانی مطبوعہ تاج کمپنی صفحہ 303)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یا حبیب اللہ

Marfat.com

# عقیدہ علم غیب اور احادیث نبویہ

1۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا رب تعالیٰ نے دستِ پاک میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے قلب میں پائی۔ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی زمین وآسمان کی تمام چیزوں کو میں نے جان لیا۔ (مشکوۃ رقم الحدیث 671)

اس حدیث پاک کے ماتحت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمتہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث تمام جزی و کلی علموں کے حاصل ہونے کی دلیل ہے مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کی کھلی دلیل ہے رب نے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتوں آسمانوں بلکہ اوپر کی تمام چیزوں اور ساتوں زمینوں اور ان کے نیچے ذرے ذرے اور قطرے قطرے کا علم عطا فرمایا ہے (مرآت)

2۔ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَ عَرَفْتُ پس ہمارے لیے ہر چیز ظاہر ہو گئی اور ہم نے پہچان لی (مشکوۃ رقم الحدیث 692)

مذکورہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے صاحب مرآت لکھتے ہیں یعنی علوی اور سفلی عالم غیب وشہادت کا ہر ذرہ مجھ پر فقط منکشف ہی نہ ہوا بلکہ میں نے ہر ایک کو الگ الگ پہچان لیا علم اور معرفت میں بڑا فرق ہے مجمع پر نظر ڈال کر جان لینا کہ یہاں دو لاکھ آدمی

Marfat.com

بیٹھے ہیں یہ علم ہے اور ان میں سے ہر ایک کے سارے حالات معلوم کر لینا معرفت۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

(۱) جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کلی سارے عالم بلکہ عالمین کو گھیرے ہوئے ہے۔

(۲) جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ علم کسبی نہیں بلکہ لدُنی ہے۔

(۳) جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نزول قرآن سے پہلے بھی عالم وعامل تھے۔

(مرآت جلد اول صفحہ 460)

3۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ساری دنیا کو پیش فرمادیا۔

پس ہم اس دنیا کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہیں۔ (زرقانی علی المواہب مطبوعہ لاہور جلد سوم صفحہ 152)

4۔ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا گیا پس میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا۔ (ایضاً)

5۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہیں پھر فرمایا کہ جو شخص جو بات پوچھنا چاہے پوچھ لے خدا کی قسم جب تک ہم اس منبر پر ہیں تم کوئی بات ہم سے نہ پوچھو گے مگر ہم تم کو اس کی خبر دیں گے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میرا ٹھکانا کہاں ہے فرمایا قَالَ النَّار جہنم میں عبداللہ بن خدافہ نے کھڑے ہو کر دریافت کیا میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ پھر بار بار فرماتے رہے قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِىْ یعنی مجھ سے (جو چاہو) پوچھو پوچھو (بخاری رقم الحدیث 2154)

Marfat.com

خیال رہے جنتی یا جہنمی ہونا علوم خمسہ میں سے ہے کہ سعید ہے یا شقی اس طرح کون کس کا بیٹا ہے ایسی بات ہے جس کا علم سوائے اس کی ماں کے اور کسی کو نہیں ہوتا قربان ان نگاہوں کے کہ جو اندھیرے اجالے دنیا و آخرت سب کو دیکھتی ہے۔

6۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے ہمیں مخلوق کی پیدائش کے بارے میں بتانا شروع فرمایا یہاں تک کہ جنتی اپنی منازل پر جنت میں داخل ہو گئے اور جہنمی اپنے ٹھکانوں پر جہنم میں پہنچ گئے اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (مشکوۃ رقم الحدیث 4553)

یعنی از ابتدا تا انتہام تمام بیان فرمایا۔ (لمعات جلد 7 صفحہ 104)

7۔ حضرت عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن نماز فجر پڑھائی اور منبر پر چڑھے ہم کو خطبہ دیا (یہ خطبہ احکام کا نہ تھا بلکہ غیبی خبریں دینے کا تھا) حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر اترے اور نماز ظہر پڑھی پھر منبر پر چڑھے تو ہم کو خطبہ دیا حتیٰ کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر اترے اور نماز عصر پڑھی پھر منبر پر چڑھے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا تو ہم کو ان تمام چیزوں کی خبر دی جو قیامت کے دن تک ہونے والا ہے۔ (مشکوۃ رقم الحدیث 5282)

8۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے فرمایا پانی سے ہم نے عرض کیا جنت کی عمارت کس چیز سے بنی ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی اس کا گارا خالص اور تیز خوشبو والی کستوری ہے اس کے سنگریزے یاقوت اور مروارید ہیں اس کی مٹی زعفران کی طرح ہے جو شخص اس میں داخل ہوگا رحمتیں حاصل کرے گا اور مشقت نہیں

Marfat.com

ہ کا ہمیشہ رہے گا اور اسے موت نہیں آئے گی۔ جنتیوں کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہونگے
ن کی جوانی زائل نہیں ہوگی۔ (مشکوۃ رقم الحدیث 5386)

حدیث بالا کی شرح میں مفسر شہیر علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا
ہ تھا کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چیز کی حقیقت سے واقف ہیں جان
ت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے باریک سوال کرتے اور سرکار یہ نہیں فرماتے کہ اچھا
ں امین آئیں گے تو ان سے پوچھ لیں گے یہ تو جبریل علیہ السلام کو بھی معلوم نہیں تھیں
ان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرمارہے ہیں۔ دیکھو یہ ہے اس غیب دان نبی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم کہ جنت کی ساری حقیقت بیان فرمادی جس کی نگاہ سے جنت کی
ت نہیں چھپی انہیں سب کی حقیقت بھی معلوم ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جان کائنات
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ جنگ حنین میں تھے ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جس کا
انوں میں شمار ہوتا تھا جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا
ی ہے جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی بہادری سے لڑا اور زخمی ہوگیا جان کائنات
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے بارے
آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے فرمایا آگاہ رہو وہ ہے جہنمی رات کے آخری حصہ میں
زخموں کی تکلیف برداشت نہ کرسکا اور اس نے خودکشی کرلی (اور جہنمی ہوگیا)۔

(مسلم رقم الحدیث 213۔ مشکوۃ رقم الحدیث 5638)

۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر سے ایک دن
، جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے اور

Marfat.com

اپنے دست مبارک کو زمین پر ادھر ادھر رکھتے تھے راوی کا بیان ہے کہ مقتولین میں سے کوئی بھی جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا بھی ادھر ادھر نہ ہوا۔
(مسلم رقم الحدیث 4506)،(مشکوۃ رقم الحدیث 5619۔الرّحیق المختوم از۔ مولوی صفی الرحمان اہلحدیث مطبوعہ لاہور صفحہ 289)

سبحان اللہ یہ حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب کہ جس جگہ کافر کے ہلاک ہونے کی خبر دی اسی جگہ وہ کافر مارا گیا ایک انچ آگے پیچھے نہ مرا اس سے معلوم ہوا کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب تعالیٰ نے ہر ایک کے وقت موت جگہ موت اور کیفیت موت کی خبر دی ہے کہ کون کہاں مریگا اور کیسے مرے گا۔ کافر ہو کر یا مومن ہو کر یہ علوم خمسہ ہیں جن کا ظہور میدان بدر میں ہوا۔

11۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم ان حقائق کو دیکھ لو جن کو میں دیکھتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے عرض کیا حضور آپ نے کیا دیکھا: قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّار فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔ (مسلم رقم الحدیث 864)

منکرین علم غیب سے ہمارا سوال ہے کہ مولوی جی جھوٹ نہ بولئے گا حشر کے دن حساب و کتاب دینا ہے کبھی آپ نے بھی جنت و دوزخ کو دیکھا ہے میرا مشورہ ہے جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تنقید کرنا چھوڑ دو ورنہ کبھی بھی جنت کو نہ دیکھ سکو گے۔

12۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شکاری آدمی نے کہا

Marfat.com

میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے تو بھیڑیا بولا کہ اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ ایک صاحب (نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدینہ شریف میں ہیں اور تم کو گذشتہ اور آئندہ کی خبریں دے رہے ہیں۔ (مشکوۃ رقم الحدیث 5673)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب جانور بھی مانتے ہیں جو انسان ہو کر انکار کرے وہ جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے۔

## اکابرین دیوبند کا فیصلہ:

مولوی اشرف علی تھانوی قاسم نانوتوی اور رشید گنگوہی کے متفقہ پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں علم غیب انبیاء، اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت اور ادراک **غیبیات** کا ان کو ہوتا ہے۔

(امداد المشتاق مطبوعہ لاہور صفحہ 76)

عبدالمجید دیوبندی ایڈووکیٹ اپنی کتاب (سیرت النبی بعد از وصال نبی) جلد چہارم صفحہ 299 پر لکھتے ہیں کہ 1943 میں بعد نماز تہجد مولوی اشرف علی تھانوی مراقب تھے کہ آپ کو کشفاً معلوم ہو گیا تھا کہ پاکستان بن گیا یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ انکی اور قائداعظم کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا اور ایسا ہی ہوا مولوی مناظر احسن دیوبندی نے اپنی کتاب سوانح قاسمی مطبوعہ لاہور جلد اول صفحہ 8 پر مولوی یعقوب دیوبندی کو غیب کا جاننے والا لکھا ہے۔ حضرات گرامی! ان کے علاوہ بہت سی آیات واحادیث اور دیوبندی ملاؤں کے تضادی فتوے نقل کئے جا سکتے ہیں لیکن میں ایک درجن قرآنی آیات ایک درجن احادیث نبویہ اور تین دیوبندی فتوؤں پر اکتفا کرتے ہوئے آخر میں سائنسی ایجاد کے حوالے سے اس عقیدے کو پرکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔

Marfat.com

## علم نبوت اور انٹرنیٹ:

دور حاضر میں انٹرنیٹ ایک ایسی ایجاد ہے جس نے پوری دنیا کو گلے کا لاکٹ بنا رکھا ہے ایک سائنسدان کی ایجاد ہے جس نے اس آلہ کے ذریعے پوری دنیا کی معلومات کو اپنے کنٹرول میں کرلیا ہے یعنی وہ گھر بیٹھے اس مشین کے ذریعے معلوم کرسکتا ہے کہ برطانیہ کے کتنے جہاز اس وقت محو پرواز ہیں اور کتنے لینڈ کر چکے ہیں وہ گھر بیٹھے امریکہ کی سٹاک مارکیٹ میں کسی بھی کمپنی کا ریٹ دریافت کرسکتا ہے وہ گھر بیٹھے فرانس میں ہونے والے کسی بھی جرم کی رفتار اور تناسب معلوم کرسکتا ہے اگر وہ گھر بیٹھے دنیا بھر میں ہونے والی قرآن مجید پر ریسرچ کو حاصل کرنا چاہے تو اسے بتفصیل مل سکتی ہے اور دنیا بھر میں سے کسی بھی اہم شخصیت کے بارے میں اہم معلومات اسے گھر بیٹھے مہیا ہو سکتی ہیں الغرض دنیا بھر کی معلومات کو اپنے کنٹرول میں کر لینا یہ ایک غیر نبی بلکہ کافر سائنسدان کا کمال ہے نہ صرف یہ کہ اس نے خود اس سے استفادہ کیا بلکہ اس کمال میں پوری دنیا کو حصہ دار بنا لیا ہے جو چاہے جس وقت چاہے اس آلہ سے کام لے کر دنیا بھر میں معلومات کا خزانہ اکٹھا کر لے۔

لیکن کیا ہم جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ایسا علم اور علم کے حصول پر ایسا کنٹرول تسلیم کرتے ہیں کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب چاہیں کسی بھی قسم کی معلومات کو حاصل کرلیں ہاں اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انٹرنیٹ کی فراہم کردہ اور اس کے موجد کی حاصل کردہ تمام معلومات سے کہیں زیادہ معلومات وحقائق کے جاننے والے ہیں آپ جس طرف توجہ فرمائیں ادراک و معلومات کے دفتر کھل جاتے ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ انٹرنیٹ صرف زمینی معلومات فراہم کرتا ہے جبکہ حسنین کریمین کے نانا جان علیہ السلام تو زمین و آسمان جنت و دوزخ اور قبر و حشر کے

Marfat.com

تمام حالات نہ صرف جانتے ہیں بلکہ صحابہ کرام کے سامنے بتفصیل بیان کرتے ہیں جیسا کہ سابقہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں اوران معلومات تک رسائی نہ انٹرنیٹ کی ہے نہ اس کے موجد کی اور نہ ہی کسی اور مخلوق کی۔

لیکن کیا کیا جائے ان لوگوں کا جو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم ماننے کے لئے تیار نہیں جبکہ اپنے مولوی کو علام الغیوب مانتے ہیں جیسا کہ اوپر سوانح قاسمی کے حوالے سے آپ پڑھ چکے ہیں اب فیصلہ کرنا ہوگا ان لوگوں کو کہ علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہے یا انٹرنیٹ کے موجد اور خریدار کا انٹرنیٹ کے موجد یا خریدار کو اگر کسی قسم کی معلومات درکار ہوں وہ تو چار انگلیاں مارے اور فوراً بتفصیل علم حاصل کرے اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کچھ معلومات درکار ہوں تو آپ پریشان و مضطرب رہیں اور بے بسی کی تصویر بنے رہیں کیا اللہ تعالیٰ کے بعد کائنات کی سب سے اعلم و برتر ہستی کا یہی مقام ہے

فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَلْبَابْ

توجناب ایک کافر سائنسدان کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علم وقدرت اور کمال میں بڑھانے سے بہتر ہے کہ عقائد اہلسنت اپنالیں اور حضور علیہ السلام کو کائنات کے ذرے ذرے کا جاننے والا مان لیں اس موضوع پر کافی لکھا جاسکتا ہے لیکن

طوفانِ نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دو اشک ہی بہت ہیں اگر کچھ اثر کرے

Marfat.com

# کیا انگوٹھے چومنا جائز ہے؟

یہ مقالہ اپریل 2006 ماہنامہ انوارلاثانی (لاہور) میں شائع ہوا جو مزید اضافہ کے ساتھ آپ کے ہاتھوں کو بوسا دے رہا ہے۔

تعظیم جس نے کی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی
خدا نے اس پہ آتش دوزخ حرام کی

خالق جن وبشر عزوجل نے قرآن حکیم کے 26ویں پارے میں حکم دیا ہے کہ لِتُؤمِنُو بِااللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ''اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وَتُعَزِّ رُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہ ' اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو وَتُسَبِّحوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً اور صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو حضرات ذی وقار اس آیت کریمہ میں تین حکم ہیں۔

(1)۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ۔

(2)۔ صبح وشام اپنے مالک وخالق کا ذکر کرو۔

(3)۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرو۔

**قارئین کرام** !ذرا تینوں احکام پر غور کریں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ذکرِ الٰہی عبادت خداوندی ہے لیکن پروردگار عزوجل نے ایمان کے بعد رسول کریم علیہ السلام کی تعظیم کا حکم دیا ہے اور بعد میں اپنی عبادت وبندگی کا ذکر فرمایا کیوں؟ اس لئے کہ قرآن حکیم کی تلاوت کرنے والے پر واضح ہو جائے کہ تعظیم نبوت کے بغیر عبادت نامنظور ہے۔ پہلے قلوب واذہان کو احترام نبوت ورسالت سے جگمگانا ہوگا نہیں تو فتویٰ موجود ہے۔
اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَا لُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْن ''ہم اس آیہ کریمہ پر عمل کرتے ہوئے حضور

Marfat.com

علیہ السلام کے نام کی تعظیم کرتے ہوئے جب آپ کا اسم گرامی سنتے ہیں تو درود پاک پڑھنے کے ساتھ ساتھ انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہیں تو منکرین رسالت کی جبین شکن آلود ہو جاتی ہے ہم ان کی تسلی انہیں کے گھر سے کرواتے ہیں۔ تو آئیے سب سے پہلے آپ کی ملاقات ایک ایسی کتاب سے کرواتے ہیں جس کی بنیاد پر دیوبندی فرقہ کی عمارت قائم ہے یعنی فتاوٰی دارالعلوم دیوبند مطبوعہ ملتان جلد اوّل صفحہ 90 پر ایک سوال ہے کہ اذان میں بوقتِ شہادتیں (اشہدان محمد رسول اللہ) انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا اور قُرَّۃُ عَینی بِکَ یَارَسُوْلُ اللہ پڑھنا کیسا ہے؟

حضرات گرامی! اب ذرا ٹھہر ٹھہر کر مفتی عزیز الرحمن دیوبندی صاحب کا جواب پڑھیے، لکھتے ہیں۔

کہ علامہ شامی نے کنزوالعباد سے نقل کیا ہے شہادتیں (اشهد ان محمد رسول اللہ) کے وقت اذان میں ایسا کرنا مستحب ہے۔ مولوی عبدالحیٔ لکھنوی دیوبندی فتاوٰی عبدالحیٔ مطبوعہ کراچی جلد اوّل صفحہ 189 پر ایک سوال اور اس کا جواب نقل کرتے ہیں۔

س...... حضور سرور عالم صلی اللہ علیک وسلم کا نام پاک اذان یا غیر اذان میں سن کر انگوٹھے چومنا کیسا ہے؟

ج...... بعض فقہاء کے نزدیک مستحب ہے جامع الرموز میں ہے کہ اذان میں پہلی شہادت کو سن کر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیکَ یَارَسُوْلَ اللہ اور دوسری کو سن کر قُرَّۃُ عَینِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللہ اَللّٰھُمَّ مَتِعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کہنا مستحب ہے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کے دونوں ناخنوں کو آنکھوں پر رکھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شخص کو جنت میں لے جائیں گے۔ ایسا ہی کنزالعباد میں ہے کیوں جناب ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ایسے نافع عمل سے

Marfat.com

سختی کے ساتھ روکنا اسلام کی کونسی خدمت ہے؟ ذرا قرآن حکیم کی یہ آیت کریمہ بھی نظر کے سامنے رہے: وَتَعَاوَنُوْ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی جو دیوبندیوں کے نزدیک ثانی امام اعظم ابوحنیفہ ہیں، اپنی کتاب کفایت المفتی مطبوعہ کراچی جلد دوم صفحہ 16 پر لکھتے ہیں کہ بعض بزرگوں نے اس عمل یعنی نام نامی اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنے کو آنکھیں نہ دکھنے کے لئے موثر بتایا ہے تو اگر کوئی شخص اس کو سنت نہ سمجھے اور آنکھوں کے نہ دکھنے کے لئے بطور ایک علاج کے عمل کرے تو اس کیلئے فی نفسہ یہ عمل مُباح یعنی جائز ہوگا۔

مفتی تقی عثمانی دیوبندی اپنی کتاب اصلاحی خطبات مطبوعہ کراچی جلد اوّل صفحہ 231 پر لکھتے ہیں کہ آپ نے مسجد سے اذان کی آواز سنی اور اذان کے اندر جب اشھد ان محمد رسول اللہ سنا آپ کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا داعیہ (خواہش) پیدا ہوا اور محبت سے بے اختیار ہو کر آپ نے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگا لئے تو بذات خود یہ عمل کوئی گناہ اور بدعت نہیں اس لئے کہ اس نے یہ عمل بے اختیار سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں کیا اور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت ایک قابل تعریف چیز ہے اور ایمان کی علامت ہے۔ حضرات محترم مولوی تقی عثمانی دیوبندی کی عبارت سے یہ نتائج نکلتے ہیں کہ

انگوٹھے چومنا بدعت نہیں ہے بلکہ ایمان کی نشانی ہے اب خود ہی فیصلہ کرلو کہ ایمان کن کے پاس ہے۔

محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانی ہے پتہ چلا محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہمارے حصہ میں ہے۔

Marfat.com

اس مبارک عمل سے منع کرنے والے ایمان اور محبت جیسی نعمتوں سے محروم ہیں اور جان بوجھ کر اندھا ہونا پسند کرتے ہیں۔

مولوی عبدالشکور صاحب لکھنوی اپنی کتاب علم الفقہ مطبوعہ کراچی صفحہ 159 پر لکھتے ہیں کہ اذان سننے والے کو مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ اشھد انّ محمد رسول اللہ سنے تو یہ بھی کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ اور جب دوسری مرتبہ سنے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پر رکھ کر کہے۔

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

یاد رہے یہ کتاب علم الفقہ مفتی شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے مجدِ دامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی (جن کے بارے میں دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ تھانوی صاحب کے پاؤں دھوکر پینا نجاتِ اخروی کا سبب ہے (تذکرہ الرشید صفحہ 113) اپنی آخری تصنیف بوادِرُالنّوادِر مطبوعہ لاہور صفحہ 409 پر لکھتے ہیں کہ حدیث پاک میں ہے جو کوئی انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے میری شفاعت اس کیلئے ثابت ہوگی اور اس کی آنکھیں بھی خراب نہیں ہوں گی۔ حدیث پر بحث کرتے ہوئے تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ حفاظت چشم (آنکھ) کیلئے یہ عمل بالکل جائز ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ حفاظت چشم کیلئے اگر جائز ہے تو جہنم سے بچنے کیلئے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کی نیت سے کیوں ناجائز ہے؟

اب ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ جناب جن کے پاؤں دھوکر پینے سے تمہیں نجات مل سکتی ہے ان کے فتوؤں پر عمل کرنے سے تم آنکھ چرا جاتے ہو۔ شور با حلال بوٹیاں حرام۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مدنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین)

Marfat.com

# وسیلے کی تلاش

یہ مقالہ جون 2002ء میں ماہنامہ انوار لاثانی میں شائع ہو چکا ہے
جو کہ من وعن پیش خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

یَاایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُو تَّقُو اللّٰہَ وَابتَغُوْ اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْ فِیْ سَبِیْلِہٖO(المائدہ ۳۵)

**ترجمہ** :''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی بارگاہ میں پہنچنے کیلئے وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔

## وسیلے کی تعریف:

ضیاء لامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس چیز کے ذریعے کسی تک پہنچا جائے اور اس کا قرب حاصل ہو اسے وسیلہ کہتے ہیں۔

(ضیاء القرآن جلد اول صفحہ 466)

**قارئین ذی احترام !** مذکورہ بالا آیت کریمہ کے الفاظ پر غور فرمائیں اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو تو معلوم ہوا۔ خطاب ہے ایمان والوں سے اب وسیلے سے مراد ایمان نہیں ہو سکتا اس لئے کہ وسیلے سے مراد ایمان ہوتا تو پھر اسے تلاش کرنے کا حکم ایمان والوں کو نہ دیا جاتا بلکہ اس صورت میں خطاب ان سے ہوتا جو ایمان سے خالی ہیں۔ الغرض اس آیت میں وسیلے سے مراد ایمان نہیں ہو سکتا۔ **وَاتَّقُو اللّٰہ** اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرنے کا مطلب کیا یہ ہے کہ ہر وقت کانپتے رہو، ہر وقت لرزتے رہو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی نافرمانی مت کرو اور اس کے احکام کی اطاعت کرو۔ یہی تو تقویٰ ہے۔ تو دیکھو **وَاتَّقُو اللّٰہ** فرمانے سے سارے اعمال صالحہ آ گئے ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی عمل صالحہ نہ کرے اور متقی ہو جائے ہرگز نہیں ہو سکتا تو تقویٰ میں اعمال آ گئے المختصر یَاایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ

Marfat.com

میں ایمان آ گیا وَاتَّقُوْ اللّٰہ میں اعمال آ گئے اور وَجَاھِدُوْ فِیْ سَبِیْلِہٖ میں جہاد آ گیا اور اس طرح جہاد کا ذکر بھی الگ کر دیا گیا تو وسیلہ کا معنی کیا ہوا۔ ایسا معنی جو نہ ایمان ہو نہ اعمال ہو نہ جہاد ہو، کیونکہ ان کا ذکر تو الگ الگ ہو ہی چکا ہے تو اب سوچنے کی بات ہے کہ وسیلے سے کیا مراد ہے؟ تو یہی کہنا پڑے گا کہ اٰمَنُوْ میں ایمان آ گیا ہے۔

الغرض ظاہر ہو گیا ہے کہ یہاں وسیلے سے مراد جان ایمان یعنی ایمان کا دینے والا ہے۔ وسیلے سے مراد اعمال صالحہ کی تعلیم دینے والا ہے اعمال صالحہ کو سکھانے والا ہے۔ وسیلے سے مراد جہاد کا ڈھنگ بتانے والا ہے وہ کون ہے؟ وہ حبیب خدا ہیں وہ محبوب خدا ہیں۔ وہ چہرہ والضحیٰ ہیں۔ وہ بدرالدجیٰ ہیں۔ وہ نورالہدیٰ ہیں۔ وہ منبع جود وسخا ہیں۔ وہ معدن حلم و حیا ہیں۔ وہ مالک ارض و سما ہیں۔ وہ امام الانبیاء ہیں۔ وہ احمد مجتبیٰ ہیں وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمتہ اللہ علیہ مذکورہ آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں اعمال صالحہ کے علاوہ دوسرے وسیلے مراد ہیں کیونکہ اعمال اتقو اللہ میں آ گئے تقویٰ اور پرہیزگاری کے بعد وسیلے کی تلاش کا حکم دے کر بتایا گیا کہ کوئی متقی تقویٰ کے کسی درجہ پر پہنچ کر خدارسی کیلئے وسیلے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ہم اپنے قدم سے (یعنی پیدل) اسٹیشنوں پر تو پہنچ سکتے ہیں مگر مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ بمبئی وغیرہ دور دراز کا سفر نہیں کر سکتے۔ وہاں جانے کے لئے کسی خاص سواری کی حاجت ہے۔ یوں ہی تقویٰ کے قدم سے براہ راست رب تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتے۔ خدا تک پہنچنے کیلئے کسی وسیلہ عظمیٰ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تقویٰ سے وسیلہ تک پہنچو وسیلے سے رب تک پہنچو۔ کوئی متقی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ میں تو متقی ہو گیا ہوں اب مجھے خدارسی کے لئے کسی وسیلہ کی ضرورت نہیں ہر مومن اعمال وتقویٰ کا حاجت مند ہے۔ یوں ہی ہر متقی وسیلے کا محتاج ہے۔

وَابْتَغُوا کے معنی ہیں تلاش کرنا ڈھونڈنا ہر چیز کی تلاش کیلئے دروازے الگ الگ

Marfat.com

ہیں ہر سودے کی جستجو کیلئے بازار میں دوکانیں جداگانہ ہیں اس چیز کی تلاش میں ان دروازوں، دوکانوں، اور بازاروں میں جانا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ عزوجل کو ڈھونڈ و حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے پر اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ڈھونڈو اولیائے عظام کے دروازے پر اور حضرات اولیائے عظام کو ڈھونڈو علمائے کرام کے دروازے پر (تفسیر نعیمی جلد ششم صفحہ 392)

ہندوستان کا پہلا اہلحدیث اسمٰعیل قتیل دہلوی لکھتا ہے کہ بے شک مرشد اللہ تعالیٰ عزوجل کے راستے کا وسیلہ ہے اور مجاہدہ سے پہلے مرشد کا ڈھونڈنا ضروری ہے۔ (صراط مستقیم صفحہ 69)

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

## عقلی دلائل:

**ناظرین محترم**! ذرا دماغ پر زور ڈالیں کیا کوئی چیز ایسی ہے جو ہمیں بغیر وسیلے کے مل سکتی ہے؟ دینے والا خدا ہے رازق خدا ہے، خالق خدا ہے، ایک ہی دینے والا ہے، ایک ہی پیدا کرنے والا ہے۔ ایک ہی رزق دینے والا ہے۔ مگر سوچیں ہمارے منہ میں کوئی لقمہ بغیر وسیلے کے آسکتا ہے۔ کیا ہماری ناک میں ہوا کا کوئی حصہ بغیر وسیلے کے آسکتا ہے۔ ذرا سوچو کس قدر آسان بات ہے کہ انسان سوچتا ہے تو دماغ کے وسیلے سے (سوچتا ہے) دیکھتا ہے تو آنکھ کے وسیلے سے دیکھتا ہے۔ بولتا ہے تو زبان کے وسیلے سے بولتا ہے۔ سنتا ہے تو کان کے وسیلے سے سنتا ہے۔ چلتا ہے تو پاؤں کے وسیلے سے (چلتا ہے)۔ کام کرتا ہے تو ہاتھ کے وسیلے سے کرتا ہے (حتیٰ کہ انسان) پیدا ہوا تو ماں باپ کے وسیلے سے اور یہ عجیب بات ہے کہ پیدا ہونے کے بعد کہتا ہے کہ وسیلے کی ضرورت نہیں حالانکہ کسی کی مخالفت کرتا ہے تو اپنی عقل کے وسیلے سے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتا ہے تو اپنے جھوٹے علم کے وسیلے سے کرتا ہے۔ اسے کہتے

Marfat.com

ہیں منہ میں رام رام اور بغل میں چھری۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۱۸ ہجری میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں قحط پڑا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا مانگی تو بارش فوراً شروع ہوگئی۔

وہابیوں کے مشہور مولوی اور صحاح ستہ کے مترجم وحید الزمان حیدر آبادی نے تیسیر الباری شرح بخاری جلد اول صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے کہ سمر قند میں ایک مرتبہ بارش کا قحط ہوا لوگوں نے بارش کے لئے کئی مرتبہ دعا کی لیکن بارش نہ آئی۔ آخر ایک نیک شخص آئے قاضی سمر قند کے پاس اور ان سے کہا تمہیں ایک اچھی صلاح دینا چاہتا ہوں قاضی نے کہا بیان کرو۔ وہ نیک شخص بولے تم سب لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر امام بخاری کی قبر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو شائد اللہ تعالیٰ عزوجل بارش عطا فرمائے۔ یہ سن کر قاضی نے کہا کہ تمہاری رائے بہت اچھی ہے اور قاضی صاحب سب کو ساتھ لے کر امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قبر پر گئے اور لوگ وہاں روئے اور صاحب قبر کے وسیلے سے بارش مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت رحمت کی بارش عطا فرمائی۔ اتنی بارش ہوئی کہ سات دن تک لوگ گھروں سے باہر نہ نکل سکے۔ قارئین محترم اس واقعہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرنا شرک نہیں بلکہ ایمان ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہو گیا قبروں پر جانا سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

حضرات محترم! اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے جس کی اس مقالے میں گنجائش نہیں۔

ابھی اور زندگی دے کہ ہے داستان ادھوری
میری موت سے نہ ہو گی یہ داستان پوری

Marfat.com

# محبوبانِ خدا سے مدد مانگنے کا ثبوت

اولیاء اللہ اور انبیائے کرام سے مدد مانگنا جائز ہے جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حقیقی امداد تو رب تعالیٰ ہی کی ہے یہ حضرات اس کے مظہر ہیں اور مسلمان کا یہ ہی عقیدہ ہوتا ہے کوئی جاہل بھی کسی ولی کو خدا نہیں مانتا ان محبوبان خدا سے مدد مانگنے کا ثبوت قرآنی آیات احادیث نبویہ اقوال محدثین اور خود مخالفین کے اقوال وعمل سے ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(1) اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اس آیت کے ماتحت دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں ہاں اگر کسی مقبول بندے کو محض واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ (مدد مانگے) جائز ہے کہ یہ استعانت (مدد) درحقیقت خدا ہی سے استعانت ہے مفتی شفیع صاحب دیوبندی اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کسی سے مدد مانگنے کا مسئلہ ذرا تشریح طلب ہے کیونکہ ایک مدد تو مادی اسباب کے ماتحت ہر انسان دوسرے انسان سے لیتا ہے اس (مدد) کے بغیر دنیا کا نظام چل ہی نہیں سکتا صنعت کار اپنی صنعت کے ذریعہ ساری مخلوق کی خدمت (مدد) کرتا ہے مزدور معمار بڑھئی لوہار سب مخلوق کی مدد میں لگے ہوئے ہیں اور ہر شخص ان سے مدد لینے اور مانگنے میں مجبور ہے ظاہر ہے کہ یہ کسی دین اور شریعت میں ممنوع نہیں یہ اس استعانت میں داخل نہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اس طرح غیر مادّی اسباب کے ذریعہ کسی نبی یا ولی سے دعا کرنے کی مدد مانگنا یا ان کا وسیلہ دے کر براہ راست اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا روایات وحدیث اور ارشادات قرآن سے ثابت ہے (معارف القرآن) بس فیصلہ ہی کر دیا یہ ہی ہمارا دعویٰ ہے کوئی مسلمان کسی نبی یا ولی کو خدا نہیں مانتا محض وسیلہ مانتا ہے۔

Marfat.com

) وَ اٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَ اَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (پ1)

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور پاک روح (حضرت

یل علیہ السلام) سے اس کی مدد کی۔

مفتی شفیع دیوبندی نے معارف القرآن میں لکھا ہے کہ روح القدس جبریل

جب روح القدس جبریل ہیں تو مسئلہ تو حل ہو گیا کیونکہ رب تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ

ام کی مدد جبریل کے ذریعہ فرمائی جب جبریل مدد کر سکتے ہیں تو حضور علیہ السلام بھی

کر سکتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ غیر خدا کی مدد شرک نہیں اگر شرک ہوتی تو رب یہ

م جبریل سے نہ کراتا۔

) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (پ2)

جمہ:۔ اے ایمان والو مدد لو صبر اور نماز سے اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ

ز اور صبر سے مدد حاصل کرو اور نماز و صبر بھی تو غیر اللہ ہی ہیں مفتی شفیع دیوبندی لکھتے ہیں

سے معلوم ہوا کہ یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے انسانوں کی ہر ضرورت میں مدد حاصل

جا سکتی ہے۔ (معارف القرآن)

) قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ (پ3)

رجمہ:۔ مفتی شفیع صاحب دیوبندی کا ملاحظہ فرمایئے (بولا کون ہے کہ میری مدد کرے

ر کی راہ میں کہا حواریوں (ساتھیوں) نے ہم ہیں مدد کرنے والے اس آیت سے ثابت

گیا کہ بوقت مصیبت یا پریشانی اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنا سنت پیغمبر ہے اب

یکھتے ہیں منکرین میں اتنی طاقت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کفر و شرک کا فتویٰ لگائیں

یونکہ عیسیٰ علیہ السلام رب کے اتنا قریب ہونے کے باوجود اللہ سے نہیں بلکہ اللہ کے

Marfat.com

بندوں سے مدد مانگ رہے ہیں تو جب نبی امتی سے مدد مانگے تو کچھ نہیں ہوتا تو اگر
مشکل وقت میں اپنے نبی کو پکارے تو پھر بھی توحید میں کوئی فرق نہیں آتا۔

(5) وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا (پ5)

اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مدد
دے دے۔ تفسیر نور العرفان میں اس آیت کے ماتحت ہے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ جس
مہربان ہوتا ہے اس کیلئے مددگار مقرر فرما دیتا ہے اس لئے مددگار بنانے کی دعا مانگنے کا حکم
غیر خدا کی مدد شرک نہیں بلکہ رب تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(6) وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (پ6)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کر
**حضرات محترم**! خود ہی فیصلہ فرمالیں کہ اگر غیر خدا سے مدد مانگنا شرک ہے تو
اللہ ہمیں شرک کی تعلیم دے رہا ہے قرآن پاک شرک کی جڑیں کاٹنے کے لئے آیا
مزید مضبوط کرنے کے لئے یقیناً قرآن حکیم شرک کو جڑ سے اکھیڑنے کے لئے ہی آیا تو
ماننا پڑے گا کہ جس بات کی قرآن تعلیم دے رہا ہے وہ شرک نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔

(7) لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (پ3)

تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا ناظرین اگر غیر
سے مدد مانگنا شرک ہوتا یا محبوبان خدا میں مدد کی قوت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ عالم ارواح
نبیوں سے مدد کا وعدہ کبھی نہ لیتا بلکہ اس سے تو یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین بعد وفات بھی
کرتے ہیں کیونکہ انبیاء سے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کا عہد لیا گیا ہے حالانکہ ر
جانتا تھا کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں یہ حضرات وفات پا چکے ہوں گے جیسا کہ حضر

Marfat.com

علیہ السلام نے مدد فرمائی کہ شب معراج 50 نمازوں کی پانچ کرائیں اب ہمیں پڑھنی پڑتی ہیں اور ثواب 50 کا ملتا ہے جو لوگ صالحین کی امداد کے قائل نہیں وہ نمازیں بھی ں پڑھا کریں کیونکہ پانچ میں تو موسیٰ علیہ السلام کی مدد شامل ہے انشاء اللہ پھر دیکھیں منکرین کا دماغ بہت جلد ٹھکانے لگ جائے گا۔

) اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ کوٰۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ. (پ6)

یعنی اے مسلمانوں تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول اور وہ مسلمان ہیں جو زکوۃ تے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

متذکرہ آیت کریمہ اتنی واضح ہے کہ کسی تفسیر کی ضرورت نہیں اللہ حقیقی اور محبوبان مجازی طور پر مومنین کے مددگار ہیں۔

) فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ الخ (پ9)

جمہ :۔ مولوی محمود حسن دیوبندی کا ملاحظہ ہو۔ سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس ول) کی رفاقت کی اور اس کی مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا وہی لوگ پہنچے اپنی مراد کو۔ میرے بھائیوں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جو ایمان والے رسول مددگار بنے وہی بامراد ہیں اگر غیر خدا سے مدد لینا یا کسی کی مدد کرنا شرک ہوتا تو مدد کرنے لے بامراد نہ بلکہ بے مراد ہوتے۔

1) وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ (پ10)

جمہ:۔ مولوی محمود حسن دیوبندی کا ملاحظہ ہو اور اگر وہ تم سے مدد چاہیں دین میں تو تم کو م ہے ان کی مدد کرنی۔

Marfat.com

اب اس مدد کرنے کا اجر دیکھو قرآن کیا بیان فرماتا ہے۔

**(11) وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ رِزْ**
**کَرِیْم (پ10)**

اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی ہیں سچے مسلمان ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی کیوں جناب تم ان کاموں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنے اور مصیبت زدہ کی مدد کرنے کو کفر و شرک کہتے ہو اور اللہ فرما رہا ہے جنہوں نے مدد کی مُؤمِنُوْنَ حَقًّا وہ سچے مسلمان ہیں وہابیو کچھ تو خدا کا خوف کرو اتنی دیدہ دلیری تو نہ کرو رحمٰن اور قرآن کے مقابلے میں آ گئے ہو۔

**(12) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْض (پ10)**

(**ترجمہ**: محمود حسن دیوبندی) اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں۔

وہابیو! ابن عبد الوہاب کی قسم کھا کر بتاؤ کوئی مسلمان مرد ہو یا عورت تمہارے ظالمانہ فتوے کی زد سے بچا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے مومنین ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور تم کہتے ہو یہ فعل شرک ہے، ذرا خود ہی اندازہ کرلو۔

**(13) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اِنْ تَنْصُرُوْ اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ (پ26)**

(**ترجمہ**:۔ محمود حسن دیوبندی) اے ایمان والو اگر تم مدد کرو گے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور جما دے گا تمہارے ہاتھ پاؤں۔

**(14) فَضْلاً مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَاناً یَّنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (پ28)**

اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں۔

Marfat.com

(15) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ کُوْنُو اَنْصَارَ اللّٰہ (پ8)

ترجمہ:۔(محمود حسن دیوبندی) اے ایمان والوتم ہوجاؤ مددگار اللہ کے۔

مولوی شبیر احمد عثانی دیوبندی تفسیر عثانی میں لکھتے ہیں کہ اس کے دین اور اس کے پیغمبر کے مددگار بن جاؤ اس حکم کی تعمیل خدا کے فضل وکرم سے مسلمانوں نے ایسی کی کہ ان میں سے ایک جماعت کا نام ہی انصار (یعنی مددگار) پڑ گیا۔

(16) وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ وَرُسُلَہٗ بِا الغیبِ (پ27)

ترجمہ: (مولوی محمود حسن دیوبندی) اور تاکہ معلوم کرے اللہ کون مدد کرتا ہے اس کی اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے۔

مذکورہ چاروں آیتوں اور دیوبندی تفسیر سے پتہ چلا کہ اللہ کے بندوں کی مدد شرک نہیں جبکہ رب غنی ہوکر اپنے بندوں سے مدد مانگ رہا ہے تو بندہ استمداد سے کیسے بے پرواہ ہوسکتا ہے۔

(17) فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْر (پ28)

ترجمہ: تو بےشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددپر ہیں۔

**حضرات گرامی**! اس سے مومنین کے کتنے مددگار ثابت ہوگئے خیال رہے نبی مسلمانوں کے ایسے مددگار ہیں جیسے بادشاہ رعایا کا مددگار اور مومن حضور کے ایسے مددگار جیسے خدام اور سپاہی بادشاہ کے۔ لہٰذا اس آیت کی بنا پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور علیہ السلام مسلمانوں کے حاجت مند ہیں۔(نور العرفان)

Marfat.com

18۔اَنِّی اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔
میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے۔اللہ کے حکم سے وَ اُبْرِءُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ3)اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ (کوڑھ) والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے حضرات ذی وقار مسئلہ روزِ روشن سے بھی زیادہ واضح ہو گیا کہ محبوبان خدا انبیاء و اولیا میں مدد کی زبردست قوت موجود ہوتی ہے جو کہ ان کے مولا نے انہیں عطا کی ہوتی ہے دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں میں مٹی سے پرندے کی شکل بنا کر پھونک مارتا ہوں تو وہ مٹی کی صورت جاندار ہو جاتی ہے میں مادر زاد اندھے کو آنکھیں دیتا ہوں کوڑھوں کے کوڑھ ختم کرتا ہوں اور میں خدا کی دی ہوئی طاقت سے مردے بھی زندہ کرتا ہوں اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اتنی قوت وطاقت ہے تو اس نبی کا کیا حال ہوگا جو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی نہیں بلکہ از آدم علیہ السلام تا عیسیٰ علیہ السلام تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں۔

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

(19)حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے پاس جناب جبریل علیہ السلام آ کر کہتے ہیں۔اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا کہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔(پ16) مولوی شبیر احمد عثمانی صاحب اس آیت کے ماتحت تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم سلام اللہ علیہا سے کہا میں اس لئے آیا ہوں کہ خداوندِ قدوس کی طرف سے تجھ کو ایک پاکیزہ صاف ستھرا اور مبارک و مسعود لڑکا عطا کر دوں۔

Marfat.com

**ناظرین ذی احترام**! متذکرہ آیت اوراس کی دیوبندی تفسیر سے معلوم ہوا کہ جبریل علیہ السلام بیٹا دے سکتا ہے اور مدد کی قوت رکھتا ہے اگر حضرت جبریل علیہ السلام ان کمالات کا حامل ہوسکتا ہے تو پھر جبریل علیہ السلام کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر اولیائے کرام بھی رب کی عطا سے ان کمالات کے مالک ہو سکتے ہیں جب ہو سکتے تو پھر ان سے مدد مانگنا بھی جائز ہے۔

**(20) هُوَ الَّذِیْ اَیَّدَکَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ (پ10)**

وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا۔

**(21) یٰاَیُّهَاالنَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ10)**

(ترجمہ: مولوی محمود حسن دیوبندی) اے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جتنے تیرے ساتھ ہیں مسلمان۔

معلوم ہوا کہ مخلوق پر اعتماد کرنا رب پر توکل کے خلاف نہیں کیونکہ اللہ نے فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ اور یہ مومنین کافی ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور محبوب بندوں کو اللہ کے ساتھ ملا کر ذکر کرنا شرک نہیں لہٰذا یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ و رسول بھلا کرے) کیونکہ قرآن نے فرمایا اے نبی تمہیں اللہ اور یہ اتباع کرنے والے مومن کافی ہیں اگر غیر خدا سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو وحدہٗ لاشریک یہ نہ فرماتا **وَمَنِ تَبِعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ**۔

**(22)** حضرت ذوالقرنین نے اپنی رعایا سے فرمایا۔ **فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجعَلَ بَیْنَکُمْ رَدْمًا (پ16)** تو میری مدد طاقت سے کرو میں تم میں اور (جاجوج ماجوج میں) ایک مضبوط دیوار بنا دیتا ہوں جناب حضرت ذوالقرنین اپنی رعایا سے مدد مانگ رہے ہیں۔ ہے کسی مولوی کے پاس اتنی ہمت کہ آپ کو کافر مشرک کہے۔ وہابیو تمہارے قلم میں کچھ سیاہی باقی تو صرف کرو عین یہی کام ہم کرتے ہیں تو تم برس پڑتے ہو اب کیوں خاموش

Marfat.com

گلے پھاڑ پھاڑ کر وہی فتوے جو ہم پر داغا کرتے ہو یہاں بھی چسپاں کرو۔

23۔وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ هٰرُوْنَ اَخِیْ اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ (پ16)

ترجمہ: شاہ عبدالقادر دیوبندی کا ملاحظہ ہو، اور مقرر کر میرے واسطے مددگار میرے کنبے سے میرے بھائی ہارون کو اور اس سے مضبوط کر پیٹھ میری۔

مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ ہارون علیہ السلام کو میرا وزیر بنا اس لئے کہ دعوت و تبلیغ کے کاموں میں میرا مددگار رہو۔

24۔ وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْ (پ20)

اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لئے رسول بنا۔

اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ اللہ کے بندوں سے مدد حاصل کرنا سنت انبیاء ہے شرک نہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اہل سنت و جماعت کا کوئی نیا عقیدہ یا مسلک نہیں بلکہ بہت پرانا اور پیغمبروں کا تصدیق شدہ عقیدہ ہے۔

اب اسی مسئلہ کی مزید تحقیق کے لئے ذخیرہ حدیث سے استفادہ کرتے ہیں۔

# احادیث نبویہ

(1)۔حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں ظہر کی نماز پڑھوں تو تم سب کھڑے ہو اور یوں کہو اِیَّـا نَسْتَعِیْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَی الْمُوْمِنِیْنَ اَوِ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ نِسَاءِ نَا وَاَمْوَالِنَا ہم

Marfat.com

جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مالوں میں مدد چاہتے ہیں۔(نسائی شریف رقم الحدیث 3721)

(2)۔حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مصیبت زدہ کی مدد کرو اور بھولے ہوئے کو راستہ بتاؤ۔(ابوداؤد رقم الحدیث 1390)

(3)۔حضرت ابوطلحہ بن سہیل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر (جہاں اسے ضرورت ہو) مدد کرے جہاں اس کی عزت گھٹانے کی کوشش کی جارہی ہو حالانکہ وہاں اس کی عزت ہوتی ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اس جگہ مدد فرمائے گا جہاں اسے خدا کی مدد درکار ہوگی۔

(ابوداؤد رقم الحدیث 1455)

(4)۔ابوداؤد شریف میں پورا باب ہے باب فی المعونۃ للمسلم یعنی مسلمان کی مدد کرنے کا بیان اس باب میں پہلی حدیث ہے جس کے راوی حضرت ابو ہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان سے دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف اس سے دور کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف اس سے دور کردے گا جو کسی غریب کو آسانی دے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اسے آسانی میسر کرے گا۔جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں رہے۔(مسلم شریف رقم الحدیث 6728)

(5)۔جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک شکر گزار

Marfat.com

دل ذکر کرنے والی زبان اور وہ مومنہ بیوی جو آخرت کے کاموں پر تمہاری مدد کرے اختیار کرو۔ (ابن ماجہ رقم الحدیث 1923)

(6)۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مظلوم کی مدد کرو۔ (مسلم رقم الحدیث 6458)

(7)۔ حضرت برا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارے لیے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو۔

(جامع ترمذی رقم الحدیث 665)

(8)۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری (مددگار) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں (جامع ترمذی رقم الحدیث 1677)

(9)۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرملیا یمنی لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار ہیں لوگ انہیں پست کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بلند کرنا چاہتا ہے۔ (جامع ترمذی رقم الحدیث 1872)

(10)۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو اور دیگر ضرورت کا سامان پیش کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ پوچھا مانگو کیا مانگتے ہو میں نے عرض کیا جنت میں آپ کے ساتھ ہونا آپ نے فرمایا اچھا اس کے سوا کچھ اور میں نے عرض کیا بس یہی آپ نے فرمایا تو اپنے نفس کے بارے میں کثرت سجود سے میری مدد کر۔ (نسائی رقم الحدیث 1141، مشکوٰۃ رقم الحدیث 836)

Marfat.com

اس حدیث پاک کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شب شان کریمی کی جلوہ گری ہوئی اور دریائے رحمت جوش میں آ گیا مجھے انعام دینے کا ارادہ فرمایا یاد رہے جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا کہ فلاں چیز مانگو معلوم ہوتا ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باذن الٰہی اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں، دین و دنیا کی جو نعمت جسے چاہیں دیں، بہر حال آقا نے فرمایا: فَقَالَ لِیْ سَلْ یعنی کچھ مانگ لو میں نے عرض کیا جنت میں آپ کی رفاقت یعنی آپ مجھے جنت میں اپنے ساتھ رکھیں جیسے بادشاہ شاہی قلعہ میں اپنے خاص خادموں کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس جگہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسب ذیل چیزیں مانگیں 1۔ زندگی میں ایمان پر استقامت، 2۔ نیکیوں کی توفیق گناہوں سے کنارہ کشی، 3۔ مرتے وقت ایمان پر خاتمہ، 4۔ قبر کے حساب میں کامیابی 5۔ حشر میں اعمال کی قبولیت، 6۔ پل صراط سے بخریت گزر، 7۔ جنت میں رب کا فضل و بلندی مراتب، 8۔ یہ سب چیزیں صحابی نے جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگیں اور آقا علیہ السلام نے غلام کو بخشیں۔ لہٰذا ہم بھی جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایمان، مال، اولاد، عزت، جنت سب کچھ مانگ سکتے ہیں یہ مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت صحابہ ہے۔ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لنگر سے سب کچھ قیامت تک بٹتا رہے گا اور بھکاری لیتے رہیں گے۔

مالک ہیں خزانہ قدرت کے جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خلد جناب ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے

یہ تو امام الانبیاء ہیں حضور نے تو اپنے غلاموں کو بھی یہ طاقت بخشی ہے۔ جیسا کہ

Marfat.com

حدیث پاک میں ہے۔

11......حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن دوزخی لوگ صف بستہ ہوں گے (یعنی جنتیوں کے راستے میں گنہگار مومن دوزخ میں جانے کیلئے ایسے صف بستہ کھڑے ہوں گے جیسے امیر وغنی کے راہ میں بھکاری صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں) تو جنتیوں میں سے ایک شخص (یعنی ولی) ان پر گزرے گا تو ان میں سے ایک دوزخی کہے گا۔ اے فلاں کیا تو مجھے پہنچانتا نہیں میں وہی ہوں جس نے تجھے (دنیا میں) ایک گھونٹ پانی پلایا تھا ایک اور دوزخی کہے گا میں وہی ہوں جس نے وضو کا پانی دیا تھا۔ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْ خِلُهُ الْجَنَّةَ. یہ جنتی انکی شفاعت کرے گا پھر انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ (مشکوۃ باب الحوض والشفاعۃ)

دیکھو یہ پکارنے والا دوزخیوں کی صف میں آ گیا تھا ولی اللہ کی مدد کی برکت سے وہاں سے نکل کر جنتی ہو گیا۔ دنیا میں بھی یہی حال ہے۔ دعا سے قضا بدل جاتی ہے۔

اُٹھ جاگ فریدا سُتیا خلقت ویکھن جا
مت کوئی بخشیا مل پوے تو بھی بخشیا جا

(12)......تفسیر کبیر مطبوعہ لاہور زیر آیت: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی جنگل میں پھنس جائے تو کہے۔ اَعِيْنُوْنِيْ عِبَادَاللّٰهِ تَرْحَمُكُمُ اللّٰه یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تم پر رحم کرے۔ (ھدیتہ المھدی صفحہ 49)

تفسیر کبیر مطبوعہ لاہور زیر آیت فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ہے کہ اَلْاِسْتِعَانَةُ بِالنَّاسِ فِيْ دَفْعِ الظُّلْمِ جَائِزَةٌ فِي الشَّرِيْعَةِ۔ یعنی مصیبت دور کرنے

Marfat.com

کے لئے لوگوں سے مدد لینا جائز ہے۔

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات مطبوعہ لاہور جلد دوم صفحہ 923 پر لکھتے ہیں کہ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس سے زندگی میں مدد لینی جائز ہے۔ اس سے بعد وفات بھی مدد طلب کرنا جائز ہے۔ ایک بزرگ نے فرمایا ہے میں نے چار مشائخ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی قبور میں اسی طرح تصرف کرتے ہیں جس طرح اپنی زندگی میں تصرف کرتے تھے ایک جماعت کہتی ہے کہ زندہ کی مدد زیادہ قوی ہے مگر میں کہتا ہوں کہ انتقال شدہ کی امداد زیادہ قوی ہے۔ مولوی وحید الزماں حیدر آبادی اہلحدیث اپنی کتاب ھدیۃ المھدی مطبوعہ فیصل آباد صفحہ 55 پر 4 آیتیں جو پیچھے مذکور ہوئیں اور دو حدیثیں بیان کر کے نتیجہ نکالتے ہیں کہ فرشتے اور انسان ایک دوسرے کے مددگار ہیں صفحہ 186 پر لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم رضوان نے جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی صفحہ 60 پر لکھتے ہیں نبی کریم علیہ السلام کا مومنوں کا شفیع اور مددگار ہونا احادیث صحیح سے ثابت ہے اور صفحہ 50 پر سارے جھگڑے ہی ختم کر دیئے، لکھتے ہیں۔

قبلۂ دیں مدد دے کعبہ ایمان مدد دے
ابن قیم مدد دے قاضی شوکاں مدد دے

اگر وہابی مولویوں سے مدد مانگنی جائز ہے تو انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنی کیوں ناجائز ہے، تمام دیوبندی مولویوں کے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کلیات امدادیہ مطبوعہ کراچی صفحہ 38 پر لکھتے ہیں۔ پھر انشاء اللہ مرشد کی مدد سے سالک آسمان پر پہنچے گا اور صفحہ 68 پر لکھتے ہیں مرشد کے واسطہ سے مشائخ طریقت کی مقدس روحوں سے مدد مانگ کر خلوت میں آجائے. صفحہ 90 پر یوں فریاد کرتے ہیں۔

Marfat.com

یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
آپکی امداد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

اور صفحہ 205 پر آقا کریم علیہ السلام سے یوں مدد کی بھیک مانگتے ہیں۔

اچھا ہوں یا بُرا غرض جو کچھ ہوں سو ہوں
پر ہوں تمہارا تم میرے مختار یا رسول اللہ
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یا رسول اللہ
کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیاں و جُرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مدد گار یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں گرداب غم میں
میری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

نیز حاجی صاحب امداد المشتاق میں اپنے شیخ سے یوں مدد مانگتے ہیں۔

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ
تم مدد گار مدد امداد کو پھر خوف کیا عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا
اے شہہ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا تم سوا اوروں سے نہیں ہرگز التجا

Marfat.com

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا
اے شہہ نور محمد وقت ہے امداد کا

لو جناب تسلی ہوئی کہ نہیں دنیا تو دنیا تمہارے بڑے تو قیامت کے دن بھی خدا کو چھوڑ کر میاں نور محمد جھنجھانوی کو مدد کیلئے پکار رہے ہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ کراچی صفحہ 103 پر مولوی رشید احمد دیوبندی ایک سوال کا جواب دیتے ہیں۔

سوال...... اشعار اس مضمون کے پڑھنے یا رسولِ کبریا فریاد ہے، یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے، مدد کر بہرِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ، میری ہر گھڑی تم سے فریاد ہے۔

جواب...... ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرما دیوے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 65 پر ہے کہ مولوی رشید احمد دیوبندی سے کسی نے سوال کیا کہ ان اشعار کو بطور وظیفہ یا وِرد پڑھنا کیسا ہے۔

یَا رَسُولَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍ مُغْرَقٌ خُذْ یَدِی سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا
یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِی مَنْ اَلُوْذُبِہٖ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

مولوی رشید صاحب جواب دیتے ہیں کہ ایسے کلمات کو نظم ہوں یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر و فسق نہیں۔

ان تمام عبارتوں اور اشعار سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام اور اپنے مرشدِ کامل سے مدد مانگنا کفر و شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی لکھتے ہیں کہ صوفی کرم حسین صاحب خانقاہ

Marfat.com

میں مقیم تھے ایک روز یک دم ان کی پسلی میں سخت درد اُٹھا، گھبرائے ہوئے طبیب روحانی (مولوی رشید) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کرب و تکلیف کا اظہار کیا۔ حضرت اس وقت غسل خانہ کی جانب جارہے تھے۔ چلتے ہی چلتے فرمایا انشاءاللہ (درد) جاتا رہے گا اور نہ ہوگا، حضرت کی زبان مبارک سے غالبًا یہ الفاظ پورے نہ نکلے تھے کہ یک لخت درد جاتا رہا اور الحمدللہ اب تک پھر کبھی نہیں ہوا۔ (تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ 209)

یہی مولوی عاشق الٰہی اپنی کتاب تذکرہ الخلیل مطبوعہ کراچی صفحہ 72 پر مولوی رشید احمد گنگوہی کے بارے لکھتے ہیں کہ آپ وہ ولی تھے جو دعا اور تصرف سے سب کی مدد کرتے تھے۔

مولوی مناظر احسن گیلانی اپنی کتاب سوانح قاسمی مطبوعہ لاہور جلد اوّل صفحہ 332 پر لکھتے ہیں وفات یافتہ بزرگوں کی روحوں سے امداد کے مسئلہ میں علماء دیوبند کا خیال بھی وہی ہے جو عام اہلِ سنت والجماعت کا ہے۔ آخر جب ملائکہ جیسی روحانی ہستیوں سے خود قرآن ہی میں ہے کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کی امداد کراتے ہیں صحیح حدیثوں میں ہے کہ واقعہ معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تخفیف صلوات کے مسئلہ میں امداد ملی تو اسی قسم کی ارواح طیبہ سے کسی مصیبت زدہ مومن کی امداد کا کام قدرت اگر لے تو قرآن کی کس آیت یا کس حدیث سے اس کی تردید ہوتی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ آدمی کو عام طور پر جو بھی امداد مل رہی ہے حق تعالیٰ اپنی مخلوقات ہی سے تو یہ امدادیں پہنچا رہے ہیں۔ روشنی آفتاب سے ملتی ہے، دودھ ہمیں گائے اور بھینس سے ملتا ہے۔ بھلا یہ بھی انکار کرنے کی کوئی چیز ہوسکتی ہے۔ پس بزرگوں کی ارواح سے مدد لینے کے ہم منکر نہیں۔

شکر ہے یہ عبارت علماء دیوبند کی ہے اگر یہ الفاظ ہماری کسی کتاب کے ہوتے مخالفین مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب کا ڈھنڈورا پیٹتے لیکن اب تو مسئلہ ہی حل ہوگیا

Marfat.com

لیکن ابھی بات ختم نہیں ہوئی، چل میرے خامہ بسم اللہ۔

مولوی اشرف علی تھانوی افاضات الیومیہ مطبوعہ ملتان جلد اوّل صفحہ 311 پر لکھتے ہیں کہ سینکڑوں احادیث ہیں جن میں حضور علیہ السلام سے حاجتیں مانگنا ثابت ہے۔ لیکن موجودہ دیوبندی تو ایسی ایک حدیث بھی اپنے خطبات میں پڑھ کر نہیں سناتے بلکہ سنانے کی بات تو دور رہی کوئی سنّی بیچارہ ایسی حدیثیں پڑھے بھی تو یہ اسے حدیث ہی نہیں مانتے اور بہانہ کوئی نہ ملے تو کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے ہم کہتے ہیں باپ ضعیف ہو جائے تو کیا وہ باپ نہیں رہتا اسے گھر سے نکال دیتے ہو۔

تھانوی صاحب اسی کتاب کی جلد نمبر 4 صفحہ 178 پر لکھتے ہیں ایک بدوی (صحراؤں میں رہنے والا) روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوا اور نہایت بیباکانہ عرض کیا (یا رسول اللہ) میں نے سنا ہے کہ آپ نبی ہیں اور اُمت پر شفیق ہیں اگر یہ صحیح ہے تو ہمارے یہاں خشک سالی ہے (بارش نہیں ہوتی) اس کی وجہ سے پریشانی کی حالت ہے آپ دعا فرمائیں اگر بارش ہوگئی تو ایک مشکیزہ گھی کا آپ کی نذر کروں گا یہ گستاخانہ معروض سن کر مسجد کے محافظ لوگ چھڑیاں لے کر مارنے کو دوڑے وہ بھاگا جب مسجد نبوی شریف سے باہر گیا تو وہ گاؤں قریب ہی تھا اس نے دیکھا کہ بادل کا ایک ٹکڑا اُسی بستی کی طرف چھایا ہوا ہے اور بارش ہو رہی ہے۔ بدوی کہتا ہے واقعی حضور علیہ السلام سچے نبی ہیں اور اُمت پر شفیق ہیں اس نے اپنی نذر پوری کردی۔

تھانوی صاحب افاضات الیومیہ کی جلد نمبر 8 صفحہ 233 پر لکھتے ہیں قربان جایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مانگو تو بادشاہوں سے مانگو یا بزرگوں سے مانگو۔

میرا خیال ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے اور

Marfat.com

مان جانا چاہیے کہ اللہ کے بندوں میں مدد کی قوت وطاقت بھی ہوتی ہے اور ان سے مشکل
وقت امداد مانگنے میں کوئی قباحت بھی نہیں جب حضور علیہ السلام اجازت دے رہے ہیں
تو کون ہے روکنے والا؟ تھانوی صاحب اسی کتاب کی جلد نمبر 10 صفحہ 242 پر نقل کرتے
ہیں تھانہ بھون میں ایک صاحب تھے حافظ عبدالقادر جو ہمارے حاجی امداد اللہ صاحب کی
خدمت میں رہا کرتے تھے وہ بیان کرتے تھے کہ جب حضرت مولانا شیخ محمد صاحب حج
تشریف لے گئے تو ان کا جہاز تباہی میں آ گیا اور کافی وقت تک گردشِ طوفان میں رہا جہاز
کے عملہ نے بہت تدبیریں کیں کوئی کارگر نہ ہوئی آخر کار جہاز کے کپتان نے کہا کہ لوگو اب
اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو یہ دعا کا وقت ہے تو مولوی شیخ محمد کہتے تھے کہ میں اس وقت مراقب ہو
کر ایک طرف بیٹھ گیا معلوم ہوا کہ اس جہاز کے ایک گوشہ کو حاجی صاحب اپنے کندھوں پر
رکھے ہوئے اوپر کو اٹھائے ہوئے ہیں اور اُٹھا کر پانی کے اوپر سیدھا کر دیا اور جہاز بخوبی
چلنے لگا تمام لوگ بہت خوش ہوئے، میں نے وہ وقت اور تاریخ کتاب پر لکھ لی۔ جب تھانہ
بھون واپسی ہوئی تو اس تحریر کو دیکھا اور دریافت کیا تو ایک خادم نے جو حضرت حاجی
صاحب کی خدمت میں حاضر تھے بیان کیا کہ بے شک فلاں (یعنی اسی) وقت حاجی
صاحب حجرہ سے باہر تشریف لائے اور اپنی لنگی بھیگی ہوئی مجھ کو دی اور فرمایا اس کو دھو کر
صاف کر لو اس لنگی میں دریائے شور کی بُو اور چپکاہٹ معلوم ہوئی۔

غوث پاک کے غلاموں اب تو مسئلہ کلیئر ہو گیا اگر دیو بندیوں کے پیر ڈوبتے
ہوئے جہاز کو گھر بیٹھے بچا سکتے ہیں تو پھر شہنشاہ بغداد بھی بارہ سال کی ڈوبی ہوئی کشتی مع
بارات کے واپس لا سکتے ہیں۔

تاریخ دارالعلوم دیو بند مطبوعہ لاہور مصنفہ سید محبوب رضوی صفحہ 58 پر مرقوم ہے

Marfat.com

دارالعلوم دیوبند کو متوکلانہ طور پر عوامی چندوں سے چلایا جائے اور امداد کیلئے صرف
ب عوام پر بھروسہ کیا جائے۔

ہم پوچھتے ہیں اہلِ مدرسہ رب کو رازق نہیں مانتے تھے اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ
ں نہ کرلیا مخلوق پر بھروسہ کرکے کیوں بقلم خود مشرک بنے۔

اسی تاریخ کے صفحہ 101 پر ہے کہ مولوی رشید الدین دیوبندی بڑے فیاض تھے
ضرورت مند پہنچ جاتا حتی المقدور اس کی مدد کرتے۔

صفحہ 144 پر ہے کہ دنیا کے ہر حصے سے دارالعلوم دیوبند کیلئے مالی امداد یں
ل ہوتی ہیں (اسے کہتے ہیں مُنہ میں رام رام بغل میں چھری)

صفحہ 191 پر لکھا ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی ہمیشہ دارالعلوم کی ظاہری و باطنی
د فرماتے رہے ہیں۔

عبدالمجید دیوبندی ایڈووکیٹ اپنی کتاب سیرت النبی بعداز وصال نبی جلد اوّل
390 پر لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام اپنی امت کے حالات سے اچھی طرح باخبر ہیں،
شفقت کے ساتھ رہنمائی اور مدد فرماتے ہیں اور صفحہ 396 پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت
اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہیں اور اپنی امت کے احوال سے بخوبی باخبر رہتے ہیں اور
ت ضرورت رہنمائی اور امداد فرماتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی نشر الطیب مطبوعہ لاہور صفحہ 194 پر شیم الحبیب کے
ں اشعار اور ان کا ترجمہ نقل کرتے ہیں جس میں حضور علیہ السلام سے بے دریغ امداد مانگی
۔ اشعار یہ ہیں۔

| | |
|---|---|
| ـا شَفِيعُ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِی | اَنْتَ فِی الاِضْطِرَارِ مُعْتَمِدِی |
| گیری کیجئے میرے نبی | کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی |

Marfat.com

لَیسَ لِیْ مَلْجاءً سِوَاکَ اَغِثْ | مَسَّنِیَ الفُرُ سَیِّدِی سَنَدِیْ

جز تمہارے کہاں ہے میری پناہ | فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

غَشَّیْ الدَّھرُ یَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰہ | کُنْ مُغِیثاً فَاَنتَ لِیْ مَدَدِی

ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف | اے میرے مولا خبر لیجئے

اور محمود حسن دیوبندی مولوی رشید دیوبندی کے بارے لکھتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

(مرثیہ گنگوہی مطبوعہ دیوبند صفحہ 23)

## حضرات گرامی!

نمبر ایک تو اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مولوی رشید کی برتری ثابت کی جا رہی ہے کہ اے عیسیٰ تم نے تو صرف ایک کام کیا یعنی مردوں کو زندہ کیا لیکن ہمارے مولوی صاحب نے دو کام کئے، مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ دوسرا ہمیں کہا جاتا ہے کہ تم نبی کو خدا سے ملا دیتے لیکن آپ مولوی کو نبی سے بڑھا رہے ہیں کچھ تو خدا کا خوف کرو۔

قرآن پاک احادیث نبویہ، ائمہ، محدثین اور مخالفین کے صرف اقوال ہی نہیں بلکہ عمل سے ثابت ہو گیا ہے کہ محبوبان خدا سے مدد مانگنا جائز ہے اور ان پیاروں کو خالق کائنات نے مدد کی قوت بھی بخشی ہے۔

**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ**

Marfat.com

# داڑھی کی شرعی مقدار

یہ مقالہ اگست 1996ء ماہنامہ انوار لاثانی میں شائع ہوا جو کہ مزید تحقیق واضافہ کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَة.

اے دنیا بھر کے مسلمانوں بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طور طریقوں میں اچھا نمونہ ہے۔ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی فعل کوئی عمل کوئی طریقہ کسی عادت یا رواج کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ آپ کا ہر فعل مبارک قانون شریعت ہوتا ہے اور امت کیلئے نمونہ ہے وہی مومن کامل ہے جو صورتاً سیرۃً، ظاہراً، باطناً، اولاً، آخراً سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اختیار کرے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر عمل اور ہر حکم کو خدائے پاک کا حکم جانے بلکہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّتِيْ خُلَفَائِے رَاشِدِيْنَ یعنی نہ صرف میرے بلکہ میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقہ پر بھی چلو لیکن یہ سب کچھ عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوتا ہے پر کیا کریں اس ابن الوقتی کے دور میں از راہ دل لگی ہر بات پر ثبوت مانگنا ایک رواج بن چکا ہے حالانکہ جو زیادہ ثبوت مانگتے ہیں وہ عمل بالکل نہیں کرتے تاہم اتمام حجت کیلئے ذیل میں مقدار داڑھی کے متعلق چند دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

اسلامی معاشرے میں ہزاروں مسلمان ہیں جن کو داڑھی کی اہمیت معلوم نہیں ان کے ذہنوں میں یہی ہے کہ کوئی داڑھی رکھے یا نہ رکھے کوئی فرق نہیں آتا۔ حالانکہ ان

Marfat.com

حضرات کے دلوں میں جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کا جذبہ موجود ہوتا ہے لیکن صرف علم نہ ہونے کی وجہ سے اس مؤکدہ ترین سنت سے محروم رہتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ داڑھی اسلام کا نشان ہے از آدم علیہ السلام تا جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر، حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی طرح سراج الامہ حضرت اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اب تک بزرگانِ دین نے اس نشان کو اپنے مقدس چہروں پر سجائے رکھا۔ اس لئے کہ ہر کوئی دوست کی نشانی سنبھال کے رکھتا ہے جبکہ اے مسلمان تو اپنے نبی کی سنت منڈا کے پھینک دیتا ہے۔ یاد رکھ! اے مسلمان یہ بہت برا فعل ہے جس کا تو عادی بن چکا ہے۔

## تو مصطفی علیہ السلام کا دل چھیل رہا ہے۔

مرزا قتیل کے اشعار میں صوفیانہ رنگ خوب جھلکتا ہے لہٰذا ایک مرتبہ ایک شخص نے اس کے اشعار دیکھ کر خیال کیا کہ یہ کوئی بڑا بزرگ ہے وہ ایران سے چل کر ملاقات کیلئے اس کے پاس پہنچا۔ اتفاقاً اس وقت مرزا قتیل حجامت بنوا رہا تھا حجام اس کی داڑھی مونڈ رہا تھا یہ دیکھ کر اس شخص کو بڑا دکھ ہوا اور غصہ میں بولا، افسوس مرزا تو داڑھی منڈوا رہا ہے۔ مرزا نے جواب دیا، ہاں میں داڑھی منڈوا رہا ہوں کسی کا دل نہیں چھیل رہا وہ شخص بولا۔ ہاں ہاں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل چھیل رہا ہے مرزا قتیل آہ کر کے بے ہوش ہو گیا جب ہوش میں آیا تو بولا اللہ عزوجل تجھے جزا دے کہ تو نے میری آنکھ کھول دی میرا تعلق میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قائم کر دیا۔ (معدن اخلاق) ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایران میں ایک کمرہ میں بیٹھا داڑھی منڈوا رہا تھا کہ ایک درویش آیا اور اس نے دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر میری طرف گھور گھور کر دیکھنا شروع

Marfat.com

کیا میں سمجھ گیا کہ یہ کیوں تیز نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ میں نے کہا برادرم روئے خود ترا شیدم ولیکن دل کس رانہ خراشیدم۔ یعنی بھائی کیا دیکھتا ہے اپنا منہ ہی چھیل رہا ہوں کسی کا دل تو نہیں دکھا رہا اس نے فوراً کہا بلے آقا ولے کس رانہ خراشیدی ولیکن دل مصطفیٰ را خراشیدی۔ یعنی ہاں جناب آپ نے کسی کا دل تو نہیں دکھایا لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل ضرور دکھایا ہے (کہ ان کی سنت کو برباد کر رہا ہے) اس درویش کے اس جواب کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا (مقالات امینیہ)

## میرے مسلمان بھائیو!

یہ صرف درویشوں کا کہنا ہی نہیں کہ داڑھی منوانے سے جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل دکھتا ہے بلکہ حقیقت بھی یہی ہے چنانچہ جب ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے حکم سے والی یمن نے دو آدمیوں کو دربار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا ان دونوں کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں اور داڑھیاں منڈی ہوئی تھیں ان کی اس مکروہ شکل کو دیکھ کر جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ انور پھیر لیا اور فرمایا ویلکما من امر کما بھذا۔ خدا تمہیں خوار کرے تمہیں کس نے یہ (داڑھیاں منڈوانے کا) حکم دیا ہے انہوں نے کہا ہمارے رب یعنی خسرو پرویز نے، جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر میرے رب نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں پست رکھنے کا حکم دیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 648)

## آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا:

عبدالمجید ایڈووکیٹ لکھتے ہیں کہ میرے ایک دوست سنٹرل گورنمنٹ میں ایک اعلیٰ عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں عرصہ بعد ان سے ملاقات ہوئی تو ان کے چہرے پر داڑھی مبارک تھی جو پہلے نہیں تھی میں نے داڑھی رکھنے کی وجہ دریافت کی اس پر انہوں نے بتایا کہ

Marfat.com

ایک رات خواب میں قیامت کا دہشت ناک منظر دیکھا سخت پریشان تھا کہ کچھ لوگوں کو ایک طرف بھاگتے دیکھا میں بھی اسی جانب دوڑا تو وہاں لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کر رہے تھے میں نے جو ہاتھ بڑھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا وجہ دریافت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری شکل میری جیسی نہیں چونکہ میں شیو کیا کرتا تھا بس صبح ہوتے ہی داڑھی منڈانا ترک کر دیا۔ (سیرت النبی بعداز وصال نبی جلد چہارم صفحہ 145)

## الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے:

میاں محمد اکرم نے مجھے بتایا کہ عبدالخالق نامی ایک شخص جس کو وہ ذاتی طور پر جانتے تھے دبئی سے آ رہا تھا ایک سکھ کے ساتھ جہاز میں سیٹ ملی اب عبدالخالق کلین شیو ہے اور سکھ کی داڑھی ہے۔ بجائے اس کے کہ سکھ پوچھتا تو نے داڑھی کیوں نہیں رکھی جھٹ سے اس نے سکھ سے پوچھ لیا کہ سردار جی یہ داڑھی کیوں رکھی ہوئی ہے۔ سردار نے جواب دیا تیرے ہی نبی کی سنت ہے جس کی مجھے توفیق مل گئی تجھے نہ ملی بس پانی پانی ہو گیا اللہ نے ہدایت دے دی آج اس کی مشت بھر داڑھی ہے اور بس چلا رہا ہے۔ (شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ)

افسوس کہ مسلمان آج کہہ رہے ہیں کہ داڑھی کا کیا ہے یہ تو سکھ بھی رکھتے ہیں ارے عقل کے اندھو۔ پھر کلمہ بھی چھوڑ دو کہ کلمہ تو یزید بھی پڑھتا تھا نماز بھی چھوڑ دو کہ یہ تو منافقین بھی پڑھتے تھے۔ میرے دوست تو نے ضرور داڑھی سکھوں جیسی رکھنی ہے تو نے ضرور نماز یزید جیسی پڑھنی ہے تجھے تلواروں کے سائے میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز نظر نہ آئی تجھے کربلا کے میدان میں خون سے رنگین حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی کیوں نظر نہ آئی ایک عمل نہ کرنا دوسرا اس طرح کی باتیں کر کے خدا کے غضب کو دعوت دینا انہیں باتوں کی سزائیں تو اس دور کا مسلمان بھگت رہا ہے۔

Marfat.com

جب میں کہتا ہوں اے اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دیکھ

**حضرات گرامی** !شریعت مطہرہ نے داڑھی کی حد بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد رب ذوالجلال ہے شیطان نے کہا میں ان بندوں کو گمراہ کروں گا اور دنیاوی امیدوں میں پھنساؤں گا اور انہیں حکم کروں گا کہ جانوروں کے کان کاٹیں اور اللہ عزوجل کی پیدائش کو بگاڑیں۔

اس آیت کریمہ نے دلالت کے ساتھ داڑھی کی فضیلت وفرضیت کو بیان فرمایا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی پیدا کی ہوئی اشیاء کو بدلنے اور بگاڑنے میں عقلاً ونقلاً داڑھی منڈانا اور کترانا بھی شامل ہے۔ نقلاً تو اس طرح کہ مفسرین داڑھی منڈانے یا مٹھی سے کم کرنے کو تغیر خلق اللہ میں شامل کرتے ہیں چنانچہ تفسیر المعانی پارہ نمبر 5 صفحہ 150 پر لکھا ہے جو شیطانی کام ہیں ان میں داڑھی کو مٹھی سے کم کرنا بھی شامل ہے اسی طرح تفسیر نعیمی جلد 5 صفحہ 448 پر اور تفسیر حقانی اردو میں مرقوم ہے کہ داڑھی منڈانا یا کترانا (یعنی مٹھی سے کم کرنا) حرام اور شیطانی امر ہے بعض گمراہ قسم کے لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی کا شرع میں حکم ہی کوئی نہیں حالانکہ فرمان خداوندی ہے اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو (القرآن) اس آیت مبارکہ سے ساری امت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے اور اتباع کا حکم دیا گیا ہے جبکہ اتباع افعال ہی کی ہوتی ہے داڑھی مبارک رکھنا بھی ان افعال مقدسہ میں شامل ہے اس لئے اس میں بھی اتباع نبی کریم علیہ السلام شرط محبت ہے۔ اتباع کسی کی پیروی کو کہتے ہیں کہ بالکل اس کے نقش قدم پر چلنا نہ ذرہ آگے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں یاد رکھو اسلامی قانون کے مطابق ایک مٹھی داڑھی رکھنا سنت ہے اور ایک مٹھی کی وضاحت قرآن پاک

Marfat.com

کی آیت سے ملتی ہے حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے میرے ماں جائے میری داڑھی اور سر نہ پکڑ (القرآن) اور مٹھی سے وہی چیز پکڑی جاتی ہے جو مٹھی کے برابر ہو مٹھی سے کم چیز مٹھی میں نہیں آتی ثابت ہوا مٹھی سے کم داڑھی رکھنا سنت انبیاء علیہم السلام کے خلاف ہے۔ خود سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک ایک مٹھی تھی جیسا کہ فتاویٰ درمختار مطبوعہ کوئٹہ جلد نمبر 5 صفحہ 288 پر ہے کہ اَلسُّنَّۃَ فِیْھَا القبضته داڑھی میں سنت مٹھی بھر ہے درمختار اسی صفحہ پر ہے۔ بِحَرِّ مَ عَلَی الرجل قَطعَ لِحَیَۃ یعنی مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے۔

درمختار مطبوعہ کوئٹہ جلد دوم صفحہ 123 پر ہے،

اَلـلـحْیَۃ اِذا کَـانـتْ بَـقدر المسنون وَھُوَ القبضة وفرح فی النبایة بوجوب قَـطَعَ مَا ذَارعَلَی القبضة بالغم ومقتضا ہ الاء، بتر کہ اَلاَن یحصل الوجوب عَلَی الثبوت وَاَمَا الا خذ منھا وھی دون ذللی یفعلهٔ بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یجه احد واخذ کلھا فعل یھو د الھند ومجوس الاعاصم.

ایک مٹھی داڑھی بڑھانا سنت ہے اسے کم کرانا جیسا بہت سارے مغربی ممالک کے رہنے والوں اور مخنثوں کا طریقہ ہے اسے کسی نے جائز نہیں کہا اور پوری داڑھی ہی منڈا دینا یہ عجمیوں میں یہودیوں اور مجوسیوں کا عمل ہے۔

صحیح بخاری شریف کتاب اللباس میں ہے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ فرماتے تو اپنی داڑھی مبارک مٹھی سے ناپتے تھے جو بال مٹھی سے زیادہ ہوتے کاٹ دیتے۔ فتح الباری صفحہ 875 پر ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مبارک کو مٹھی سے پکڑتے اور جو زائد ہوتی کاٹ دیتے تھے۔

Marfat.com

**حضرات گرامی** !ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام داڑھیاں مٹھی پر بھر رکھتے تھے اگر مٹھی بھر نہ ہوتی تو مٹھی میں پکڑتے کیسے؟ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسنون داڑھی مٹھی بھر ہے یاد رہے کہ جتنا گناہ اور عذاب داڑھی منڈانے پر ہے اتنا ہی گناہ اور عذاب کترا کر مٹھی سے کم کرنے پر ہے چنانچہ ھدایہ جلد اول صفحہ 2 پر ہے کہ کوئی مسلمان داڑھی نہ کترائے اس لئے کہ داڑھی کترانا (اور ایک مٹھی سے چھوٹی کردینا) بھی منڈانے کی مثل ہے چنانچہ بخاری شریف کتاب اللباس صحیح مسلم کتاب اللباس والزینت ابو داؤد شریف جلد سوم صفحہ 272 نسائی شریف جلد سوم صفحہ 419 پر حدیث پاک ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ جبکہ آج کل کا مسلمان اس کے الٹ کرتا ہے، داڑھی منڈاتا ہے، مونچھیں بڑھاتا ہے۔

رہا یہ مسئلہ کہ مٹھی سے کم داڑھی رکھنے والے امام کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں تو اس کے متعلق امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 544 شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ فتاویٰ مظہریہ صفحہ 522 صدر الشریعہ علامہ امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمۃ فتاویٰ امجدیہ جلد اول صفحہ 115 عمدۃ المحققین مفتی حبیب اللہ بھاگلپوری علیہ الرحمۃ حبیب الفتاویٰ صفحہ 319 مفتی وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمۃ وقار الفتاویٰ جلد دوم صفحہ 176 پر حضرت علامہ مفتی جلال الدین صاحب امجدی فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ 216 حضور سیدی محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد علیہ الرحمۃ فتاویٰ محدث اعظم پاکستان صفحہ 62 اور حضرت علامہ مفتی غلام احمد صاحب سیالوی آستانہ عالیہ سیال شریف اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں کہ داڑھی منڈانے اور کترا کر حد

Marfat.com

شرع سے کم کرنے والا فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ ہے خواہ فرض نماز ہو یا تراو
کسی بھی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل کی وعید
وارد ہیں اور قرآن پاک میں اس پر لعنت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں ک
ساتھ اس کا حشر ہوگا کیونکہ شرعی داڑھی تھوڑی سے نیچے 4 انگل ہے (احکام شریعت)

دوستان عزیز مشکوۃ شریف کی حدیث ہے کہ جس نے میری سنت چھوڑی وہ گم
ہوگیا آپ ہی ذرا بنظر انصاف دیکھئے کہ لعنتی اور گمراہ شخص ہمارا امام کیسے ہوسکتا ہے علما
کرام فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی عزت احترام بھی نہ کی جائے فتاویٰ نعیمیہ جلد دو
صفحہ 114 پر ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اگر چہ وہ عالم وقت یا علامہ زماں یا پ
طریقت یا حافظ قرآن یا قاری بھی کیوں نہ ہو کیونکہ داڑھی کٹا کر مٹھی سے کم کرنے والا فاسق
وذلیل ہے اور ایسے شخص کو کوئی درجہ دینا حرام ہے۔ قارئین کرام یہ وعیدیں تو اس شخص کے
لئے ہیں جو صرف داڑھی کو چھوٹی رکھے اور جو اس خشخشی داڑھی کی وکالت کرے اس جھوٹ کو
سچ ثابت کرے (سیال شریف کے فتوے کے مطابق ایسا آدمی فاسق وفاجر اور جاہل ہے وہ
ہرگز امامت کے قابل نہیں) اور اپنی ہٹ دھرمی کی قینچی سے داڑھی جیسی عظیم سنت کو کاٹ
دے بزرگوں کے فرمان بھی کاٹ دے اسی پر اکتفا نہ کرے قرآنی آیات اور احادیث بھی
کاٹ دے ایسی باؤلی (ہلکی) قینچی سے خدا بچائے۔

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

حضور شیخ الاسلام خواجہ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص فرائض کی
ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ پیر ومرشد سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔

Marfat.com

# فضائل رمضان المبارک

یہ مقالہ دو قسطوں میں پہلے شائع ہو چکا ہے پہلی قسط نومبر 2002ء میں ماہنامہ نور العرفان لاہور اور دوسری نومبر 2004ء میں ماہنامہ انوار لاثانی میں شائع ہوئی جو کہ مزید اضافہ کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔

رمضان شریف اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے یہ بڑا مبارک مہینہ ہے حکیم الامت مولانا قبلہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جیسے ہفتے کے دنوں میں جمعہ افضل ہے ایسے ہی سال کے مہینوں میں رمضان افضل ہے۔

اس کے چار نام ہیں (۱) ماہِ رمضان (۲) ماہِ صبر (۳) ماہِ مواسات (۴) ماہِ وسعت رزق۔

رمضان اس لئے کہتے ہیں کہ گناہوں کو جلا دیتا ہے روزہ صبر ہے جس کی جزا رب ہے اس ماہ میں رکھا جاتا ہے اس لئے ماہِ صبر کہتے ہیں مواسات کے معنی ہیں بھلائی کرنا اس مہینہ میں سارے مسلمانوں سے خصوصاً اہل قرابت سے بھلائی کرنا زیادہ ثواب ہے اس لئے اسے ماہِ مواسات کہتے ہیں اس میں رزق کی فراخی ہوتی ہے غریب بھی نعمتیں کھا لیتے ہیں اس لئے اس کا نام ماہِ وسعت رزق ہے۔

## اس کے بے شمار فضائل ہیں۔

کعبہ مسلمانوں کو بلا کر دیتا ہے اور یہ آ کر رحمتیں لٹاتا ہے گویا وہ کنواں اور یہ دریا یا وہ دریا اور یہ بارش رمضان ایک بھٹی ہے جیسے بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر محبوب کے گلے کا ہار بنا دیتی ہے ایسے ہی رمضان گناہ گاروں کو پاک کرتا ہے اور نیک کاروں کے درجے بلند کرتا ہے مہینوں

Marfat.com

میں سے صرف رمضان شریف کا نام قرآن پاک میں لیا گیا ہے عورتوں میں سے صرف مریم علیہا السلام کا نام آیا ہے صحابہ میں سے صرف زید بن حارث رضی اللہ عنہ کا نام قرآن عظیم میں لیا گیا ہے رمضان شریف میں سحری اور افطاری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے یعنی افطار کرتے وقت اور سحری کھا کر یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصل نہیں۔

## حروف رمضان:

رمضان میں پانچ حروف ہیں۔ر،م،ض،ا،ن ۔ر، سے مراد رحمت الٰہی ۔م، سے مراد محبت الٰہی ۔ض، سے مراد ضمان الٰہی ۔الف سے مراد امان الٰہی ۔ن سے مراد نورِ الٰہی۔

رمضان شریف میں پانچ عبادتیں خصوصی ہیں۔ (۱)روزہ، (۲)تراویح، (۳) تلاوت قرآن مجید، (۴)اعتکاف، (۵)شب قدر کی عبادت، جو کوئی صدق دل سے یہ پانچ عبادتیں کرے وہ پانچ انعامات کا مستحق ہے۔(تفسیر نعیمی جلد دوم)

## قیامت کا غم:

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ رمضان کے آنے سے خوش ہونے والے کو اللہ عزوجل قیامت کے غم سے بچائے گا۔(انیس الواعظین صفحہ 48)

ایک حدیث پاک میں آیا ہے جو شخص اس مہینہ میں گناہوں سے باز رہے گا اللہ کریم اس کے سارے سال کے گناہ بخش دے گا۔(انیس الواعظین صفحہ 49)

## دریا بہا دینے ہیں:

حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی رمضان شریف میں کسی مسکین کو صدقہ دے گا تو اس کے لئے اتنا ثواب ہے گویا کہ اس نے دنیا کی تمام چیزیں صدقہ میں دیں اور جو کوئی رمضان میں ایک رکعت نماز پڑھے گا اس کو اس قدر ثواب ملے

Marfat.com

جو غیر رمضان میں 2 لاکھ رکعت پڑھنے سے ملتا ہے جو کوئی رمضان میں ایک مرتبہ
ان اللہ کہے اس کو اس قدر ثواب ملے گا جو غیر رمضان میں ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے سے
اہے جو رمضان شریف میں مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اسے دو لاکھ درود
یف کا ثواب ملتا ہے اور جو کوئی رمضان میں کسی ننگے یعنی غریب کو کپڑا پہنائے گا تو
مت میں تمام مخلوق کے سامنے اس کو جنتی لباس پہنائے جائیں گے جو کوئی بھوکے کو
مانا کھلائے گا سحری یا افطاری کے وقت یا روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا تو اس کو اس
ں کے برابر ثواب ملے گا جس نے غیر رمضان میں پوری زمین کے برابر سونا خیرات
یا ہو۔(انیس الواعظین صفحہ 50)

**ور کا براق:** مالک ارض وسما صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے رمضان میں
ہنہ پا (ننگے پاؤں والے) کو جوتا دیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو نور کا براق عطا
مائے گا جس پر سوار ہو کر وہ چمکتی بجلی کی طرح پل صراط سے گزرے گا ایک مقام پر سرکار
لی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی رمضان میں روزہ دار کو (بوقت افطاری) پانی پلائے گا
وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا کہ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے
بحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم گھر پر ہے یا سفر میں یا
ں جگہ جہاں پانی نہ ملتا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حکم عام ہے اگر چہ نہر کے
کنارے پر ہی پانی پلا دے۔

**مضان کا چاند:** احمد مختار مدنی تاجدار شفیع روز شمار حبیب کردگار نبیوں کے سردار
لی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب رمضان شریف کا چاند نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل امین
علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ حورانِ بہشت کو زینت کا حکم دو اور اعلان کر دو کہ اے اہلِ آسمان

Marfat.com

اور اہل زمین ہوشیار ہو جاؤ کہ یہ رمضان کا چاند ہے جو اس کی تعظیم کرے گا بخشا جا
سلطان الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کا فرمان معظم نشان ہے کہ جو بندہ مومن رمضان کا چاند د
کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہے پھر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مہ
بھر آنکھوں کی مرض سے محفوظ رکھتا ہے اور جو آدمی رمضان کا چاند دیکھ کر تین بار الحمـ
للّٰہ الذی خلقنا وقدر لک ومنازل وجعلک ایۃ للعلمین پڑھتا ہے تو اللہ تع
فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے اے فرشتو! گواہ رہو میں نے اس بندے کو دوزخ
آزاد کر دیا ہے۔ (نزہۃ المجالس صفحہ 139 جلد اول)

## رمضان المبارک کے اہم واقعات:

یکم رمضان کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تین رمضان شریف
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحائف نازل ہوئے۔ چار رمضان کو حضرت موسیٰ علیہ السلا
پر تورات نازل ہوئی، تیرہ رمضان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی اٹھا
رمضان کو حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی۔

ستائیس رمضان کو آقا کریم رؤف الرحیم علیہ السلام پر قرآن مجید کا نزول ہ
سترہ رمضان کو جنگ بدر ہوئی جس میں اہل اسلام کو عظیم فتح نصیب ہوئی سترہ رمضان
ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا تی
رمضان کو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا دس رمضان کو سیدہ خدیجہ الکبریٰ
وصال ہوا پچیس رمضان کو سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا اکیس رمضان کو مو
علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تین رمضان کو ام حسن سیدہ کونین حضر
فاطمہ سلام علیہا کا وصال ہوا۔ ستائیس رمضان المبارک کو ہی ہمیں پاکستان ملا۔

Marfat.com

سلطان زماں حضرت ماہ رمضان ہے
کیا شان ہے کیا شوکت ماہ رمضان ہے
قرآن کا نزول اسی میں اس میں ہے شب قدر
کیا مرتبہ کیا عزت ماہ رمضان ہے

## رمضان کے صدقے گناہ معاف:

جس طرح حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو اپنے بارہ بیٹوں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام زیادہ محبوب تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو بارہ مہینوں میں سے یہ رمضان کا مہینہ زیادہ محبوب ہے جس طرح اس رحیم وکریم نے یوسف علیہ السلام کی صدقے باقی گیارہ بھائیوں کی مغفرت فرمائی اس طرح رمضان شریف کی برکت سے باقی گیارہ مہینوں میں کیئے گئے گناہ بھی معاف فرمائے گا (نزھۃ المجالس جلد اول صفحہ 325)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رمضان سے مہینوں اور قرآن سے کتابوں کو زینت دی ہے۔

## دوزخ سے آزادی:

ایک حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ہزار گناہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے ہے دوسری حدیث پاک میں ہے رمضان کی ہر جمعہ کی شب میں چھ لاکھ گناہ گاروں کو دوزخ سے رہائی دیتا ہے۔

## عرش کے سائے:

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ حبیب خدا شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ صدر العلیٰ نور الھدیٰ کھف الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان میں کسی مجلس ذکر میں حاضری دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور بروز قیامت وہ شخص عرش کے سائے میں ہوگا اور جو کوئی رمضان شریف میں ساری نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اللہ رب العزت اس کی ہر رکعت کے بدلے میں نور کا ایک شہر عطا فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہِ رحمت فرمائے گا اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذمہ دار ہوں۔ بقول شاعر

جنہاں میرے آقا نال لائیاں یاریاں
آمنہ دے لال چائیاں ذمہ واریاں

## دس لاکھ درجے بلند:

جو کوئی ماہِ رمضان میں کسی مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے (بشرطیکہ جائز ہو) اللہ پاک اس کی لاکھ حاجتیں پوری کرتا ہے جو اس ماہِ مبارک میں کسی بچے دار فقیر کو خیرات دیتا ہے ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹاتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے (نزہۃ المجالس)

## چراغ کے بدلے قبر میں نور:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی مسجد میں چراغ روشن کیا تو اس کی قبر میں اس کیلئے نور ہوگا اور اس کیلئے اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کا ثواب لکھا جائے گا اور فرشتے اس کیلئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ چراغ مسجد میں رہے گا عرش کو اٹھانے والے فرشتے اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔

(درۃ الناصحین جلد اول صفحہ 27)

Marfat.com

**استقبال رمضان**: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کو رمضان شریف کے شروع سے سال کے آخر تک سجایا جاتا ہے اور پھر رمضان کا جب پہلا دن ہوتا ہے تو جنت کے برگ وبار سے ایک خوشبودار ہوا چلتی ہے تو حوریں بارگاہ صمدیت میں عرض کرتی ہیں۔

**ترجمہ**: یارب اپنے ان بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ (مشکوۃ شریف جلد تین صفحہ 167)

صاحب تاج والمعراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب رمضان شریف کی پہلی رات آتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ 466، ترمذی صفحہ 378، بخاری صفحہ 290۔ مسلم جلد 3 صفحہ 38، نسائی شریف صفحہ 5)

مشکوۃ المصابیح میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں کہ اے بھلائی کے طلبگار میری طرف آ اور برائی کرنے والے برائی سے باز آ۔ اس رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح صفحہ 136)

**اے غافل مسلمانو**! ذرا اپنے رب کی رحمتوں کا اندازہ تو کرو جس ماہ کی پہلی رات اتنی رحمتوں، برکتوں، بخششوں، مغفرتوں، نجاتوں کی حامل ہے کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں رحمتوں کے دریا بہا دیئے جاتے ہیں۔ شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ مغفرتوں کے پروانے دیئے جاتے ہیں

Marfat.com

دوزخ سے اہل ایمان بچائے جاتے ہیں جنت کی طرف بلائے جاتے ہیں جس مہینے کی پہلی رات میں ہمارے لئے بخشش کے اتنے بہانے ہیں اس پورے مہینے کی برکتوں کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ نزھۃ المجالس جلد اول صفحہ 323 پر ہے جو شخص رمضان کی پہلی رات میں سورۃ فتح پڑھ لیتا ہے وہ پورا سال محفوظ ہوجاتا ہے۔

## ایک لاکھ رمضان کا ثواب:

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے مکۃ المکرمہ میں رمضان پایا اور روزے رکھے اور رات کو عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھتا ہے اور روزانہ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں ایک گھوڑا دینے کا ثواب لکھے گا۔ اور ہر دن اور رات کو ایک ایک نیکی کا ثواب ملے گا۔ (ابن ماجہ جلد دوم صفحہ 262)

سبحان اللہ! جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر ولادت مکہ پاک کی عظمت کے کیا کہنے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مکہ کے معنی ہیں چوس لینا یا خشک کر دینا چونکہ یہ شہر محبت وعقیدت سے آنے والوں کے گناہ چوس لیتا ہے نامہ اعمال سے گناہوں کی میل کچیل صاف کردیتا ہے اس لئے اس کو مکہ کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی جلد چہارم صفحہ 29)

حضرت سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ نے ایک انصاری عورت سے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آجائے تو اس میں عمرہ کرلیا کر کیونکہ رمضان شریف میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

**تاج وقار:** نزھۃ المجالس جلد اول صفحہ 323 پر ہے کہ قیامت کے دن رمضان کا مہینہ ایک صورت میں آئے گا اور خدائے پاک کے سامنے سجدہ کرے گا تب اس سے کہا جائے گا

Marfat.com

ں نے تیرا حق پہچانا اس کا ہاتھ پکڑ لے وہ روزہ داروں کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے دربار
کھڑا ہو جائے گا اس سے پوچھا جائے گا تو کیا چاہتا ہے رمضان کہے گا یا اللہ انہیں عزت
تاج پہنا جنہوں نے میری عزت کی چنانچہ رمضان کی شفاعت پر روزہ داروں کو عزت کا
ج پہنایا جائے گا روایت کے الفاظ میں ہے کہ جو اس سے زیادہ روزہ داروں کی عزت کی
ئے گی خدا ہی جانتا ہے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ
کیا خوب فرمایا ہے کہ

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

**نور:** اللہ جل شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب
السلام کی امت کو دو نور عطا کئے ہیں تا کہ وہ دو اندھیروں کی تکلیف سے محفوظ رہیں کلیم
علیہ السلام نے عرض کی مولیٰ وہ کون سے دو نور ہیں؟ ارشاد ہوا ایک رمضان کا نور ہے
را قرآن کا نور ہے۔ مولوی تھانوی لکھتے ہیں۔

نبی خود نور قرآن ملا نو
یہ دونوں مل کر ہو گئے نُورٌ علیٰ نور

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی مولیٰ وہ دو اندھیرے کون سے ہیں؟
ـاد ہوا ایک قبر کا اندھیرہ اور دوسرا قیامت کا اندھیرا۔

(انیس الواعظین صفحہ 48 درۃ الناصحین صفحہ 15)

مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی قرآن پڑھ کر عمل کرتا رہے گا اور روزہ
رر مضان کی قدر کرتا رہے گا اس کی قبر بھی روشن رہے گی اس کا حشر بھی روشن ہوگا۔

Marfat.com

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا تیرے سجدے سے سیما نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

## کعبہ دعا کرتا ہے:

امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء فرماتے ہیں جب میرا امتی ماہ رمضان میں بیدار ہو
ہے اور لیٹے لیٹے کروٹیں بدلتا ہے تو ایک فرشتہ اسے کہتا ہے اٹھ رحمٰن تجھ پر رحم کرے اور جب
وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بستر اسکے لئے دعا کرتا ہے اے اللہ اس کو جنت کا اعلیٰ بستر عطا فر
جب وہ لباس پہنتا ہے لباس اس کیلئے دعا کرتا ہے یا اللہ اس کو جنت کا لباس عطا فرما
جب وہ جوتے پہنتا ہے جوتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو پل صراط پر ثابت قد
رکھ جب وہ امتی پانی کیلئے برتن اٹھاتا ہے وہ اس کیلئے دعا کرتا ہے یا اللہ اس کو جنت کا بر
عطا فرما جب وضو کرتا ہے تو پانی دعا کرتا ہے اللہ اس کی خطاؤں کو معاف فرما جب نماز کیلئے
کھڑا ہوتا ہے تو کعبہ شریف دعا کرتا ہے کہ اے رحیم و کریم اس کی قبر کو روشن اور کشادہ فر
اور یا اللہ اس کی طرف سے نظر رحمت فرما تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے جو تو جا
دعا مانگے گا میں قبول کروں گا اور جو کچھ مانگنا ہے مانگ لے اس مہینے میں میرا دریا
رحمت و بخشش موجزن ہے۔ (درۃ الناصحین 18)

**چار چہرے**: صاحب نزہۃ المجالس فرماتے ہیں کہ خالق کائنات نے ایک فرشتہ پیدا
فرمایا ہے جس کے چار چہرے اور ایک چہرے سے دوسرے چہرے تک چار ہزار سال
فاصلہ ہے ایک چہرے سے معبود برحق کے سامنے سجدہ کرتا ہے دوسرے سے عرش کی طرف

Marfat.com

دیکھتا اور دعا کرتا ہے۔ یا اللہ امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزہ داروں کی مغفرت فرما اور تیسرے چہرے سے جنت کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے اے جنت جو تجھ میں داخل ہوا۔ اس کیلئے سلامتی ہے، چوتھے چہرے سے جہنم کی طرف دیکھتا ہے کہتا ہے، اے قہر و غضب کی جا جو تجھ میں داخل ہوا اس کیلئے تباہی۔ (نزہۃ المجالس 327)

## عذاب قبر سے امان:

حضرت علامہ ابوبکر بن محمد القریشی رحمۃ اللہ علیہ محدثین کرام علیہم الرضوان کا قول نقل فرماتے ہیں کہ جو مومن اس مبارک مہینے میں انتقال کرتا ہے وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے گویا اس کیلئے دوزخ کے دروازے بند ہیں اور کوئی بد مذہب کافر مرتا ہے تو سیدھا دوزخ میں جاتا ہے گویا اس کیلئے دوزخ کے دروازے کھلے ہیں۔ (انیس الواعظین صفحہ 48)

عزیزان گرامی! كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت مرنا تو ہے ہی لیکن اس مبارک مہینہ میں مرنا بھی اہل ایمان کیلئے نعمت خداوندی ہے۔

## رمضان کا احترام کرنے والا بخشا گیا:

شہر بخارا میں ایک مجوسی رہتا تھا وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا اس کے بیٹے نے کوئی چیز کھانی شروع کی تو مجوسی نے جب دیکھا تو اپنے بیٹے کو زوردار طمانچہ مارا اور زبردست ڈانٹ کر کہا تجھے رمضان شریف کے مہینے میں سرعام کھاتے شرم نہیں آتی لڑکے نے کہا ابا جان آپ بھی تو رمضان میں کھاتے پیتے ہیں باپ نے کہا بیٹا ٹھیک ہے میں کھاتا پیتا ہوں مگر اپنے گھر کے اندر کھاتا پیتا ہوں مسلمانوں کے سامنے سرِ بازار تو نہیں کھاتا پیتا۔ بے شک یہ مہینہ مسلمانوں کیلئے عزت والا ہے لیکن میں بھی اس کی بے حرمتی تو نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا کسی نے خواب میں اسے

Marfat.com

جنت میں ٹہلتے دیکھا تو اس نے حیران ہو کر پوچھا تو، تو مجوسی تھا جنت میں کیسے آ گیا؟ وہ کہنے لگا واقعی میں مجوسی تھا لیکن جب موت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے احترام رمضان کے بدلے میں مجھے ایمان کی دولت سے نوازا اور مرنے کے بعد جنت سے سرفراز فرمایا۔

(نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ 580)

**محترم اسلامی بھائیو** ! رمضان شریف کی تعظیم کے سبب ایک مجوسی کو اللہ تعالیٰ نے ایمان اور جنت کی ابدی نعمتوں سے نواز دیا اس واقعہ سے ہمارے ان غافل مسلمانوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہیے جو مسلمان ہونے کے باوجود رمضان شریف کا احترام نہیں کرتے اول تو وہ روزہ ہی نہیں رکھتے اور پھر چوری اور سینہ زوری یوں کہ لوگوں کے سامنے حقہ سگرٹ وغیرہ کے کش لگاتے ہیں بعض تو اتنے بے مروت ہوتے ہیں سر عام پانی پیتے کھانا کھاتے شرماتے نہیں نہ جانے ان کی غیرت ایمانی اتنی ٹھنڈی کیوں ہو گئی ہے اسی لئے شاعر مشرق نے درد بھرے لہجے میں کہا تھا۔

تم ہو صورت میں نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی افغان بھی ہو
کچھ بھی ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

## رمضان کی بے حرمتی کرنے کی سزا:

ایک بار داماد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شوہر بتول باب العلم والحکمۃ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم زیارت قبور کیلئے قبرستان تشریف لے گئے وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی آپ کو اس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی چنانچہ بارگاہ ربوبیت میں

Marfat.com

عرض کی یا اللہ عزوجل اس میت کے حالات مجھ پر ظاہر فرما فوراً آپکی التجا قبول ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے آپکے اور اس مردے کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اٹھا دیئے گئے ایک ہیبت ناک منظر سامنے تھا کہ مردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو رو کر عرض کر رہا ہے یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَا حَرِيْقٌ فِي النَّار. اَنَا غَرِيْقٌ فِي النار میرے حال پر رحم فرمایئے اور اللہ تعالیٰ سے مجھ بے کس کی سفارش فرما کر مجھے اس عذاب الیم سے نجات دلایئے قبر کے دہشتناک منظر، مردے کی چیخ و پکار اور دردناک عذاب نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے قرار کر دیا آپ نے رحیم و کریم پروردگار کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور میت کی مغفرت کے لیے درخواست پیش کی غیب سے آواز آئی۔

اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اس کی سفارش نہ فرمائیں۔ یا اللہ عزوجل کیوں فرمایا اس لیے کہ یہ بدنصیب روزہ رکھنے کے باوجود رمضان المبارک کی بے حرمتی کرتا تھا رمضان میں بھی گناہوں سے نہیں رکتا تھا روزہ تو رکھتا تھا مگر پھر بھی راتوں کو گناہوں میں مبتلا رہتا تھا جیسے آج کل نوجوان طبقہ ٹی وی۔ وی سی آر۔ ڈش فلمیں ڈرامے دیکھتے رات بسر کرتے ہیں کعبہ کے گوہر فاطمہ کے شوہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر اور بھی پریشان ہو گئے اور سجدے میں گر کے، رو رو کر عرض کرنے لگے یا اللہ عزوجل میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے اس بندے نے بڑی امید کے ساتھ مجھے پکارا ہے میرے مولا مجھے اس کے آگے رسوا نہ کر اس پر رحم فرما آخر اس رحیم و کریم کو رحم آ ہی گیا اور اس کی رحمت کا دریا جوش میں آ گیا اور آواز آئی اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم نے تیری دعا کے سبب اس کو بخش دیا اس مردے سے عذاب اٹھا لیا گیا گویا اس کی قبر جو جہنم کا گڑھا تھی جنت کا باغ بن گئی۔ (انیس الواعظین مطبوعہ لاہور صفحہ 98)

اس لیے تو شاعر مشرق درویش لاہوری نے فرمایا تھا۔

Marfat.com

بانوئے آں تاجدار ھل اَتیٰ
مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا

لوگ کہتے ہیں جی علی مشکل کشا نہیں جو یہ عقیدہ رکھے وہ مشرک ہے عزیزان محترم اگر مولیٰ کائنات کو مشکل کشا کہنا شرک ہوتا تو اقبال جیسا دانا آدمی کبھی یہ غلطی نہ کرتا بات چل نکلی ہے تو چند حوالہ جات پیش کرتا ہوں شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد ٹانڈوی اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی کو مشکل کشا کہنا نہ معلوم کس وجہ سے لوگوں کی طبیعت کو ناگوار ہوتا ہے زمانہ سابق میں لفظ (مشکل کشا) حضرت علی کا لقب تھا۔ (فتاوی شیخ الاسلام مطبوعہ لاہور صفحہ 165)

اور مولوی یوسف لدھیانوی دیوبندی اپنی کتاب ''آپ کے مسائل اوران کا حل'' مطبوعہ کراچی جلد 8 صفحہ 274 پر لکھتے ہیں مشکل کشا کے معنی ہیں مشکل کو حل کرنے والے اور یہ لقب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا۔ دیوبندی مولویوں کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اپنی کتاب ''کلیات امدادیہ'' مطبوعہ کراچی صفحہ نمبر 103 پر مولوی حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی اپنی کتاب سلاسل طیبہ صفحہ 14 پر۔ اور مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب تعلیم الدین مطبوعہ کراچی صفحہ 171 پر مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہادی عالم مشکل کشا لکھتا ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب کلیات امدادیہ مطبوعہ کراچی صفحہ 91 پر حضور علیہ اسلام کے بارے لکھتے ہیں۔

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

Marfat.com

مولوی عاشق الٰہی دیوبندی اپنی کتاب تذکرۃ الرشید مطبوعہ لاہور جلد دوم صفحہ 215 پر ایک سائل کے بارے لکھتے ہیں کہ تم گنگوہ میں مولوی رشید احمد کے پاس جاؤ تمہاری مشکل کشائی مولوی رشید احمد کی دعا پر موقوف ہے اگر حضرت علی کو مشکل کشا کہنا شرک ہے تو جن صحابہ نے بقول یوسف لدھیانوی کے حضرت علی کو مشکل کشا کہہ کر پکارا اور جن دیوبندی علماء نے واضح طور پر مولیٰ کائنات کو مشکل کشا لکھا۔ اور سمجھا ہے وہ سب اس بات کے مستحق ہیں کہ ان پر کفر وشرک کا فتویٰ لگایا جائے اور ان کی کتابوں کو نذر آتش کرنے کے حکم صادر کیے جائیں بڑے افسوس کی بات ہے کہ جرم ایک ہوا اور اس کی سزائیں علیحدہ علیحدہ ہوں اگر یہ عقیدہ شرک نہیں تو ہم سُنی بقول آپ کے مشرک کیوں ہیں۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا، پہچان کر

ہاں تو قارئین! بات بہت دور چلی گئی مذکورہ بالا حکایت کو بار بار پڑھو اور خوف خداوندی سے کانپ اٹھو گھبرا کر اس کی بارگاہ بے کس پناہ میں سچی توبہ کر لو اس لرزہ خیز حکایت سے عبرت حاصل کرو افسوس صد افسوس کئی بار دیکھا جاتا ہے کہ رمضان شریف کی کئی مبارک راتوں میں کئی نوجوان کرکٹ، فٹ بال اور آتش بازی وغیرہ کھیل کھیلتے ہیں خوب شور مچاتے ہیں یہ بد بخت لوگ تو عبادت سے محروم رہتے ہی ہیں مگر دوسروں کے لیے بھی بے حد پریشانی کا باعث بنتے ہیں نہ تو خود عبادت کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو یکسوئی کے ساتھ عبادت کرنے دیتے ہیں دوستو! رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کو ہرگز ہرگز اس طرح برباد نہ کریں کافی ایسے نادان بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر ان بچاروں کا وقت نہیں گزرتا لہٰذا رمضان شریف کو ایک طرف کر کے حرام اور ناجائز کا

Marfat.com

موں کا سہارا لے کر وقت گزارتے ہیں۔

اے جنت کے طلبگارو۔ان رمضان کے مقدس لمحات کو اس طرح فضولیات میں برباد کرنے سے بچاؤ زندگی مختصر ہے۔اس کو موت سے پہلے غنیمت جانو اللہ عزوجل توفیق رفیق عطا فرمائیں۔تو دین کا علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کو ترجیح دیں تاش بلئیرڈ اور فلمی گانوں کی بجائے ذکرواذکار درودوسلام میں اپنا قیمتی وقت گزاریں۔

## رمضان کے ختم ہونے کا غم:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رمضان المبارک کی آخری رات ہوتی ہے زمین و آسمان اور فرشتے میری امت کے مصائب پر روتے ہیں۔عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ کونسی مصیبت ہے۔آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مصیبت رمضان المبارک کا چلے جانا ہے کیونکہ اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔صدقات قبول ہوتے ہیں، نیکیوں کو بڑھادیا جاتا ہے اور عذاب دور کیا جاتا ہے۔پس رمضان المبارک کے جانے سے بڑھ کر کونسی مصیبت ہوگی۔زمین و آسمان ہماری وجہ سے روتے ہیں۔ہم اس رونے اور افسوس کے زیادہ حقدار ہیں۔ (درۃ الناصحین جلد اوّل صفحہ 34)

## نیکیاں لکھو برائیاں نہ لکھو:

حضور جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ رمضان المبارک میں میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کی نیکیاں لکھو اور برائیاں نہ لکھو کیونکہ گناہ میں نے رمضان المبارک کے صدقے معاف کردیئے۔(ایضاً)

Marfat.com

## روزے کی تعریف اور مقصد:

یَآ یُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o اے ایمان والوتم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ انسان عبادت کی نیت سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور عمل زوجیت سے رُکا رہے۔ اسے شریعت میں روزہ کہتے ہیں۔

روزے 2 ہجری میں مدینہ پاک میں فرض ہوئے پہلی امتوں پر بھی روزے فرض تھے۔ گوان کی تعداد اور کیفیت الگ تھی۔ روزے کا مقصد اعلیٰ اور اس سخت ریاضت کا پھل یہ ہے کہ تم متقی اور پاکباز بن جاؤ۔ روزے کا مقصد صرف یہ نہیں کہ ان تینوں باتوں سے پرہیز کرو بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ تمام اخلاق رذیلہ اور اعمال بد سے انسان مکمل طور پر رک جائے تم پیاس سے تڑپ رہے تو تم بھوک سے بیتاب ہو رہے ہو۔ تمہیں کوئی دیکھ بھی نہیں رہا۔ فریزر میں ٹھنڈا پانی موجود ہے اور لذیذ کھانا پاس رکھا ہوا ہے لیکن ہاتھ بڑھانا تو کجا آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے اسکی وجہ صرف یہی ہے نا کہ ہمارے رب کا حکم ہے تو جب حلال چیزیں اپنے رب کے حکم سے تم نے چھوڑ دیں۔ تو وہ چیزیں جن کو تمہارے رب نے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام کر دیا مثلاً چوری، رشوت، بددیانتی، جھوٹ، زنا، شراب، جوا اور ظلم وہ کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ مہینہ بھر کی اس مشقت کا مقصد یہی ہے کہ سال کے باقی گیارہ ماہ بھی اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرتے ہوئے یوں ہی گزار دو۔

## روزے کی فضیلت و اہمیت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے (خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے احکام و

Marfat.com

فرامین کی بجا آوری کے جذبہ کے تحت اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے نیز اس کے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے) رمضان کا روزہ رکھا ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مشکوۃ کتاب الصوم)

## رمضان اور قرآن:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان اور قرآن دونوں (قیامت کے دن) بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب بے شک میں نے اس بندے کو کھانے اور شہوت کی چیزوں سے دن کو روکے رکھا۔ تو میری شفاعت اس (روزہ دار) کے حق میں قبول فرما۔ قرآن پاک کہے گا میں نے اسے رات کو نیند سے روکا۔ میری شفاعت بھی اس کے حق میں قبول فرما۔ اور دونوں کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ (مشکوۃ کتاب الصوم تیسری فصل)

اس حدیث پاک کے ماتحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں کہ روزہ رکھنے والے، تراویح پڑھنے والے گنہگار بندے کی تو معافی کی سفارش کریں گے اور بے گناہ بندے کی بلندی درجات کی۔ لہٰذا قرآن و رمضان کی شفاعت سے سارے ہی مومن فائدہ اٹھائیں گے۔ چونکہ قرآن حکیم رمضان المبارک میں آیا ہے۔ اور رمضان میں ہی اس کی تلاوت زیادہ ہوتی ہے اور دن میں روزہ رات کو تراویح میں قرآن کی تلاوت ہوتی ہے اسی لئے ان دونوں کو جمع فرمایا گیا۔ (مرآت جلد سوم صفحہ 139)

**دوزخ سے دوری**: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت پر دور کر دیتا ہے، (مشکوۃ کتاب الصوم)

Marfat.com

یعنی بندہ مومن اگر فقط رضائے الٰہی کیلئے ایک روزہ رکھے اور اللہ تعالیٰ قبول کرے تو دوزخ میں جانا تو کیا وہ دوزخ کے قریب بھی نہ ہوگا۔ اور وہاں کی ہوا بھی نہ پائے گا۔

حضرت ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے اللہ تعالیٰ کی (رضا کیلئے) راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور آتش دوزخ کے درمیان اتنے بڑے فاصلے کی خندق ڈال دیتا ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (مشکوۃ کتاب الصوم)

خندق سے اس جانب اشارہ کیا گیا کہ انشاء اللہ عزوجل اس تک آگ تو کیا آگ کی تپش بھی پہنچ نہ سکے گی۔ جیسے لمبی چوڑی خندق پھلانگ کر دشمن نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اتنا دور کر دیتا ہے جتنا اڑنے والے کوّے کا دور فاصلہ ہوتا ہے۔ اور وہ اتنی دیر اڑتا رہے کہ بچہ ہونے کے وقت اڑا تھا اور موت تک اڑتا رہے۔ (مشکوۃ کتاب الصوم)

اس حدیث شریف کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ کوے کی طبعی عمر ایک ہزار سال ہے اور یہ بہت تیز اڑتا ہے۔ یہاں دوزخ سے انتہائی دوری بتانے کیلئے بطور تمثیل ارشاد ہوا کہ کوے کا بچہ اگر پیدا ہوتے ہی اڑنا شروع کر دے اور مرتے دم تک یعنی ایک ہزار سال برابر اڑتا رہے تو اندازہ لگالو کہ گھونسلے سے کتنی دور چلا جائے گا۔ رب تعالیٰ روزے دار کو دوزخ سے اتنا دور رکھے گا رب تعالیٰ کی عطائیں ہمارے وہم وگمان سے وراء ہیں۔ (مرآت جلد سوم صفحہ 197)

حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے نفلی

Marfat.com

روزے رکھے اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا کیلئے تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس پر دوزخ کی آگ ٹھنڈی رکھے گا۔ یہ نفلی روزوں کا اجر ہے رمضان شریف کے روزوں کا کتنا اجر ہوگا۔

**عجیب گنہگار**: جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک خطا کار کو دوزخ میں ڈالا جائیگا لیکن آگ اس سے دور بھاگے گی حضرت مالک آگ سے دریافت کرے گا تو اسے پکڑنے کی بجائے بھاگ رہی ہے کیا معاملہ ہے۔ آگ کہے گی میں اسے کیوں پکڑوں (جلاؤں) اس کے منہ سے روزے کی خوشبو آتی ہے دوزخ کا فرشتہ اس گنہگار سے پوچھے گا کیا تو روزے کی حالت میں فوت ہوا تھا وہ کہے گا ہاں۔ (انیس الواعظین صفحہ 88)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان میں ایک دن بھی روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے چھ چیزیں عنائت فرماتا ہے۔

1......اس کے جسم میں حرام کھانے سے جو گوشت پیدا ہوتا ہے وہ گل جاتا ہے۔

2......رحمت الٰہی سے قریب ہو جاتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

3......اس کے اعمال نامہ میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

4......قیامت کے دن بھوک اور پیاس سے محفوظ رہے گا۔

5......اس پر عذاب آسان (کم) ہو جائے گا۔

6......اسے جنت میں بزرگی عطا ہوگی۔ (تذکرۃ الواعظین، صفحہ 584)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْ

Marfat.com

یعنی ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

## روزہ دار کا سونا بھی عبادت:

مکی مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزے دار کا سونا بھی عبادت ہے اس کے سانس تسبیح (شمار ہوتے ہیں) اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے اعمال کا ثواب دوگنا زیادہ ہوگا۔ (انیس الواعظین صفحہ 87)

**روزہ کی جزا**: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حدیث قدسی ہے کہ اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی روزہ بالخصوص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی خصوصی جزا دوں گا۔ (مسلم کتاب الصیام بخاری کتاب الصیام مشکوٰۃ کتاب الصوم)

اس حدیث پاک کے تحت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں یعنی جس کو جزا دینی چاہتا ہوں اور جتنی دینا چاہتا ہوں حد و شمار سے زیادہ کیونکہ روزہ خالص میرے لئے ہی ہوتا ہے اگرچہ ہر چیز اور تمام عبادتیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے ہی ہوتی ہے مگر روزے کو ان سب میں خصوصیت حاصل ہے اور روزے کو خاص عزت اور بزرگی عطا فرمائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ ایسی عبادت ہے جو ریاء سے دور اور لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتی ہے (لمعات) فقیہ اعظم مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہے روزہ ایسی عبادت ہے جس میں کوئی ایسا فعل نہیں جس کی وجہ سے لوگ اس پر مطلع ہوں پھر تنہائی میں بہت سے ایسے مواقع ملتے ہیں کہ اگر آدمی کھا پی لے تو کسی کو خبر نہ ہوگی اس لئے بہ نسبت اور عبادتوں کے روزے میں ریا کے شائبہ کا دخل نہیں بندہ روزہ رکھتا ہے تو خاص اللہ کی رضا کے لئے رکھتا ہے اسی لئے فرمایا روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔ بادشاہ جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو اپنی شان کے مطابق دیتا ہے وہ بھی جب کسی پسندیدہ کام پر

Marfat.com

خوش ہو کر دیتا ہے تو پھر اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔(نزہۃ القاری جلد سوم 2840)

اس حدیث پاک کو کچھ اس طریقہ سے بھی سمجھ لیتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا، نماز کا اجر فرشتے دیں گے، حج کا اجر فرشتے دیں گے، زکوٰۃ کا اجر فرشتے دیں گے۔ جہاد کا اجر فرشتے دیں گے۔ شہادت کا اجر فرشتے دیں گے، سخاوت کا اجر فرشتے دیں گے والدین کی خدمت کا اجر فرشتے دیں گے لیکن جب روزے دار کی باری آئے گی قدرت کی آواز آئے گی اے فرشتو درمیان سے ہٹ جاؤ اس نے روزہ میرے لئے رکھا تھا اس کا اجر بھی میں ہی دوں گا اور اس لئے بھی کہ دوسرے عابد ہیں یہ عاشق ہیں۔

## فرشتوں کی استغفار:

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ دار بندے کے سامنے جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس روزہ دار کیلئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والے کھانے سے فارغ ہوں۔(مشکوۃ کتاب الصوم)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے شک روزہ دار کی ہڈیاں بھی تسبیح کرتی ہیں اور جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے اس کیلئے فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔(مشکوۃ)

واقعی اس وقت روزہ دار کی ہر ہڈی و جوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح کرتی ہے جس کا روزہ دار کو پتہ نہیں ہوتا مگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنتے ہیں۔ یہ تسبیح اگرچہ بغیر اختیار ہے مگر اس پر ثواب بے شمار ہے جب سبزہ کی تسبیح سے میت کو فائدہ پہنچ جاتا ہے تو ان کی ہڈیوں کی تسبیح سے

Marfat.com

ور روزہ دار بلکہ اس کے پاس بیٹھنے والے کو بھی ثواب ملے گا۔(مرآت جلد سوم صفحہ 202)

## روزہ دار کو دو خوشیاں:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسرے خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

(بخاری کتاب الصیام، مشکوٰۃ کتاب الصوم)

اس فرحت افزا فرمان کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ پہلی خوشی یا تو اس وجہ سے ہے کہ بھوکا اور پیاسا رہنے کے بعد جب بندہ روزہ افطار کرتا ہے تو سیر و سیرابی کے ساتھ اس کی طبیعت میں مسرور و سرور کی لہر اٹھی ہے پھر اس کے ساتھ نورانیت عبادت اور شکر بھی ملتا ہے چنانچہ کہا گیا ہے ٹھنڈے اور میٹھے پانی سے دل کے اندر سے شکرانے کے جذبات ابھرتے ہیں یا بندے کو اس وجہ سے مسرت و خوشی نصیب ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی نعمت و توفیق پر اس کا شکر ادا کرتا ہے اور دوسری خوشی و مسرت آخرت میں پروردگار سے ملاقات و دیدار کے وقت حاصل ہوگی۔(لمعات)

نیز حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں سبحان اللہ عزوجل کیسا پیارا فرمان ہے روزہ دار کو افطار کے وقت روحانی خوشی بھی ہوتی ہے کہ عبادت ادا ہوئی۔ رب تعالیٰ راضی ہوا سینہ میں نور دل میں سرور ہوا۔ اور جسمانی فرحت بھی کہ سخت پیاس کے بعد ٹھنڈا پانی بہت ہی فرحت کا باعث ہے اور تیز بھوک میں رب تعالیٰ کی روزی بہت ہی لذیذ معلوم ہوتی ہے اور انشاء اللہ مرتے وقت بھی بروز قیامت بھی رب تعالیٰ کی مہربانی دیکھ کر روزہ دار کو جو خوشی ہوگی وہ تو بیان سے باہر ہے۔ وہ کریم فرمائے گا کہ دنیا

Marfat.com

میں جو میں نے کہا وہ تو نے کیا اب جو تو کہے گا وہ میں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل خیریت و آسانی سے وہ دن دکھائے۔ (مرآت جلد سوم صفحہ 136)

اور فقیہ اعظم مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرحت کے پھول نچھاور کرتے ہیں افطار کے وقت عوام کی خوشی کھانے پینے کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ خوشی فطری طبعی ہے اور خواص کی خوشی اس لئے ہوتی ہے کہ انہیں روزہ جیسی نفس پر شاق مگر محبوب عبادت کی تکمیل کی توفیق ملی اور ہمارے نامۂ اعمال میں ایک روزے کا اضافہ ہوا یہ ایسی خوشی ہے کہ موجب اجر ہے دوسری خوشی یوم جزا کو ہوگی جب اللہ تعالیٰ روزے دار کو اپنے دست خاص سے جزا عطا فرمائے گا اس وقت کی خوشی کو کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ عاشقانِ سوختہ جگر سے پوچھو اگر اللہ تعالیٰ عزوجل جزا کچھ نہ دے مواجہ قدس میں باریاب کر کے اپنی رضا ظاہر فرمادے تو یہ کونین کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ (نزہۃ القاری جلد سوم صفحہ 297)

ہر ستم ہر جفا گوارا ہے
اتنا کہہ دے کہ تو ہمارا ہے

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ہاں مشک خالص کی خوشبو سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

نیز فرمایا روزہ ڈھال ہے یعنی روزہ ستر شیطان اور ستر دنیا سے ڈھال اور پناہ کا کام دیتا ہے یا آخرت میں آتش دوزخ سے بچاؤ اور نجات کا ذریعہ ہے (لمعات جلد سوم صفحہ 161)

**باب جنت اور روزہ دار**: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے

Marfat.com

س کا نام ریّان ہے قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔ان کے علاوہ اورکوئی اس سے داخل نہ ہوگا۔جب روزہ دار داخل ہو جائیں گے تو یہ روازہ بند کر دیا جائے گا۔پھراس دروازے سےکوئی داخل نہ ہوگا۔(بخاری کتاب الصّیام)

حدیث بالا کی شرح میں صاحب لمعات فرماتے ہیں کہ رَیّان کے معنی ہیں ترو زگی سیرابی وسبزی چونکہ روزہ دار روزوں میں بھوکے پیاسے رہتے ہیں اور بمقابلہ بوک کے پیاس کی زیادہ تکلیف اٹھاتے ہیں اس لئے ان کے داخلے کیلئے وہ دروازہ تخب کیا گیاجہاں پانی کی نہریں بےحساب (جَنّٰتُ التَجرِیْ مِنْ تَحْتِ الْاَنْھَار)

سبزہ،پھل،فروٹ اور سیرابی ہےاس کا حسن آج نہ ہمارے وہم وگمان میں آ ملتا ہے نہ بیان میں۔انشاءاللہ عزوجل دیکھ کر ہی پتہ لگےاس سے معلوم ہوا کہ روزہ چوراور وزہ توڑ مسلمان اگرچہ رحمت خداوندی اور شفاعت مصطفویٰ کی برکت سے بخش بھی دیئے جائیں اور جنت میں داخل ہو بھی جائیں مگراس دروازے سے نہیں جا سکتے کہ یہ دروازہ تو روزہ داروں کیلئے مخصوص ہے۔

## مصطفیٰ والوں کے انداز نرالے ہونگے:

مکی مدنی ماہی سدرہ کے راہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پروں والی قوم آئے گی ان کے پر پرندوں کے پروں کیطرح ہوں گے وہ جنت کی دیوار پران کی وجہ سے اڑیں گے تو خازن جنت ان سے کہے گا تم نے حساب دیکھا ہےوہ کہیں گے نہیں پھر وہ کہے گا کیا تم نے پل صراط کو دیکھا ہے؟ وہ کہیں گےنہیں وہ کہے گا کس وجہ سے تم نے اتنے مراتب حاصل کئے؟ وہ کہیں گے ہم نے دنیا میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی پوشیدہ عبادت کی یعنی روزے رکھےاوراس نے ہمیں پوشیدہ طور

Marfat.com

پر جنت میں داخل کردیا۔(درۃ الناصحین جلداول صفحہ 32)

**روزہ چھوڑنے کا نقصان:** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کا ایک روزہ بغیر عذر اور بیماری کے نہ رکھا تو (بعد میں) عمر بھر کا روزہ اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔اگرچہ بعد میں کوئی ساری عمر کے روزے رکھے۔(بخاری)

مفسر شہیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاوجہ رمضان کا ایک روزہ بھی نہ رکھنے والا اس کے بدلہ میں عمر بھر روزے رکھے تو وہ درجہ اور ثواب پھر بھی نہ پائے گا جو رمضان میں رکھنے سے ملتا ہے اگرچہ شرعاً ایک روزہ رکھنے سے اس کی قضا ہوجائے گی، ادائے فرض اور ہے درجہ پانا کچھ اور، عذر سے مراد شرعی عذر ہے جیسے سفر، عورت کا حمل یا بچہ کو دوودھ پلانا وغیرہ اس سے معلوم ہوا کہ وقت پر عبادت کر لینا بہتر ہے، نماز وغیرہ تمام عبادات کا یہی حال ہے۔اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ جوانی کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے کہ عبادت کا اصل وقت جوانی ہے۔

کر جوانی میں عبادت سُستی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آگیا کچھ بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی

میرے بھائیو! وقت کی قدر کرو۔اسے غنیمت جانو، گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔

(مرآت جلد سوم صفحہ 167)

امام اولیاء حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اے جوانو!

Marfat.com

جوانی میں عبادت کرو ورنہ ممکن ہے بڑھاپا آجائے اور ضعیفی کی وجہ سے نہ کر سکو جس طرح کہ اب میں نہیں کر سکتا۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ نے یہ فرمایا تھا اس وقت بھی کوئی جوان آپ کی سی عبادت نہ کر سکتا تھا۔

## اب بھی ہم نہ مانیں تو؟

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْغَنِیْمَۃُ الْبَارِدَۃُ الصَّوْمُ فِی الشَّتَاءِ (مشکوۃ)

یعنی سردیوں کا روزہ مفت کی غنیمت (انعام) ہے اس میں تکلیف بہت کم اور اصل روزے کا ثواب پورا جیسے جہاد میں دشمن بغیر مقابلہ بھاگ جائے اور سردی کا موسم بھی ہو جو کہ غازی بلا تکلف ثواب اور غنیمت لے آتا ہے۔ سردی کے رمضان کا بھی یہی حال ہے۔ خیال رہے یہ اصل ثواب میں گفتگو ہے ورنہ گرمی کے روزوں میں زیادہ مشقت کا بھی ثواب ملے گا اسی لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ مجھے تین چیزیں بڑی پیاری ہیں۔ (1) مہمان کی خدمت کرنا۔ (2) گرمی کے روزے رکھنا۔ (3) تلوار سے جہاد کرنا۔ (مرات جلد سوم صفحہ 193)

حضرات گرامی! اگر ہم سردیوں کے روزے رکھ کر مفت کا ثواب بھی نہ لیں تو پھر ہماری مسلمانی کم از کم میری سمجھ سے تو بالاتر ہے بالخصوص 8، 10 سال سے تو رمضان شریف سردیوں میں آرہا ہے اور اس سال بھی بڑا معتدل موسم ہے۔ اللہ تعالیٰ عزّ وجل ہمیں رمضان شریف کی قدر کر کے سامان آخرت پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## میں کل تک زندہ رہوں گا؟

حجاج بن یوسف ایک مرتبہ دوران سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان،

Marfat.com

ایک منزل میں اُترا اور دوپہر کا کھانا تیار کروایا اور اپنے حاجب (یعنی چوبدار) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آؤ۔ حاجب خیمہ سے باہر نکلا تو اُسے ایک اعرابی لیٹا ہوا ملا۔ اس نے اسے جگایا اور کہا چلو تمہیں امیر حجاج بلا رہے ہیں۔ اعرابی آیا تو حجاج نے کہا میری دعوت قبول کرو، ہاتھ دھو کر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاؤ۔ اعرابی بولا، معاف فرمایئے آپ کی دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک کریم کی دعوت قبول کر چکا ہوں۔ حجاج نے کہا وہ کس کی وہ بولا اللہ عزوجل کی جس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی اور میں روزہ رکھ چکا ہوں۔ حجاج نے کہا اتنی سخت گرمی میں روزہ، اعرابی نے کہا قیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کیلئے، حجاج نے کہا آج کھانا کھالو اور یہ روزہ کل رکھ لینا، اعرابی بولا کیا آپ اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا۔ حجاج نے کہا یہ بات تو نہیں اعرابی بولا تو پھر وہ بات بھی نہیں، یہ کہا اور چل دیا۔

(روض الریاحین صفحہ 364)

میرے بھائیو! مذکورہ حکایت سے دو فائدے حاصل ہوئے۔

(1) کہ اللہ کے نیک اور پسندیدہ بندے دنیاوی حاکموں کے رُعب میں نہیں آتے وہ فقط اپنے خالق و مالک سے ہی ڈرتے ہیں۔

(2) جو لوگ یہاں کی گرمی برداشت کر کے روزہ رکھتے ہیں وہ کل انشاء اللہ عزوجل قیامت کی ہولناک گرمی سے محفوظ رہیں گے۔

## سبھی لوگ روزہ رکھتے ہیں:

امام الزاہدین حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ الغفار نے چالیس سال کے دوران کبھی کھجور نہیں کھائی، چالیس برس بعد آپ کو کھجور کھانے کی خواہش ہوئی تو

Marfat.com

نفس کشی کیلئے مسلسل ایک ہفتہ نفلی روزے رکھے، پھر کھجوریں خرید کر دن کے وقت مسجد میں تشریف لے گئے ابھی کھانے کا ارادہ ہی کر رہے تھے۔ کہ ایک بچہ چلا اُٹھا۔ ابا جان۔ مسجد میں یہودی آ گیا ہے۔ اس کے والد صاحب یہودی کا نام سن کر ڈنڈا پکڑ کر دوڑے مگر آتے ہی حضرت مالک بن دینار علیہ رحمۃ الغفار کو پہچان لیا اور معذرت کرتے ہوئے کہا حضور بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے محلے میں سبھی مسلمان روزہ رکھتے ہیں۔ یہاں کے یہودیوں کے علاوہ دن کے وقت کوئی نہیں کھاتا۔ اسی لئے میرے بچے کو آپ کے یہودی ہونے کا شبہ گذرا، برائے کرم آپ اس کی خطا کو معاف فرما دیں۔ آپ نے عالم جوش میں فرمایا: بچوں کی زبان غیبی زبان ہوتی ہے۔ پھر قسم کھائی کہ اب کبھی کھجور کھانے کا نام تک نہ لوں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ 24)

اے عزیز! ہمارے اسلاف نفلی روزوں کی اتنی پابندی فرماتے ہیں اور نہ کھانے کی قسم اُٹھا رہے ہیں اور ہم ہیں کہ رمضان شریف میں سرعام کھانے پینے سے نہیں شرماتے، گویا گناہ پر بہت دلیر ہوتے جا رہے ہیں۔

> حضور شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جہاں ولی اللہ کی شان میں کسی سے گستاخی سنو تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو کیونکہ گستاخی کرنے والا شیطان ہوتا ہے اور یہ کلمہ شیطان اور اس کے وساوس دور کرنے کے لئے تیر بہدف ہے۔

Marfat.com

# اکل حلال

یہ مقالہ فروری 2001 ذیقعد 1421 ہجری ماہنامہ انوار لاثانی میں شائع ہوا جو اضافہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

یَاأَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ کُلُوْ مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ

اے ایمان والوں کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں

یَاأَیُّهَاالنَّاسُ کُلُوْ مِمَّا فِیْ الْاَرْضِ حَلٰلاً طَیِّباً

اے لوگو! حلال اور پاکیزہ کھاؤ جو زمین میں ہے

مندرجہ بالا احکام خداوندی کی روشنی میں کسی غذا کے جائز ہونے کی دو شرطیں ہیں

(1) حلال (2) طیب

''حلال وہ شے ہے جس کی شریعت مطہرہ نے اجازت دی ہے۔ اور اس کے استعمال سے منع نہ کیا لیکن ضروری ہے کہ اس کو جائز طریقے سے حاصل کیا گیا ہو۔

''طیب'' حلال اور جائز طریقے سے حاصل کی ہوئی شے ناپاک اور حرام کی ملاوٹ نہ ہو۔ مثال کے طور پر مرغا حلال ہے شریعت مطہرہ نے اس کا گوشت حلال قرار دیا ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ چوری اور ناجائز طریقے سے حاصل نہ کیا گیا ہو۔ مردار کا گوشت نہ ہو بلکہ باقاعدہ شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو۔

**حلال کی فضیلت:** مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے کہ جو شخص لگاتار حلال کی روزی کماتا ہے۔ اور اس میں حرام کے لقمے کی ملاوٹ نہیں ہونے دیتا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے دل کو نور سے روشن کر دیتا ہے۔ اور حکمت کے چشمے اس کے دل میں

Marfat.com

جاری کر دیتا ہے۔اور حلال روزی کمانا گویا جہاد ہے۔(تذکرۃ الواعظین صفحہ 227)

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حلال روزی کھائے گا وہ داخل بہشت ہوگا، نیز جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل تمہاری صورتوں اور تمہارے ظاہری اعمالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔اور تمہارے اکل (کھانا) حلال کو دیکھتا ہے(ایضاً)

مولیٰ کائنات رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ عزوجل کسی چیز سے خوش ہوتا ہے فرمایا اکل حلال سے (ایضاً)

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی سخت مصیبتیں چار ہیں

(1)......سفر کرنا اگرچہ ایک میل ہی کیوں نہ ہو۔

(2)......قرض لینا اگرچہ ایک درہم ہی کیوں نہ ہو۔

(3)......صاحب دختر ہونا اگرچہ ایک لڑکی ہو۔

(4)......سوال کرنا (یعنی کچھ مانگنا) اگرچہ اپنے ماں باپ سے ہی کیوں نہ ہو۔

لیکن جو رزق حلال طلب کرے گا۔اللہ عزوجل اس کی یہ چاروں پریشانیاں آسان فرمادے گا۔(ایضاً)

حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے مال کہاں سے کمایا تو اللہ عزوجل کو بھی اس بات کی پرواہ نہیں کہ اسے کہاں سے جہنم میں داخل کرے۔(تنبیہ المغترین صفحہ 390)

**لقمہ حلال:** حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ الوالی احیاء العلوم

Marfat.com

مطبوعہ لاہور جلد دوم صفحہ 168 پر نقل فرماتے ہیں کہ مسلمان جب حلال کھانے کا پہلا لقمہ کھاتا ہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو شخص طلب حلال کے لئے رسوائی کے مقام پر جاتا ہے اس کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑتے ہیں۔

حضرت سیدنا بشر حافی فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے بدرجہا افضل ہیں۔ کیونکہ میں تو صرف اپنے ہی لئے اکل حلال کی کوشش کرتا ہوں لیکن وہ اپنے اہل وعیال کے لئے بھی رزق حلال حاصل کرتے ہیں۔ (تذکرۃ الاولیا صفحہ 130)

**دعا قبول ہوگی:** مشہور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں اللہ عزوجل میری ہر دعا قبول کرلیا کرے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی غذا پاک وحلال کرلے تیری ہر دعا قبول ہوتی رہے گی (ایضاً)

حضرت ابوسلیمان دارائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سارا دن نماز پڑھنے سے ایک لقمہ حلال کھانے کو میں زیادہ پسند کرتا ہوں۔ حضرت وہب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر تم میں سے کوئی ایک شخص عبادت کے لئے کھڑا ہو حتیٰ کہ اس ستون کی طرح ہو جائے۔ تو اس سے یہ عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔ حتیٰ کہ وہ جان لے کہ اس نے اپنے پیٹ میں کیا داخل کیا ہے۔ حرام ہے یا حلال ہے۔ (تنبیہ المغترین صفحہ 391)

**بہترین کھانا:** نبی غیب دان علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی نے اس کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ سے کمایا ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ لیکن یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اپنے ہاتھ سے حلال روزی ضرور کمائیں لیکن توکل وبھروسہ اللہ عزوجل کی ذات پر ہی

Marfat.com

رہے حضرت سلیمان علیہ السلام اتنی بڑی مملکت کے باوجود اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی زنبیل کو بازار میں بیچ کر اس کا کھانا خرید کر لاتے اور کھاتے ایک دن خیال آیا کہ یا اللہ عزوجل میری اتنی وسیع سلطنت میرے کس کام ہے جبکہ کھانا بھی اس وقت ملتا ہے۔ جب اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی زنبیل بازار میں بیچتا ہوں۔ جونہی یہ خیال آیا۔ وہ زنبیل جو آپ نے بنائی تھے لے کر بازار گئے مگر کسی نے نہ خریدی واپس لے آئے، اور وہ رات فاقہ میں بسر کی۔ زنبیل پڑی رہی سات روز تک کسی نے نہ خریدی۔ نہ ہی کوئی خریدار بنا سیدنا سلیمان علیہ الرحمۃ حیران ہوئے کہ یہ کیا بنا۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے سلیمان علیہ السلام زنبیل کی قیمت سے کھانا کیوں نہیں کھاتے۔ اور ساتھ ہی فرمایا ذرا اوپر دیکھیں جب آپ نے اوپر دیکھا تمام زنبیلوں کو آسمان کے کنارے لٹکا دیکھا فرمان الٰہی آیا اے سلیمان علیہ السلام یہ سب ہم نے خریدی تھیں۔ خلق خدا کا تو صرف بہانہ تھا۔ حضرات محترم اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہماری دوکانیں۔ ملیں، زمینیں یہ سب کاروبار روزی کے وسیلے ہیں۔ رزاق میرے مولا کی ذات ہے۔

**حلال کھانے کی برکت:** حضور شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک حاکم اسد خان نے پیر پٹھان کے ایک مرید کا ایک بیل ضبط کر لیا۔ آپ نے اسے واپس کر دینے کا حکم دیا۔ اس نے کہا وہ بیل واپس نہیں کروں گا۔ کیونکہ میرے دبدبہ میں فرق آتا ہے۔ لوگ کہیں گے کہ جو بیل اس نے ضبط کیا تھا وہی واپس کر لیا گیا ہے اس کے عوض چار بیل دینے کو تیار ہوں۔ آپ نے بیل کے مالک سے پوچھا کیا تو اس طرح راضی ہو جائے گا۔ ایک بیل کے بدلہ میں چار بیل تجھے منظور ہیں۔ تو اس نے عرض کی غریب نواز میں تو اپنا ہی بیل واپس لوں گا کیونکہ میں نے اسے گھاس کا ایک تنکا بھی

Marfat.com

حرام نہیں کھلایا۔ میرا حلال کا مال ہے وہی لوں گا۔ آپ نے اسد خان کو فرمایا کہ وہی بیل واپس کر دے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ بیل کے مالک نے کہا میں خود وصول کر لیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے ایک چھڑی زمین پر زور سے مار کر کہا ایک، دوسری بار ماری اور کہا دو، تیسری بار مار کر کہا تین! چوتھی مرتبہ بھی زور سے زمین پر چھڑی مار کر کہا چار، ادھر اس نے یہ کہا ادھر اسد خان کے چار بیٹے مر گئے آپ نے کہا یہ کرامت محض اس شخص کی حلال کھانے کی برکت سے تھی۔ اس نے حرام سے اتنا پرہیز کیا ہوا تھا کہ مویشیوں کو بھی تنکا بھر گھاس کا حرام نہ کھانے دیتا۔ (انوارِ قمریہ جلد سوم صفحہ 145)

## رزق حرام کی تباہ کاریاں:

تو پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح حلال روزی ہمارے جسم میں اپنے اثرات چھوڑتی ہے مثلاً دل کو منور کرتی ہے۔ اسی طرح حرام روزی کمانے سے انسان کا دل ظلمت کدہ بن جاتا ہے۔ اسی لئے امام الانبیاء علیہ تحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا جو بندہ مال حرام حاصل کرتا ہے اس کو صدقہ کرے مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں اور چھوڑ کر مرے تو اس کے لئے جہنم کا سامان ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تقریر فرما رہے تھے اور سامعین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کی تقریر سننے میں محو تھے۔ میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ عزوجل سے حیا کرو۔ سامعین میں سے ایک نے عرض کی یا حضرت ہم تو اللہ تعالیٰ عزوجل سے بہت بڑا حیاء کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل سے حیا کرنے کا معنی یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اپنی موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھے اور اپنے پیٹ اور سر کی حفاظت کرے یعنی پیٹ

Marfat.com

میں حرام کا لقمہ نہ جانے دے اور دماغ میں غلط تصور کو جگہ نہ دے اور ہر وقت موت کا ذکر زبان پر ہو اور یقین کرے ایک دن یہی جسم مٹی میں ہوگا۔ اور دنیا کی زیب وزینت کو ترک کردے۔ (روح البیان پارہ 10)

**لقمہ حرام کی سزا:** منقول ہے "انسان کے پیٹ میں جب حرام کا لقمہ پڑتا ہے زمین وآسمان کا ہر فرشتہ اس پر اس وقت تک لعنت کرتا ہے جب تک وہ حرام لقمہ اس پیٹ میں رہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ (مکاشفۃ القلوب صفحہ 23)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا ایک فرشتہ بیت المقدس پر ہر رات پکارتا ہے کہ جو شخص حرام کھائے گا اس کے فرائض ونوافل قبول نہ ہوں گے۔ (احیاء العلوم، جلد سوم، صفحہ 166)

حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حرام کھانے سے سات اعضاء گناہ گار ہوتے ہیں۔ آنکھ، کام، زبان، شکم، شرم گاہ اور دست وپا اور پھر ان سے دانستہ ونادانستہ برابر گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ اور حلال روزی ان ساتوں اعضا کو اطاعت کی طرف آمادہ رکھتی ہے اور نصیب ہوتی ہے فرمایا ہمارے مذہب کے تین اصول ہیں اولاً اعمال واخلاق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع۔ ثانیاً حلام روزی۔ ثالثاً اخلاص عمل، فرمایا توبہ خاموشی بغیر خاموشی اطاعت بغیر، اطاعت حلال روزی بغیر میسر نہیں ہوسکتی۔ (ہفتادِ اولیاء صفحہ 89)

**بچہ گستاخ پیدا ھوا:** ایک مرتبہ کچھ سید حضرات بغرض ملاقات حضرت سیدنا احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ان کے ساتھ بے حد احترام وتعظیم کے ساتھ پیش آئے لیکن آپ کا ایک شریر بچہ گستاخانہ طور پر رباب بجاتا ہوا باہر

Marfat.com

نکلا تو اس کی یہ حرکت سادات کو بہت ناگوار محسوس ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ اس کو نظر انداز فرمادیں کیونکہ اس بچے کا نطفہ اس رات قائم ہوا تھا جب میرے ہمسایہ کے یہاں بادشاہ کے پاس سے کھانا آیا تھا۔ اور اس نے مجھ کو بھی کھلایا تھا اسی وجہ سے یہ بچہ گستاخ پیدا ہوا۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ نمبر 147)

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ حرام مال کماتا ہے اس میں برکت نہیں اور اس میں سے جو صدقہ کرے اس کا ثواب نہیں ملتا۔ اور اگر اسے اپنے بعد چھوڑ کر جائے تو یہ جہنم کی طرف لے جانے والا ہے بے شک اللہ عزوجل برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ خبیث کو پاک کے ذریعے مٹاتا ہے۔ (تنبیہ المغترین صفحہ 187)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے صدقہ دینے کے لئے اچھے مال کا انتخاب کرو بے شک اللہ عزوجل پاک ہے اور وہ پاک مال ہی قبول کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے "جو شخص حرام مال کماتا ہے پھر اسے صدقہ کرتا ہے اس سے وہ صدقہ قبول نہیں ہوتا اور اگر وہ اپنے پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے تو وہ جہنم کا سامان ہے" نیز شبہ والے مال سے صدقہ کرنا جہنم سے نہیں بچاتا۔ (تنبیہ المغترین صفحہ 388)

**لطیفہ**: مجھ پر ایک آدمی نے سوال کیا مولانا سود کے ذریعے حاصل کی گئی رقم اگر خیرات کی جائے تو ثواب ملے گا؟ میں نے کہا باؤ جی اگر پیشاب سے نجس ہاتھ دھوئے جائیں تو پاک ہو جائیں گے؟ باؤ جی بہت شرمندہ ہوئے اور چل دیئے بہر حال مطلب یہ ہے کہ حرام کی کمائی وبال ایمان وجان ہے محبوب باری تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد رماتے ہیں جو گوشت حرام سے پلا بڑھا ہے جنت میں نہ جائے گا۔ رزق حلال حصول بادت کی بنیاد ہے۔

Marfat.com

**نماز قبول نہیں ہوتی:**

الصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن نماز دین کا ستون ہے لیکن حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کوئی آدمی دس درہم میں کپڑا خریدے اور ان میں ایک درہم حرام کی کمائی کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا اللہ تعالیٰ عزوجل اس کی کوئی نماز قبول نہیں کرے گا۔ (مشکوٰۃ شریف) مکاشفۃ القلوب صفحہ 465)

اور حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے۔ اللہ عزوجل اس بندے کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے پیٹ میں کوئی حرام چیز ہو۔ (تنبیہ المغترین صفحہ 186)

حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے میں نے ایک عابد کو دیکھا جو نماز کے لئے کھڑا ہونا بوجھ محسوس کرتا تو میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا کھانا صاف نہیں تھا۔ اگر وہ حلال رزق کھاتا تو اس کو بوجھ محسوس نہ ہوتا (ایضاً)

**رزق حلال میں شفاء ہے:** حضرات ابن عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اگر ہم حلال مال سے ایک درھم پائیں تو ہم اس سے گندم خرید کر اسے پیس کر اپنے پاس رکھ لیں اور جس شخص کے علاج سے ڈاکٹر عاجز ہو جائیں ہم اس آٹے کے ساتھ اس کا علاج کریں تو وہ اسی وقت اپنی بیماری سے ٹھیک ہو جائے گا۔ (تنبیہ المغترین صفحہ نمبر 391)

**دعا قبول نہیں ہوتی:** حدیث پاک میں ہے اَلدُّعَا مُخُ الْعِبَادَةِ دعا عبادت کا مغز ہے۔ لیکن تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس شخص کے شکم میں ایک لقمہ بھی حرام کا چلا جائے تو چالیس دن تک اس کی دعا قبول ہیں ہوتی۔ (تفسیر حسنات)

جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص لمبے سفر سے آیا ہو۔

Marfat.com

پریشان بال، گرد آلود چہرہ لئے (بڑی عاجزی سے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگے) اور کہ
اے میرے رب۔ اے میرے رب، حالانکہ اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ پینا بھی حرام ہے
لباس بھی حرام ہے۔ بھلا اس شخص کی دعا کس طرح قبول ہو سکتی ہے۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت امام اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح البیان میں نقل فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ایک ایسی جماعت تھی۔ جن کی ہر دعا قبول ہوتی تھی۔ یہ لوگ جب بھی اپنے حاکم سے تنگ آجاتے اس کیلئے بد دعا کرتے تو وہ ہلاک ہو جاتا اسی طرح اس جماعت نے کئی حاکموں سے اپنا پیچھا چھوڑایا۔ چنانچہ ایک حاکم نے ان کیلئے ایک تدبیر کی کہ ان تمام حضرات کو دعوت دی جائے اور کھانے میں حرام کی ملاوٹ کر دی جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جب وہ جماعت دعوت کھا بیٹھی تو حاکم نے کہا کہ اب میں جو مرضی آئے کروں آپ کی دعا میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ لوگوں نے پوچھا کیوں؟ حاکم نے کہا اس لئے کہ اب یہ جماعت رزق حرام کھا چکی ہے۔ اس کی دعا اب قبول نہیں ہو سکتی۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو بڑی عاجزی سے دعا مانگتے دیکھا اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی اے پروردگار تو اس بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا تو موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی۔ کہ اے موسیٰ علیہ السلام اگر یہ شخص اتنا روئے کہ اپنے آپ کو ہلاک کر دے (یعنی رو رو کر) اور اپنے ہاتھ اتنے اٹھائے کہ آسمان تک پہنچ جائیں تب بھی میں اس کی دعا قبول نہیں کروں گا۔ کیونکہ اس کی پیٹ میں حرام ہے۔ اور اس کے گھر میں حرام ہے۔

حضرات گرامی قدر، آجکل ہر ایک یہ کہتا ہوا سنا جاتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی۔ پریشانیاں دور نہیں ہوتیں۔ نہ جانے کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی سزا مجھ کو مل

Marfat.com

۔۔ ہے۔جبکہ حرام کھانے سے ہم اپنے آپ کو بالکل نہیں بچاتے بقول شاعر۔

جب عرض کرتا ہوں یااللہ میرا حال دیکھ
تو حکم ہوتا ہے پہلے نامہ اعمال دیکھ

**۔۔ھی تو یہ حال تھا کہ**: زمانہ خلافت میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی ۔۔عالیٰ عنہ کے غلام نے ایک بار آپ کی خدمت میں دودھ کی لسی پیش کی، اور آپ نے ۔۔ معمول بغیر تحقیق کے اسے نوش فرمالیا۔ مگر طبعیت میں بے چینی سی پا کر غلام سے ۔۔نت فرمایا' لسی کیسی تھی؟ کہاں سے لائے ہو؟ غلام نے عرض کیا کہ حضور میں زمانہ جاہلیت ۔۔ہانت (یعنی غیب کی باتیں اٹکل پچو لگا کر بتانا۔ یہ بات اسلام میں حرام ہے) کہا کرتا ۔۔آپ کی غلامی میں آنے سے قبل میں نے کسی کو کوئی بات بتائی تھی۔ آج مجھے اس کے ۔۔نہ میں دودھ ملا تھا۔ یہ اس دودھ کی لسی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ سخت بے چین ہو گئے۔ فوراً ۔۔علق میں انگلی ڈالی اور قے کر دی مگر تسلی نہیں ہوئی دوبارہ پھر کوشش کر کے جتنی بھی ہو سکی ۔۔ی۔ حتیٰ کہ اتنی بار قے کی کہ حالت غیر ہو گئی۔ لوگوں کو خدشہ پیدا ہو گیا کہ خدانخواستہ اب ۔۔پ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جائیگی۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے خلیفۃ الرسول ۔۔یجئے اب قے کی کوشش نہ کیجئے آپ تو آپ کے پیٹ میں کچھ بھی نہیں رہا۔ جو قے سے ۔۔سکے۔ تو فرمانے لگے "مجھے ڈر ہے کہ اس لسی کا کوئی قطرہ میرے پیٹ میں نہ رہ گیا ہو" پھر ۔۔ے اور کہنے لگے "اے اللہ تعالیٰ عزوجل جو میری طاقت میں تھا۔ وہ میں نے کر دیا ہے ۔۔اگر اب بھی کوئی قطرہ پیٹ میں ہو تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمادے"۔

اللہ اکبر! اندازہ فرمایئے کہ کہانت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں کی تھی ۔۔کمائی بھی آپ نے نہیں کی تھی۔ بلکہ یہ سب فعل غلام کا تھا۔ مگر احتیاط وتقویٰ کا یہ عالم تھا

Marfat.com

کہ شبہ والی چیز بھی شکم اقدس میں نہ رہنے دی۔ یہ ایک مثال محض آپ کی ایمانی قوت کو بیدار کرنے کیلئے ہے۔( کیمیائے سعادت صفحہ 307)

**دل سیاہ ھو جاتا ھے** :۔اماموں کے امام خلق خدا کے پیشوا حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ پاک میں کوفہ شہر میں کسی کی بکری گم ہوگئی۔اور نہ ملی تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحقیق کی کہ بکری کی عمر کتنی ہوتی ہے؟ پتہ چلا کہ بکری کی زیادہ سے زیادہ عمر سات سال ہوتی ہے۔تو آپ نے سات سال تک بکری کا گوشت کھانا چھوڑ دیا، کہ شاید اسی گمشدہ بکری کا گوشت نہ ہو کیونکہ نادانستگی میں حرام کھایا جائے تو گناہ نہیں لیکن دل سیاہ ہو جاتا ہے۔(الخیرات الحسان، صفحہ 67)

حضرت میاں غوث محمد خان چشتی نظامی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اَکلِ حلال ہی سے دل میں نور کی شمع روشن ہوتی ہے۔حرام کھانے والوں کے چہرے اگرچہ روشن اور رنگ دار ہوتے ہیں۔لیکن ان کے دل انسانی شرف سے محروم اور تاریک ہوتے ہیں۔ (اولیائے جالندھر، صفحہ 67)

مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے ایک دفعہ دیکھا کہ ہاتھ میں خشک روٹی کا ایک ٹکڑا ہے۔اور کھڑے رو رہے ہیں۔ پوچھا کیوں رو رہے ہو فرمایا مجھے نہیں معلوم یہ حلال کا ہے یا حرام کا۔(ہشتاد اولیاء صفحہ نمبر 106)

حضرت سیدنا شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ الغفار ارقام فرماتے ہیں کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی کسی مشکوک کھانے کے جانب ہاتھ بڑھاتے تو انگلیاں شل ہو جاتی تھیں جس کی وجہ سے آپ کو کھانے کے مشکوک ہونے کا پتہ چل جاتا ہے چنانچہ ایک مرتبہ آپ بھوک کی حالت میں جنید بغدادی کے یہاں پہنچ گئے اور وہاں اتفاق سے کسی شادی

Marfat.com

ں سے کھانا آیا ہوا تھا۔ لہذا جو وہ کھانا حارث محاسبی کے سامنے پیش کیا گیا تو ہاتھ بڑھاتے
ں انگلیاں شل ہو گئیں لیکن بطور تواضع ایک لقمہ آپ نے منہ میں رکھ ہی لیا اور جب وہ حلق
سے نیچے نہ اترا تو باہر جا کر اگل دیا اور وہیں سے رخصت ہو گئے (تذکرۃ الاولیاء صفحہ 137)

ایک مرتبہ حضرت شیخ احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے پالتو مرغ پکا کر آپ
سے کھانے کیلئے کہا تو آپ نے فرمایا کہ اس مرغ نے ایک مرتبہ ہمسایہ کے چھت پر جا کر
ندوانے کھا لیے تھے اس لیے میں اس کا گوشت نہیں کھا سکتا۔ (ایضا)

اے میرے عزیز! یہ تھے ہمارے سلف جو حرام تو کجا مشکوک رزق سے بھی کوسوں
ر بھاگتے تھے اور آج ایک طرف ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم ان کے پیروکار ہیں اور دوسری
رف ہمارا عمل یہ ہے کہ پیسہ ہو چاہے جیسا ہو۔ فَاعْتَبِرُوْا یَاُولِی الْاَبْصَارَ

## ومن کی خوبیاں کیا ہیں؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ
م سے میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومن کی پہچان کیا ہے جان کائنات
لی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میں چار خوبیاں ہونی چاہیں۔

1)......اپنے دل کو حسد اور غرور سے پاک رکھے۔
2)......اپنی زبان کو جھوٹ اور غیبت سے دور رکھے۔
3)......اپنے نیک عمل کو نمائش اور شہرت سے پاک رکھے۔
4)......اپنے پیٹ کو مشکوک اور حرام غذا سے بچائے۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ 229)

کسی عورت نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میں اپنی
ت پر سُوت کات رہی تھی کہ راستہ میں سے شاہی روشنی کا گذر ہوا اور اسی روشنی میں تھوڑا سا

Marfat.com

سوت کات لیا اب فرمایئے کہ وہ سوت جائز ہے یا ناجائز۔ یہ سن کر امام صاحب نے فرمایا کہ تم کون ہو! اور اس قسم کا مسئلہ کیوں دریافت کرتی ہو؟ اس عورت نے جواب دیا کہ میں بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کی ہمشیرہ ہوں امام صاحب نے فرمایا کہ تمہارے لئے وہ سوت جائز نہیں کیونکہ تم اہل تقویٰ کے خاندان سے ہو، اور تمہیں اپنے بھائی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے جو مشکوک کھانے پر اگر ہاتھ بڑھاتے تو ہاتھ بھی ان کی پیروی نہیں کرتا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ 71)

ہمارے اکابرین تو اتنی احتیاط فرماتے تھے کہ حرام تو دور کی بات شک والی اشیاء سے بھی دور بھاگتے تھے ایک بار خواجہ یحییٰ بن معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں جو کی روٹیاں پکا کر بھیجیں اور کہلا بھیجا کہ یہ میں نے آب زم زم سے گوندھ کر پکائی ہیں جب خادم نے آ کر یہ پیغام اور روٹیاں دیں تو آپ نے واپس بھیج دیں اور کہلا بھیجا کہ یہ تو بتا دیا کہ روٹیاں آب زم زم سے گوندھ کر پکائی ہیں یہ تو نہیں بتایا کہ ان روٹیوں کا آٹا کس ذریعے سے آیا تھا اور کس کھیت سے جو آئے تھے جب تک اس کی حقیقت معلوم نہیں ہم ایسی روٹیاں نہیں کھا سکتے کیوں جناب کچھ ذہن صاف ہوا کہ یہ ہیں ہمارے مقتدا و اولیاء جن کے مرید ہونے کے ہم لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں لیکن سیرت وصورت ان جیسی بنانا گوارا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ہمیں سلف صالحین کے طور طریقے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

# تبرکات کی اہمیت

یہ مقالہ جولائی اگست 1995ء ماہنامہ جمال مصطفیٰ (خانقاہ ڈوگراں) اور فروری 1996ء ماہنامہ انوار لاثانی لاہور میں شائع ہوا۔ اب مزید تحقیق و اضافہ کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔

قرآن و حدیث فہم دین کا اہم ماخذ ہیں اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیتوں میں پیش آمدہ مسائل کا حل قرآن و حدیث کی تعلیمات میں مضمر ہے۔ حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ ہمارے لئے کامل نمونہ ہے اور آپ کی زبان حق ترجمانے کا ہر ہر لفظ قرآن پاک کی تفسیر کا نمونہ رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو زندگی کے تمام مراحل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اسوۂ حسنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ارشادات عالی سے روشنی حاصل ہوتی ہے کیونکہ بقول شخصے

قرآن کی روشنی ہے کلام رسول میں
اور خود خدا بولتا ہے زبان رسول میں

میرے غیور سنی بھائیو! 16 رمضان المبارک 1995ء کی بات ہے ایک دیوبندی مولوی صاحب جمعہ کے دن بعد نماز فجر بڑے زوردار لہجے میں تقریر کر رہے تھے۔ کہ بعض بدعتی لوگ داتا دربار، سلطان باہو، سیال شریف، علی پور شریف، گولڑہ شریف نہ معلوم کہاں کہاں جا کر مزاروں پر پڑے پتھروں اور لکڑی کے چھوٹے چھوٹے لاٹوؤں کو چومتے ہیں اپنے جسم پر لگاتے ہیں اور وہاں کی خاک کو خاک شفا سمجھتے ہیں کوئی چیز اپنے بزرگوں سے مَس شدہ مل جائے اسے بوسے دیتے ہیں۔ یہ سب شرک عظیم ہے یہ لوگ مشرک اور

Marfat.com

بدعتی ہیں اسی وقت بندہ ناچیز نے قرآن وحدیث سے مواد اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ تا کہ اس شرک کی مشین کو کسی طرح روکا جاسکے کیونکہ ہم سنی ہیں اور ہمارا ہر فعل بفضلہٖ تعالیٰ سنت کے مطابق ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرمان باری تعالیٰ ہے۔

(1) وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَ الْقُلُوب (پ17)

**ترجمہ**: اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

مذکورہ آیت کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جس کے دل میں پرہیزگاری ہوگی۔ وہ اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا اب غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزّ وجل کی نشانیاں کیا ہیں تو قرآن حکیم بول اٹھا۔

(2) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰه (پ2ع3)

**ترجمہ**: بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ عزّ وجل کی نشانیوں میں سے ہیں۔

صفا اور مروہ یہ ان دو پہاڑیوں کے نام ہیں جو خانہ کعبہ شریف کے مقابل مشرقی جانب ہیں۔

**تفسیر و تشریح**: ان دو پہاڑیوں کا طواف حج وعمرہ میں واجب ہے۔ جو شخص ان کا طواف نہ کرے اس کا حج وعمرہ مکمل نہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ عزّ وجل نے ان دو پہاڑیوں کو اپنی نشانیاں کیوں قرار دیا اور ان کا مقام کیوں اتنا بلند کیا۔ کہ جو ان کا طواف نہ کرے اس کا حج قبول نہیں تو جواب موصول ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ عزّ وجل کی نشانیاں اس لئے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ عزّ وجل کی پیاری بندی حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدم لگے ہوئے ہیں۔ تو ناظرین محترم! مسئلہ واضح ہو گیا جہاں اللہ عزّ وجل کے پیاروں کے قدم لگ جائیں وہ جگہیں اللہ کی نشانیاں بن جاتی ہیں اور قرآن کیا فرما رہا ہے۔ کہ میری نشانیوں کی تعظیم وہی کرے گا۔ جس کے دل میں خوف خدا ہوگا جو صاحب تقویٰ ہوگا۔ نیز

Marfat.com

قرآن مجید کے اس فیصلے سے یہ ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھتا ہے۔ ان آثار و تبرکات کی تعظیم کو شرک کہنے والے اپنی عاقبت کی فکر کریں تیسری آیت کریمہ۔

(3) فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلاً جَسَدًا لَّهُ (پ16ع13)

**ترجمہ**: ''سامری نے قوم موسیٰ علیہ السلام کے سامنے ایک بچھڑا بنا کر نکالا''

یہ بچھڑا سامری نے سونے کے زیورات کا ایک بے جان ساثابت بنایا تھا۔ اس نے سوچا کہ اس میں جان کیسے ڈالوں۔ تو پڑھئے قرآن حکیم قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ (پ16)

**ترجمہ**: سامری بولا کہ دیکھا میں نے اس چیز کو نہ دیکھا تھا جس کو لوگوں نے پس مٹھی بھری خاک کی اس کے قدم کی نیچے سے۔ پھر کیا ہوا۔ پڑھیئے قرآن پاک وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ (پ16ع14)

**ترجمہ**: پس ڈال دیا اس (خاک کو میں نے بے جان بچھڑنے کے پیٹ میں تو وہ بے جان (بچھڑا) زندہ ہوگیا۔

جس وقت فرعون دریا میں غرق ہوگیا اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام زمین پر آئے جن کو سامری نے بھی دیکھا اس نے جبرائیل علیہ السلام کے قدموں کی مٹی لیکر بے جان بچھڑے کے پیٹ میں ڈالی۔ تو وہ بے جان بچھڑا جان دار ہوکر بولنے لگا اگر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قدموں سے مس ہونے والی مٹی میں یہ تاثیر ہے کہ وہ بے جان جسم کو جاندار کرسکتی ہے تو پھر انبیاء و اولیاء کے تبرکات میں بھی نفع رسانی کی طاقت موجود ہوسکتی ہے۔

Marfat.com

## اس میں بڑی نشانی ہے:

(4)...... وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ ايَةَ مُلْكِهٖ اَنْ يَّاتِيَكُمُ التَّابُوْتُ۔

**ترجمہ** :اوران (بنی اسرائیل) سے ان کے نبی علیہ السلام نے فرمایا۔اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت۔فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ الُ مُوْسٰى وَ الُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰئِكَةُ۔جس میں تمہارے رب کی طرف سے بچاہوا تبرک ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں موسیٰ وہارون علیہم السلام کے ترکہ کی۔اٹھاتے لائیں اسے فرشتے حضرات ذی وقار! قرآن مجید کے فیصلہ کن الفاظ پڑھیئے اور فیصلہ کیجئے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰيَةً لَّكُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ”بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر ایمان رکھتے ہوتو“

ارباب ذی احترام! اوپر مذکورہ آیت کو ایک بار پھر پڑھیں۔اور کلمہ لَاٰيَةً پرغور فرمائیں کہ اس میں نشانی ہے۔اور پیچھے آپ پڑھ آئے ہیں کہ رب فرماتا ہے۔جن کے دلوں میں تقویٰ ہے وہ میری نشانیوں کی تعظیم کرتے ہیں۔اب ظاہر ہے کہ تبرکات کے فضائل وبرکات اور تعظیم کے وہی قابل ہوں گے جن کے دلوں میں تقویٰ ہوگا اور جنہیں خوف خدا ہی نہیں وہ کفر شرک کے فتوے لگائیں۔یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ رب العالمین فرمارہا ہے۔اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ :یعنی اگر ایمان رکھتے ہوتو واقع کا خلاصہ یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا صندوق تھا۔جس کا طول تین تین ہاتھ اور عرض دو ہاتھ تھا۔اس صندوق میں توریت شریف کے ٹکڑے بھی تھے۔اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عمامہ وعصا اور مَن (ایک کھانا جو بنی اسرائیل پر آسمان سے نازل ہوا تھا) موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔اس سے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔آپ کے بعد یہ صندوق بنی اسرائیل میں متوارث

Marfat.com

ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی۔ تو وہ اس صندوق کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے۔ اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے۔ (تفسیر خازن)

## برکت سے محروم نہ ہو جاؤں:

مذکورہ قرآنی واقعہ کی عملی تفسیر اس روایت سے بھی ہوئی ہے کہ اسلام کے مشہور سپہ سالار حضرت سیدنا خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موئے (بال) مبارک تھے۔ اتفاقاً جنگ یمامہ کے دوران وہ ٹوپی گر گئی اس کو اٹھانے کی جناب خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی کوشش کی۔ اور اس سلسلہ میں چند صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی شہید ہوئے۔ بعد میں لوگوں نے جب ان سے شکایات کی اور اس ٹوپی کے بارے میں معلوم کیا تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ صرف ٹوپی کی خاطر ایسا نہیں کیا بلکہ اس ٹوپی میں نعمت بے بہا جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے اور اس کے حصول کی غرض و غایت میں دو امور پنہاں تھے۔ ایک تو یہ کہ میں موئے مبارک کی برکتوں سے محروم نہ ہو جاؤں۔ اور دوسرا یہ کہ ٹوپی کفار و مشرکین کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ (شفا شریف جلد دوم صفحہ 110)

**آنکھیں روشن ہو گئیں:** آیئے پھر واپس قرآن حکیم کے دوازے پر تیرھواں پارہ سورۂ یوسف جب سیدنا یوسف علیہ السلام کی جدائی میں رو رو کر جناب یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں سفید ہو گئیں تو جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا۔

(5)...... اِذْهَبُو بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاتِ بَصِيْرًا۔

**ترجمہ** "یہ میرا کرتا لے جاؤ اور میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو آنکھیں روشن ہو جائیں گی"۔

Marfat.com

کیوں جناب ہے کوئی فتویٰ دیوبند کے سٹور میں یا نجدیت کے تہہ خانوں میں جناب یوسف علیہ السلام بے جان کُرتے کو مشکل کشا بنائے بیٹھے ہیں چلو آپ کے خیال میں جناب یوسف علیہ السلام ابھی ینگ نبی ہیں۔ تجربہ بھی اتنا نہیں لیکن یعقوب علیہ السلام تو بوڑھے پیغمبر تھے انہیں بھی کچھ خیال نہ آیا کہ ہمارے اس فعل سے تو توحید متاثر ہوگئی ہم ایسا نہ کریں۔ بلکہ اللہ رب العزت سے آنکھوں کی صحت یابی کے لئے دعا مانگیں لیکن نہیں قرآن پاک بتا رہا ہے۔

اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا جوں ہی یوسف علیہ السلام کا کرتا جناب یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالا گیا فوراً آنکھیں ٹھیک ہوگئیں۔ اب ہم شرک کے فتوے لگانے والوں سے پوچھتے ہیں کہ سیدنا یعقوب وسیدنا یوسف علیہ السلام مشرک تھے یا مومن کیا فرماتے ہیں ڈالروں اور ریالوں میں پلنے والے نجدی مفتیان کرام کیا اللہ رب العزت ان کے اس فعل سے ناراض ہوا یا نبوتیں لے لی ہوں کہ جاؤ تم گھر تم تو استغفر اللہ مشرک ہوگئے ہو ہے کوئی بات ایسی تو دکھائیں۔

## تعویز بنا کر ڈال دی:

(6)...... سورۂ یوسف کی آیت نمبر 14 فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ کے تحت امام اجل امام اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ روح البیان، امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مدارک (مطبوعہ کراچی) اور مولوی محمد اسحاق دہلوی دیوبندی اپنی کتاب داستانِ یوسف میں لکھتے ہیں کہ جب سیدنا یعقوب علیہ السلام نے جناب یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں کے ساتھ بھیجا۔ تو ان کے گلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قمیض تعویز بنا کر ڈال دی۔ تا کہ محفوظ رہیں عرب شریف کی وہ خاک جو جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے ساتھ مس ہوئی وہ خاک اتنی

Marfat.com

مبارک ہے کہ اللہ رب العزت اس متبرک خاک کی قسمیں کھاتا ہے

(7)...... لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ.

جناب اب تو مسئلہ اتنا واضح ہو گیا ہے کہ مزید اس کی وضاحت کی کوئی گنجائش نہیں اگر یوسف علیہ السلام کے جسم سے مس ہونے والے کرتے میں اتنی تاثیر ہے کہ نابینے کی آنکھیں درست ہو سکتی ہیں تو پھر باقی انبیاء بلکہ امام الانبیاء علیہ تحیۃ والثناء کے اور اولیاء کرام کے تبرکات بھی نفع دے سکتے ہیں بلکہ یقیناً دیتے ہیں۔

## ملاحظہ فرمائیے :

## نعلین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی کی برکت:

مولوی عبدالستار غیر مقلد اپنی کتاب اکرام محمدی مطبوعہ لاہور صفحہ 176 پر لکھتے ہیں کہ ایک یہودی نابینا ہو گیا تو اس کی بیٹی نے دوائی کہہ کر اس کی آنکھوں میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین پاک کی خاک ڈال دی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی خاک نعلین پاک کی برکت سے یہودی کی بینائی واپس کر دی۔ بیٹی سے کہنے لگا کتنا اچھا حکیم ہے مجھے اس کے پاس لے چلو شکریہ ادا کروں تو بیٹی نے بتادیا یہ وہی ہے جن کو دن رات برا کہتے ہو ان کے جوتے کی خاک تیرے آنکھوں میں ڈالی ہے۔ یہودی غصے میں لال پیلا ہو گیا کہنے لگا میں یہ آنکھیں رہنے ہی نہیں دوں گا جس میں میرے دشمن (معاذ اللہ) کے جوتے کی تو نے خاک ڈال دی ہے۔ (تفصیلی واقعہ اصل کتاب میں دیکھئے)

## احادیث نبویہ اور عمل صحابہ

**حدیث** (1) حضرت ابن سیرین علیہ رحمۃ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جنھیں میں نے

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ یا ان کے گھر والوں کی وساطت سے حاصل کیا ہے حضرت عبیدہ نے کہا ان میں سے ایک بال مبارک کا میرے پاس ہونا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جو اس دنیا میں مجھے ملا۔ (بخاری رقم الحدیث 169)

**حدیث** (2) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سر مبارک ک بال اتروائے تو ابوطلحہ پہلا شخص تھا جس نے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک باعث برکت سمجھتے ہوئے پکڑے۔ (بخاری رقم الحدیث 170)

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ (جنھیں مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب افاضات الیومیہ مطبوعہ ملتان جلد 9 صفحہ 108 پر بارگاہ نبوی کا حضوری لکھا ہے) مدارج النبوت میں ارقام فرماتے ہیں کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کے بال منڈوائے تو موئے مبارک صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تقسیم فرمائے کچھ ترتیب حسب ذیل ہے نصف بال مبارک حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائے اور دوسرے ازواج مطہرات اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بخش دیئے ہر ایک کو ایک یا دو بال مبارک ملے جیسا کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ اوپر مذکور ہوا۔

**حدیث** (3) مولوی عبدالحئی لکھنوی دیوبندی فتاویٰ عبدالحئی مطبوعہ کراچی جلد سوم صفحہ 173 پر ایک حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کو نظر لگتی یا بیمار ہوتا تو وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ بھیج دیتے پس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک جس کو وہ چاندی کی ڈبیا میں رکھا کرتی تھیں نکالتیں اور اسے پانی میں ڈال کر لا دیتیں اور اس پانی کو بیمار پی لیا کرتا تھا میں نے جھانک کر ڈبیا میں دیکھا تو اس میں سرخ رنگ کے چند بال تھے۔

Marfat.com

**حدیث** (4) ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کے وقت تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی حاضر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے باقی بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اسی اثنا میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم علیہ السلام نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اس میں اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ انور دھویا اور اس سے ہی کلی فرمائی پھر حضرت بلال و ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس پانی سے کچھ پی لو اور کچھ اپنے منہ اور سینوں پر لگا لو (بخاری رقم الحدیث 185)

**حدیث** (5) عروہ نے مسور سے روایت کی ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو لوگ آپ کے وضو سے گرنے والے پانی کو لینے کے لئے لڑنے کو تیار ہو جاتے (بخاری رقم الحدیث 186)

**حدیث** (6) حضرت عبد الرحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وضو فرمایا تو آپ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان باقی پانی اپنے جسموں پر ملنے لگے تو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمھیں اس پر کیا چیز ابھارتی ہے وہ بولے اللہ و رسول کی محبت (مشکوٰۃ)

**حدیث** (7) سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بھانجا بیمار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست اقدس رکھا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی سے کچھ پی لیا۔ (بخاری رقم الحدیث 187)

**حدیث** (8) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں بیمار تھا اور مجھے ہوش

Marfat.com

نہیں تھے تو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کو تشریف لائے اور وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو میں ہوش میں آ گیا۔ (بخاری رقم الحدیث 191) ابن ماجہ رقم الحدیث 510 اس سے معلوم ہوا کہ صحابی تبرکات کو دافع البلا سمجھتے تھے اور وہابی شرک کی وبا سمجھتے ہیں ہمارا عقیدہ تو صحابیوں جیسا ہے وہابیوں سے خدا بچائے۔

**حدیث** (9) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ بچوں (نومولود) کو حصول برکت کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے حضور علیہ السلام انہی برکت کی دعا دیتے اور ان کے منہ میں کوئی چیز چبا کر دیتے (مسلم رقم الحدیث 570)

**حدیث** (10) حضرت کبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا میں نے اٹھ کر مشکیزے کا منہ جہاں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک لگا تھا کاٹ کر بطور تبرک و تعظیم اپنے پاس رکھ لیا۔ (مشکوٰۃ رقم الحدیث 4094)

**حدیث** (11) حضرت سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے اس وقت حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ السلام کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے تو لوگوں نے وہ پانی اپنے جسموں پر چھڑکا۔

(مسلم رقم الحدیث 1021 - نسائی رقم الحدیث 139)

اس سے ظاہر ہوتا ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جان کائنات سے والہانہ محبت تھی حضور علیہ السلام ناک بھی صاف کرتے تو اس رینٹ کو کوئی نہ کوئی صحابی اپنے ہاتھ میں لے لیتا اور چہرے و جسم پر مل لیتا رینٹ طبعاً مکروہ اور گھناؤنی ہوتی ہے اگر جان کائنات

Marfat.com

لی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ عام انسانوں کی طرح ہوتے تو صحابہ رینٹ کو ہاتھ تک نہ لگاتے
ر جو رینٹ شفاف خوشبودار اور میٹھی ہو تو کون اس کے حصول کی کوشش نہ کرے گا دیو بندی
ک کی بارش برسانے والے اگر وہاں ہوتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان پر بھی کفر شرک کا
ائی لگانے سے باز نہ آتے۔

**لان شرک توڑ:** اس سلسلہ میں حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم اختر شاہ جہاں
ری علیہ الرحمۃ موطا امام مالک صفحہ 171-170 کے حاشیہ پر ایک لطیفہ تحریر کرتے ہیں
ماتے ہیں۔

ایک دفعہ مدرسہ انور التوحید میں شرک فروش ٹولے کے دو مولوی صاحبان بیٹھے
مائی میں توحید کو پھیلانے اور شرک کو پوری طرح دنیا سے مٹانے کی تدابیر پر غور فرما رہے
ے ایک مولوی صاحب کا نام بدعت توڑ اور دوسرے کا شرک پھوڑ تھا اثنائے گفتگو مولانا
رک پھوڑ صاحب فرمانے لگے بھائی بدعت توڑ دل چاہتا ہے کہ آج آپ سے دل کی
ت کہہ دوں۔ یار بعض احادیث کو پڑھ کر میں حیران رہ جاتا ہوں کہ صحابہ کرام جیسی ہستیوں
و کیا ہو گیا تھا؟ دیکھیئے حضور تھوکتے تو وہ اسے حاصل کرنے کے لئے دوڑتے حضور وضو
رماتے تو وہ مستعمل پانی کا ایک ایک قطرہ حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا
یتے۔ اگر وہ مل جاتا تو فبہا ورنہ جس زمین پر گرتا اس گیلی مٹی کو لے کر اپنے جسموں اور
کپڑوں پر مل لیتے۔ حضور حجامت بنواتے تو وہ ایک ایک بال کو حاصل کرنے کی ایسی کوشش
کرتے کہ گویا ابھی آپس میں لڑ پڑیں گے اپنے گھر میں نماز بھی اس جگہ پڑھنا پسند کرتے
جہاں حضور سے پڑھوا لیتے بھلا ان سے کوئی پوچھتا کہ جب ایسا کرنے کا اللہ اور رسول نے
کوئی حکم نہیں دیا تو آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ یار سچی بات تو یہ ہے کہ اگر سچی بار کہہ دی

Marfat.com

جائے تو سارے مسلمان لٹھ لے کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے، جان برادر حقیقت یہ ہے مجھے تو صحابہ کرام بھی بالکل بریلوی ہی نظر آتے ہیں، عقیدت کے پردے میں جو کچھ کرتے رہتے تھے کیا یہ بریلویت نہیں ہے؟ زاویہ نظر ان کا بھی موحدانہ کم اور شرک پسند ہی زیادہ محسوس ہوتا ہے، ہائے افسوس جب امت کی بنیاد ہی غلط رکھی گئی تو ساری عمار غلط تعمیر نہ ہوگی تو اور کیا ہوگا، اس کے بعد تھوڑی دیر تو انہوں نے اپنے منہ پر سکو (خاموشی) کی مہر لگائے رکھی اور پھر ایک سرد آہ بھر کر قفل دہن کھولتے ہوئے گوہر افش فرماتے ہیں بھائی بدعت توڑ ہوسکتا ہے صحابہ تو اس لئے یہ دھندا کر رہے ہوں کہ ساری میں عاشق رسول مشہور ہو جائیں گے اور رہتی دنیا تک ان کے عشق رسول کے ڈنکے رہیں گے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ حضور علیہ السلام نے انہیں ایسا کرنے سے کیوں نہ فرمایا؟ یار مجھے تو یوں لگتا ہے کہ بریلی والے مولوی (امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ) کا جادو حضور پر بھی چل گیا تھا۔ حضور بھی اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آگئے تھے کہ کہ اس کی باتوں میں رس بڑا ہے۔

ملاں بدعت توڑ نے لقمہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بھائی شرک پھوڑ بریلی والا مولو کل پرسوں پیدا ہوا تھا وہ حضور کے زمانے میں کب تھا؟ ملاں شرک پھوڑ صاحب فرما لگے یار میں تو یہی سمجھ سکا ہوں کہ توحید کے ساتھ ساتھ بریلویت بھی خود حضور نے پھیلا ہے۔ اس کے بعد ایک سرد آہ بھرتے ہوتے ہوئے ملاں شرک پھوڑ صاحب نے بڑے ناک لہجے میں کہا یار چلو صحابہ ایسا کرتے رہے حضور بھی اس دھندے کو تعظیم کے پردے چھپا کر خوش ہوتے رہے کہ میرا قیصر (روم کا بادشاہ) وکسریٰ (عجم کا بادشاہ) سے بھی احترام کیا جا رہا ہے اور وہ بھی دل کی گہرائیوں سے لیکن معلوم نہیں خدا کو کیا ہو گیا تھا کہ

Marfat.com

وں احکام تو نازل فرماتا رہا لیکن ایک دفعہ بھی یہ وحی نازل نہیں فرمائی کہ تعظیم کے
ے میں جو پوجا پاٹ کا کاروبار کرر ہے ہو اسے بند کردو، نہ اپنے نبی کو حکم دیا کہ صحابہ کو ایسا
نے سے منع فرمادو۔ یار مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ خود خدا شرک پسند اور بریلویت
ہے اور خوامخواہ ساری مصیبت ہمارے سر پر ڈالی ہوئی ہے، غالبًا اسی لئے فرشتوں کو حکم
ما کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ ملاں شرک پھوڑ صاحب ابھی جملہ ختم کرنے ہی پائے
کہ کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی آنے والے کی صورت تو نظر نہ آئی لیکن بلند
ز سے کوئی یہ کہہ رہا تھا۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

**دیث** (12) حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم وفد کی
رت میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ سے
ں کیا کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے پھر ہم نے آپ سے وضو کا غسالہ (استعمال شدہ
) برکت کے لئے مانگا تو آپ نے پانی منگایا وضو کیا اور کلی کی پھر یہ پانی آپ نے ایک
ں میں ڈال دیا اور ہم کو فرمایا لے جاؤ جب اپنے وطن پہنچو تو گرجا گرا دو اور اس جگہ یہ پانی
ک کر مسجد تعمیر کرلو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا وطن دور ہے گرمی
ت ہے تو راستہ میں ہم یہ (پانی) برکت کے لئے پئیں گے تاکہ مسجد کے ساتھ ہمارے
بھی منور ہو جائیں اور یہ پانی ختم ہو جائے گا فرمایا اس میں اور پانی ملا لینا اس سے برکت
پڑے گی۔ (مشکوٰۃ رقم الحدیث 663 نسائی رقم الحدیث 704)

مفسیر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متذکرہ حدیث کی شرح

Marfat.com

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

(1)...... جو چیز جان کائنات صلی اللہ علیہ کے جسدِ مبارک سے مس ہو جائے وہ تبرک بن جاتی ہے لہٰذا خاک مدینہ بھی تبرک ہے جیسا کہ گذشتہ صفحات میں آپ قرآن حکیم کے حوالے سے پڑھ آئے ہیں۔

(2)...... جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دھوون معنوی نجاستوں کو بھی دور کر دیتا ہے۔

(3)...... جس مسجد میں مختار کل صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک ہو وہ دوسری مسجد سے افضل ہے۔ بعض مسجدوں میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف رکھے ہیں اس کا ماخذ یہ حدیث پاک ہے۔

(4)...... یہ کہ بزرگوں کے تبرکات دوسرے شہروں میں لے جانا یا بھیجنا سنت ہے بعض لوگ عرسوں کا لنگر دور دور لے جاتے ہیں اس کا ماخذ بھی یہ حدیث ہے

**لمحہ فکریہ:** مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی اپنی کتاب تذکرۃ الرشید مطبوعہ لاہور جلد اول صفحہ 113 پر لکھتے ہیں کہ اشرف علی تھانوی کے پاؤں دھوکر پینا نجات اُخروی کا سبب ہے حضرات محترم جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے اگر دیوبندی مولویوں کے پاؤں کا دھوون پینا باعث نجات ہے تو ان کے آثار و تبرکات کا کیا عالم ہوگا جن کی شان یہ ہے۔

جن کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

**حدیث** (13) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم نے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آقا آپ میرے گھر تشریف لائیں اور نماز پڑھیں تو میں اس جگہ (جہاں آپ نماز پڑھیں گے) برکت کیلئے نماز پڑھ

Marfat.com

کروں گی حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی (نسائی رقم الحدیث 740)

میرے بھائیو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے نزدیک تبرکات کی کتنی اہمیت تھی آپ ہمیشہ نماز اسی جائے نماز پر پڑھتی رہیں اگر کوئی فائدہ نہ تھا کیوں اتنا اہتمام کیا گیا۔

**حدیث** (14) حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دے رہی تھیں جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا اسے (میری صاحبزادی کی لحد میں) جسم کے ساتھ رکھ دینا۔

(ابن ماجہ رقم الحدیث 1519)

**حدیث** (15) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیض مبارک ان کے کفن کے لئے عطا فرمائی اور ان کی قبر میں اترے جب مٹی برابر کی جاچکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنی قمیض کفن کے لئے اس لئے عنایت کی تاکہ یہ جنت کا لباس پہنیں پھر ان کی قبر میں اترا تاکہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں (جامع الاحادیث جلد سوم صفحہ 17)

**حدیث** (16) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں ایک چادر لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے تاکہ آپ کو پیش کروں آپ نے قبول فرمالیا اور تھوڑی دیر بعد اسے پہنے ہمارے پاس تشریف لائے اتنے میں ایک شخص آیا

Marfat.com

اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چادر کتنی خوبصورت ہے یہ مجھے دیں دیجئے آپ نے فرمایا اچھا اندر تشریف لے گئے تو اس چادر کو لپیٹ کر اس آدمی کے پاس بھیج دیا لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ خدا کی قسم تو نے بہت برا کیا کہ رسول خدا سے یہ چادر مانگ لی حضور علیہ السلام کو اس کی بہت ضرورت تھی اس شخص نے جواب دیا خدا کی قسم میں نے یہ چادر پہننے کیلئے نہیں مانگی میں نے تو اس لئے مانگی ہے کہ مجھے اس میں کفن دیا جائے حضرت سہل فرماتے ہیں کہ جس دن وہ شخص فوت ہوا تو اسے اسی چادر میں کفنایا گیا (ابن ماجہ رقم الحدیث 1348)

حضرات ذی وقار! یہ عمل صحابہ ہے کون صحابہ جو ہدایت کے ستارے ہیں جن کا عمل قرآن کی تفسیر ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ اُس طرح ایمان لے آؤ جس طرح محبوب کے صحابہ ایمان لائے ہیں۔

**حدیث** (17) حضرت اسما بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک جبہ شریف ہے جسے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے ہم اسے بیماروں کے لئے دھوتے اور ان کے لئے شفا طلب کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ رقم الحدیث 4130 - بخاری رقم الحدیث 1181)

یعنی جب کوئی بیمار آتا تو ہم اس جبہ شریف کو پانی میں بھگو کر پانی مریض کو پلاتے تو اللہ عزوجل شفا عطا فرما دیتا۔

**حدیث** (18) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن حجر اسود اس صورت میں آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے یہ دیکھے گا اور اس کی زبان ہوگی جس سے یہ ان لوگوں کی شفاعت کرے گا جنہوں نے اسے حق کے ساتھ بوسہ دیا ہے۔ (ابن ماجہ رقم الحدیث 725)

Marfat.com

## دور حاضر کا ایک ایمان افروز واقعہ:

جناب علی محمد صاحب تارڑ ساکن بھیکھو ضلع گجرات کہتے ہیں کہ جب میں حج بیت اللہ شریف کیلئے حجاز مقدس گیا تو مجھے مدینہ منورہ میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جبہ مبارک اور غلاف کعبہ کا ایک ایک ٹکڑا ملا واپسی پر وہ دونوں ٹکڑے بغایت احترام پاکستان لے آیا خدا کی حکمت کہ عرصہ دو سال بعد ایک دن صبح کو اٹھا تو اچانک میری بینائی میں کمی آ گئی بڑی پریشانی بن گئی جب دوسرے دن صبح کو اٹھا تو بینائی بالکل ختم ہو چکی تھی۔ اور میں اندھا ہو گیا تھا۔

ایک آدمی کے ساتھ شہر گیا ڈاکٹر کو آنکھیں دکھائیں تو انہوں نے مشورہ دیا کہ لاہور میں میو ہسپتال جاؤ وہاں معائنہ کراؤ بڑی پریشانی سے ایک آدمی کے ساتھ میو ہسپتال پہنچا اور آنکھوں کا معائنہ کروایا، ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آنکھوں میں سفید موتیا ہے۔ کچھ عرصہ بعد ہسپتال میں آنکھوں کا آپریشن کروا، یا کم از کم تین ماہ علاج کراؤ شائد نظر ٹھیک ہو جائے چند دن کی دوائی لے کر واپس گھر پہنچا بڑی مصیبت و پریشانی کا عالم کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں گا ہے بگاہے یہ شعر زبان پر جاری ہو جاتا۔

یا رسول اللہ انظر حالنا
یا حبیب اللہ اسمع قالنا

ایک دن بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ جبہ مبارک کا ٹکڑا جو حجاز مقدس سے لایا تھا۔ آزما کر دیکھنا چاہئے گھر والوں کو کہا فلاں ٹرنک مجھے پکڑاؤ انہوں نے تعمیل کی میں نے بسم اللہ شریف پڑھ کر ٹرنک کھولا اور ٹٹول کر وہ ڈبی نکالی اور باوضو ایک گلاس پانی لیکر ان ٹکڑوں کو بھگو بھگو کر آنکھوں پر لگانا شروع کر دیا خدا کی قسم چند ساعتوں کے بعد میری

Marfat.com

بینائی بحال ہوگئی۔(شانِ مصطفٰے بزبانِ مصطفٰے صفحہ 969)

**حدیث** (19) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو دونوں قبروں میں مردوں کو عذاب ہو رہا تھا۔اور صرف اتنی سی بات پر کہ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی ایک شاخ لی اس کے دو حصے کئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا۔لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوگی عذاب میں تخفیف ہوگی۔

(بخاری رقم الحدیث 213، مسلم رقم الحدیث 585،نسائی رقم الحدیث 31،مشکوٰۃ رقم الحدیث 310)

مذکورہ بالا حدیث نبوی کی شرح کرتے ہوئے مفسّرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمتہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث بڑے معرکے کی ہے۔اس سے بہت مسائل حال ہو سکتے ہیں جن میں چند یہ ہیں

(1)...... جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کے لئے کوئی شے آڑ نہیں، کھلی چھپی ہر چیز آپ پر ظاہر ہے۔عذاب قبر کے اندر ہے حضور قبر کے اوپر تشریف رکھتے ہیں اور عذاب قبر دیکھ رہے ہیں۔

(2)......حضور علیہ السلام مخلوق کے ہر کھلے چھپے کام کو دیکھ رہے ہیں کہ کون کیا کر رہا ہے اور کیا کرتا تھا فرمادیا کہ ایک چغلی کرتا تھا اور ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔

(3)......گناہ صغیرہ پر قبر و حشر میں عذاب ہو سکتا ہے۔دیکھو چغلی وغیرہ گناہ صغیرہ ہیں مگر عذاب ہو رہا ہے۔

(4)حضور علیہ اسلام ہر گناہ کا علاج بھی جانتے ہیں۔دیکھو قبر پر شاخیں لگائیں تا کہ عذاب ہلکا ہو۔

Marfat.com

(5)......قبروں پر سبزہ پھول وغیرہ ڈالنا سنت سے ثابت ہے کہ اس کی تسبیح سے مردے کو سکون ملتا ہے۔

(6)......قبر پر قرآن پاک کی تلاوت کرنا وہاں حافظ بٹھانا بہت اچھا ہے کہ جب شاخوں کے ذکر سے عذاب ہلکا ہوتا ہے تو انسان کے ذکر سے بھی ضرور ہلکا ہوگا۔

(7)......اگرچہ ہر خشک وتر چیز تسبیح پڑھتی ہے مگر سبزے کی تسبیح سے مردے کو راحت نصیب ہوتی ہے ایسے ہی بے دین کے تلاوت قرآن کا کوئی فائدہ نہیں کہ اس میں کفر کی خشکی ہے مومن کی تلاوت مفید ہے کہ اس میں ایمان کی تری ہے۔

(8)......گناہ گاروں کی قبروں پر سبزہ عذاب ہلکا کرے گا بزرگوں کی قبر پر سبزہ مرحوم کا ثواب ودرجہ بڑھائے گا۔

(9)......درخت خشک نہ ہونے کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاثیر صرف جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کی نہ تھی ہم بھی قبر پر سبزہ ڈالیں تو یہی تاثیر ہوگی۔

**حدیث** (20): امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ جن کے بارے مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب افاضات الیومیہ مطبوعہ ملتان جلد 7 صفحہ 122 پر لکھتے ہیں۔

کہ ان کو ہر وقت حضور علیہ السلام کا مشاہدہ رہتا تھا۔ سیوطی علیہ رحمتہ حدیث سن کر فرمادیتے کہ یہ حدیث ہے یا نہیں کسی نے پوچھا آپ کیسے پہچان لیتے ہیں۔ یہ حدیث ہے یا نہیں تو علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں حدیث سن کر حضور علیہ السلام کے چہرہ انور پر نظر کرتا ہوں اگر بشاش پاتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث ہے۔ اور اگر ناراض پاتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ یہ حدیث نہیں۔ یہ علامہ سیوطی اپنی مشہور زمانہ کتاب الخصائص کبری مطبوعہ لاہور جلد دوم صفحہ 471 پر اور مولوی ذکریا سہارن پوری تبلیغی جماعت والے اپنی

Marfat.com

کتاب فضائل اعمال مطبوعہ لاہور 172 پر حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سنگیاں لگوائیں اور جو خون نکلا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا کہ اس کو کہیں دفن کردیں۔ وہ گئے اور تھوڑی دیر بعد آ کر عرض کیا حضور دفن کردیا ہے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہاں عرض کیا میں نے پی لیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جس کے بدن میں میرا خون مل جائے گا اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوسکتی۔

## جو سر پہ رکھنے کو مل جائے :

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی کتاب ذادالسعید مطبوعہ کراچی صفحہ 47 پر لکھتے ہیں نقشہ نعل مصطفیٰ علیہ تحیۃ والثناء شریف کے آثار وخواص وفضائل کو کون شمار کرسکتا ہے اور صفحہ 49 پر مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ نقشہ کو تبرکاً اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے دشمنوں کے غلبے سے شیطان سرکش کی نظر بد سے امن وامان میں رہے اسی لئے تو میرے اعلیٰ حضرت علیہ رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔ ؎

سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ تاجدار ہم بھی ہیں

حضرات ذی وقار! یہ نعلین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات تھی کہ ورالورا ہے مولوی تھانوی تو یہاں تک لکھ گئے ہیں کہ یہ سب بزرگوں کی جوتیوں کی زیارت کی برکت ہے اٹھانا تو دور کی بات ہے۔ فقط زیارت بڑا کمال رکھتی ہے۔ (افاضات الیومیہ جلد 10 ص 140)

یہی مولوی صاحب افاضات الیومیہ مطبوعہ ملتان جلد اول صفحہ 181 پر لکھتے ہیں کہ حاجی امداداللہ مہاجر مکی سے لوگ تبرک مانگتے تو آپ کسی کو تہبند، کسی کو کرتا اور کسی کو ٹوپی دے رہے

Marfat.com

ہیں بعض اوقات تقسیم کے باعث حاجی صاحب کے پاس کپڑے نہیں رہتے تھے۔

اشرف علی تھانوی صاحب اپنی کتاب نشر الطیب مطبوعہ لاہور صفحہ 326 پر لکھتے ہیں کہ امام شرف الدین بوصیری کے زمانہ میں مصر کے وزیر اعظم سعد الدین فاروقی نابینا تھے رات کو سوئے تو خواب میں کسی نے کہا۔ اے سعد الدین اگر آنکھوں کا نور چاہئے تو شرف الدین بوصیری سے قصیدہ بردہ شریف لے کر اپنی آنکھوں پر لگاؤ ٹھیک ہو جاؤ گے اس وزیر نے امام بوصیری سے قصیدہ لے کر آنکھوں سے لگایا اس قصیدے کی برکت سے فی الفور آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔

مولوی حسین احمد ٹانڈوی دیو بندی اپنی کتاب شہابِ ثاقب مطبوعہ کراچی صفحہ 52 پر لکھتے ہیں کہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیو بندی کے یہاں تبرکات میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاف کا ایک ٹکڑا بھی تھا بروز جمعہ کبھی کبھی حاضرین وخدام کو جب ان تبرکات کی زیارت خود کرایا کرتے تھے۔ تو صندوقچہ خود اپنے دست مبارک سے کھولتے اور غلاف کو نکال کر اپنی آنکھوں سے لگاتے اور چومتے تھے۔ پھر اوروں کی آنکھوں سے لگاتے اور ان کے سروں پر رکھتے اس امر کو ہزاروں نے ملاحظہ کیا ہوگا۔ مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو نہایت عظمت وحفاظت سے رکھی جاتیں ان کی گٹھلیوں کو نہایت حفاظت سے رکھتے تھے۔ لوگوں کو پھینکنے نہ دیتے اور نہ خود پھینکتے ان کو ہاون دستہ میں کٹوا کر نوش فرماتے مولوی حسین احمد دیو بندی اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول 1319ھ میں اور میرے بھائی محمد صدیق صاحب مولوی رشید احمد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بھائی صاحب سے ملتے ہی مولوی صاحب نے پوچھا حجرہ شریف کی خاک بھی لائے ہو یا نہیں چونکہ وہ ہمارے پاس موجود تھی اس لیے باادب پیش کی تو عظمت سے قبول فرما کر سرمہ

Marfat.com

میں ڈلوائی اور روزانہ بعد نماز عشا آخر عمر تک اس سرمہ کو استعمال فرماتے رہے اس قصہ سے عام خدام واقف ہیں۔

## مولوی خلیل احمد دیوبندی:

مولوی ظفر احمد دیوبندی وا ہگہ والے اپنی کتاب عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اکابر علماء دیوبند مطبوعہ لاہور صفحہ 39 پر لکھتے ہیں کہ مولوی خلیل احمد لوگوں کو کہتے کہ مدینہ شریف سے کنوؤں کا پانی اور خاک مدینہ لے آیا کرو کیونکہ ان میں شفا ہے۔ حضرت کے ملنے والے ایک صاحب بڑے بیمار ہوئے منہ پر سوزش ہوگئی ہوا لگنے سے بہت تکلیف ہوئی ۔روئی میں منہ لپیٹے رکھتے تھے۔ان کے بھتیجے سے حضرت نے فرمایا روضہ مبارک کی خاک لا کران کے منہ پر ملو۔اس نے عرض کی حضور خاک وہاں کہاں ہے مولوی خلیل نے کہا قالین کے نیچے ہاتھ رگڑو جو بھی ہاتھ کو لگے وہ کافی ہے۔اس نے ایسا ہی کیا تو الحمد للہ اسی وقت شفاء ہوگئی۔فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار ۔کیوں جناب ہے کوئی انصاف کی رتی باقی اہل نجد دیوبند کی عدالت میں۔

**تبرکات غوثیہ** :حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں مولوی ابراہیم سیالکوٹی اہلحدیث نے اپنی کتاب تاریخ اہل حدیث مطبوعہ سرگودھا صفحہ 284 پر امام الہند لکھا ہے۔اور انکی مشہور کتاب انفاس العارفین کو بھی تسلیم کیا ہے۔شاہ صاحب علیہ الرحمۃ اپنی اسی کتاب انفاس العارفین مطبوعہ لاہور صفحہ 77 پر نقل فرماتے ہیں کہ حرمین شریفین میں ایک ایسا شخص مقیم تھا جسے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کلاہ (ٹوپی) مبارک تبرکاً سلسلہ وار اپنے اباؤاجداد سے ملی ہوئی تھی جس کی برکت سے وہ شخص حرمین شریفین کے نواح میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور شہرت کی بلندیوں پر فائز تھا۔ایک رات غوث

Marfat.com

اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (کشف میں) اپنے سامنے موجود پایا جو فرما رہے تھے کہ یہ کلاہ ابو القاسم اکبر آبادی تک پہنچا دو، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان سن کر اس شخص کے دل میں آیا کہ اس بزرگ کی تخصیص لازماً کوئی سبب رکھتی ہے۔ چنانچہ امتحان کی نیت سے کلاہ مبارک کے ساتھ ایک قیمتی جُبّہ بھی شامل کر لیا اور پوچھ گچھ کرتے حضرت خلیفہ ابو القاسم اکبر آبادی کی خدمت میں جا پہنچا اور ان سے کہا کہ یہ دونوں تبرکات حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔ اور انہوں نے مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ تبرکات ابو القاسم کو دے دو۔ یہ کہہ کر تبرکات ان کے سامنے رکھ دیئے۔ جناب ابو القاسم نے تبرکات قبول فرما کر انتہائی مسرت کا اظہار کیا اس شخص نے کہا یہ تبرکات ایک بہت بڑے بزرگ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں۔ لہٰذا اس کے شکریہ میں ایک بڑی دعوت کا انتظام کرائے روسائے شہر کو مدعو کیجئے۔ حضرت ابو القاسم نے فرمایا کل تشریف لانا ہم کافی سارا طعام تیار کروائیں گے۔ آپ جس جس کو چاہیں بلا لیجئے۔ دوسرے روز علی الصبح وہ شخص روسائے شہر کے ساتھ آیا دعوت تناول کی اور فاتحہ پڑھی فراغت کے بعد لوگوں نے ابو القاسم سے پوچھا آپ تو ظاہری سامان کچھ بھی نہیں رکھتے اس قدر طعام کہاں سے آ گیا۔ فرمایا اس قیمتی جبہ کو بیچ کر دعوت کا اہتمام کیا ہے۔ یہ سن کر وہ شخص چیخ اٹھا کہ میں نے اس فقیر کو ولی اللہ سمجھا تھا مگر یہ تو مکار ثابت ہوا۔ اتنے قیمتی تبرکات کی قدر اس نے نہیں پہچانی۔ ابو القاسم نے فرمایا چپ رہو۔ جو چیز تبرک تھی وہ میں نے محفوظ کر لی ہے اور جو سامان امتحان تھا ہم نے اسے فروخت کر کے دعوت شکرانہ کا انتظام کر ڈالا۔ یہ سن کر وہ شخص متنبہ ہو گیا اور اس نے تمام اہل مجلس پر ساری حقیقت کھول کر رکھ دی جس پر سب نے کہا کہ الحمدللہ تبرک اپنے مستحق تک پہنچ گیا۔

**سبزی کے پتے**: مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی کتاب جمال الاولیا

Marfat.com

مطبوعہ لاہور صفحہ 201 پر لکھتے ہیں کہ مصر میں ایک مجذوب تھے محمد فرفور علیہ رحمۃ آپ لیموں فروخت کیا کرتے تھے۔ جب کسی کو کوئی بیماری ہوتی اور وہ انکے لیموں سے کچھ کھالیتا تھا صحت یاب ہوجاتا تھا۔ اوران کے ایک بھائی جامع ازہر کے دروازے پر سبزی فروخت کیا کرتے تھے۔ جو اس سبزی کا ایک پتہ کھالیتا شفایاب ہوجاتا ہے۔ ایک شخص نے شراب پی لی تھی۔ اس کے گلے میں غدود ہوگیا اور بڑھ گیا۔ حتیٰ کہ سارے حلق کو بند کردیا اس نے بھی آپ کی سبزی کا ایک پتہ کھایا تو فوراً ہی وہ غدود گر پڑا اور وہ اچھا ہوگیا۔

**مولوی صاحب کی ٹوپی** : پروفیسر ڈاکٹر محمد نواز دیوبندی نے مولوی ذکریا دیوبندی کی حیات پر ایک کتاب لکھی ہے۔ حضرت مولانا ذکریا کی دینی وعلمی خدمات، جوکہ فیصل آباد سے شائع ہوئی ہے، اس کتاب کے صفحہ نمبر 385 پر لکھا ہے کہ ایک مرتبہ کسی کے کھیت میں آگ لگ گئی۔ کھیت والا دوڑتا ہوا مولوی ذکریا کے پاس آیا (نہ جانے اس وہابی نے وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کیوں نہ پڑا) اور واقعہ بیان کیا آپ نے ٹوپی اتار کر اس کو دے دی کہ جلدی سے جا کر اسے آگ میں ڈال دو اس نے جا کر وہ ٹوپی آگ میں ڈالی اور آگ فوراً بجھ گئی۔

لیکن نہ ہی وہابیوں کی توحید میں فرق آیا، نہ ہی کفر و شرک ہوا نہ ہی کہیں سے بدعت بدعت کی صدائیں بلند ہوئیں۔ ہر چیز سلامت بھی رہی اور ٹوپی نے مشکل کشا بن کر مشکل کشائی بھی کردی اسے کہتے ہیں طرفہ تماشا۔

**ان کی بھی سنیئے** : مولوی ابراہیم میر اہلحدیث سیالکوٹی تاریخ اہل حدیث صفحہ 303 پر لکھتے ہیں کہ حافظ عبدالمنان وہابی کے پاس مولوی نذیر حسین وہابی کی پرانی دستار تھی۔ جب حافظ عبدالمنان صاحب کا آخری وقت آیا تو گھر سے ململ کی وہ پرانی دستار

Marfat.com

منگوا کر فرمایا کہ مولوی نزیر حسین وہابی نے یہ دستار عطا فرمائی تھی۔اس کو میرے کفن میں استعمال کرنا۔لو جناب اندر کا چور پکڑا گیا۔

**قبر میں شجرہ**: مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی اپنی کتاب تذکرۃ الرشید مطبوعہ لاہور، جلد دوم، صفحہ 290 پر لکھتے ہیں کہ ایک بار تھانوی صاحب نے مولوی رشید احمد گنگوہی سے دریافت کیا حضرت قبر میں شجرہ رکھنا جائز ہے۔حضرت نے فرمایا ہاں مگر میت کے کفن میں نہ رکھے (سائیڈ) پر طاق کھود کر رکھ دے تھانوی صاحب نے عرض کیا اس کا کوئی فائدہ بھی ہوتا ہے۔حضرت نے فرمایا ہاں ہوتا ہے۔اس پر مولوی رشید احمد گنگوہی نے بیان کیا کہ شاہ غلام علی دہلوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے کوئی مرید تھے۔ان کے پاس شاہ صاحب علیہ الرحمتہ کا جوتہ تھا انتقال کے وقت انہوں نے شاہ عبدالغنی علیہ رحمتہ کو وصیت کی یہ جوتے میری قبر میں رکھ دیجئے۔چنانچہ حسب وصیت رکھ دیئے گئے۔(واقعہ ان الفاظ پر ختم کرتے ہیں) ثابت ہوا تبرکات بزرگان کو قبر میں ساتھ لے جانا جائز ہے۔

اشرف السوانح مطبوعہ ملتان جلد نمبر 3 صفحہ 11 پر ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی سے اگر کوئی معتقد جوتے بطور تبرک لیتا تو احتیاطاً اس کو دھو کر اور پاک صاف کر کے عطا فرماتے۔حضرات گرامی قرآن وحدیث عمل صحابہ واقوال اولیاء اور مخالفین کے مسلمہ اکابرین کی عبارتوں سے تبرکات کے فضائل وبرکات ثابت ہیں ہدایت دست قدرت میں ہے۔

Marfat.com

# مرادِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ مقالہ اپریل 2001 ماہنامہ انوار لاثانی (لاہور) میں شائع ہوا۔ اور اب مزید اضافہ کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔

سید المرسلین خاتم النبیین علیہ تحیۃ والتسلیم کے بعد تاریخ اسلام میں جس مقدس ہستی کا نام بار بار زبان پر آتا ہے۔ وہ سسر رسول کریم غیظ المنافقین امام العادلین امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس طیب وطاہر ذات گرامی ہے۔

## نام ونسب اور ولادت:

آپ کا نام عمر ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت ابو حفص ہے۔ اور لقب فاروق اعظم ہے والد کا نام خطاب اور ماں کا نام عنتمہ ہے آٹھویں پشت میں آپ کا شجرہ نسب سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کے خاندانی شجرہ سے ملتا ہے آپ واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے نبوت کے چھٹے سال 27 برس کی عمر میں اسلام سے مشرف ہوئے آپ اس وقت اسلام لائے جب انتالیس مرد اور تیئس عورتیں اسلام لا چکی تھیں۔ (تاریخ الخلفاء مطبوعہ لاہور صفحہ 265)

## فاروق اعظم حریم اسلام میں:

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ صلوٰۃ والتسلیم نے (616ء بروز بدھ) دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْبِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ۔ یا اللہ ان دو آدمیوں ابو جہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے۔ اس کے ذریعے اسلام کو عزت وقوت عطا فرما۔

Marfat.com

وی فرماتے ہیں۔ وَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَيْهِ عُمَر یعنی اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر زیادہ محبوب تھے۔ (جامع ترمذی رقم الحدیث 1615)

ناظرین محترم اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہستی ہیں۔ جو اپنے رب کو پسند ہیں تو جو بدبخت اپنے رب کی پسند پر انگلی اٹھائے وہ خود ملہ کرے کہ میں اپنے سینے میں ایمان رکھتا ہوں یا نہیں۔ بہر حال بدھ کے دن نبی کریم لیہ السلام نے عمر کے لئے دعا فرمائی۔ اور مشکوۃ کے الفاظ ہیں۔ فَاَصْبَحَ عُمَر دوسرے ن (جمرات) ہی فاروق اعظم نے اسلام قبول کرلیا۔

گر کے قدموں پر وہ قربان ہو گئے
پڑھ لیا کلمہ اور مسلمان ہو گئے

آپ کے اسلام لانے کا واقعہ طویل ہونے کے ساتھ ساتھ خاصہ مشہور بھی ہے جو مام کتب میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے ذرا آگے چلتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام العادلین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ تو سید الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ سلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم حضرت عمر کے اسلام لانے پر لَقَدِاسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَاءِ آسمان والے بھی خوشیاں منا رہے ہیں۔

(ابن ماجہ شریف رقم الحدیث 108)

حضرات ذی وقار! جس کے کلمہ پڑھنے پر آسمانوں پر فرشتے خوشیاں منائیں۔ اس ہستی کے بارے اگر کوئی سیاہ دل ہلکے الفاظ استعمال کرتا ہے تو ہمارے خیال میں سوا نامہ اعمال سیاہ کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

Marfat.com

**فضائل عمر:** حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ علیہ سلام مجھے عمر کی شان کے متعلق بتایئے۔ حضور علیہ سلام نے فرمایا اے عمار تو نے مجھ سے وہ بات دریافت کی ہے جو میں نے جبرائیل سے پوچھی تھی۔ جبرائیل علیہ سلام نے مجھے کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اگر میں آپ کی خدمت میں اتنا عرصہ ٹھہروں جتنی نوح علیہ سلام کی عمر تھی۔ اور آپ کے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان کرتا رہوں وہ عرصہ تو ختم ہو جائے گا لیکن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان ختم نہیں ہو سکتی۔ (ریاض النضرہ جلد دوم 30 (اَلصَّواعقِ المُحرّقہ مطبوعہ لاہور صفحہ 286)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَو کَانَ نبیّ بَعدِی لَکَانَ عُمَرَ بنَ الخطَّابُ (جامع ترمذی الحدیث 1620) ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''

مذکورہ حدیث پاک کی شرح میں مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ رحمتہ فرماتے ہیں کیونکہ ان کے دل میں رب کی طرف سے الہام اور القاء بہت ہوتا ہے اور انہیں وحی سے بہت مناسبت ہے۔ اسی لیے قرآن مجید کی بہت سی آیات آپ کی رائے کے مطابق ہیں جیسے پردہ شراب کی حرمت بدر کے قیدیوں کے بارے میں آیات حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الشَّیطٰنَ لَیخَافُ مِنکَ یَا عُمَر. (جامع ترمذی رقم الحدیث 1624)

''اے عمر بے شک تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے''

Marfat.com

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ الشَّیطَانَ یَفرِقُ مِنُ عُمَرَ (الصّواعق المحرّق صفحہ 339)

''اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطان حضرت عمر سے ڈرتا ہے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے ارشاد فرمایا آسمان کے فرشتے عمر کی عزت کرتے ہیں اور زمین کے تمام شیطان حضرت عمر سے ڈرتے ہیں (ایضاً)

طبرانی نے حضرت سدیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جان دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر کے اسلام لانے کے بعد شیطان انہیں جہاں ملا ہے منہ کے بل گرا ہے (ایضاً)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ شیطان اس راستے پر کبھی نہیں چلے گا۔ جس پر تو چل رہا ہے بلکہ دوسرا راستہ اختیار کرے گا۔ (مسلم شریف رقم الحدیث 6080)

**سراج اھل جنت:** حضرت مولیٰ مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ سلام کو یہ فرماتے سنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتیوں کے چراغ ہیں۔ (نزہت المجالس جلد دوم صفحہ 540)

## میدان قیامت میں عزت فاروق:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ

Marfat.com

تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بروز قیامت مناد (اعلان کرنے والا) منادی کرے گا۔ کہ فاروق کہاں ہے؟ پس اسے لایا جائے گا۔ تو اللہ تبارک وتعالٰی کا ارشاد ہوگا! مرحبا اے ابا حفص! یہ تیرا اعمالنامہ ہے اگر چاہے تو پڑھ لے نہ چاہے تو نہ پڑھ تجھے بخش دیا گیا ہے اور اسلام کہے گا! اے رب یہ عمر ہے اس نے مجھے دنیا میں عزت دی میں اسے عرصۂ محشر میں معزز کروں گا۔ پس اس وقت اُسے نور کی ناقہ پر سوار کرایا جائے گا۔ پھر اسے دو حلّے پہنائے جائیں گے اگر ان میں سے ایک کو کھول دیا جائے تو مخلوق کو ڈھانپ لے پھر اس کے ہاتھوں میں ستر ہزار جھنڈے دیئے جائیں گے اور ندا کرنے والے نداء کرے گا۔ اے اہل محشر یہ عمر ہے تو وہ پہچان لیں گے (ریاض النضرہ جلد دوم صفحہ 131)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہوں گے۔ آپ کے انوار کی شعاعیں مثل آفتاب کی شعاعوں کے ہیں (تذکرۃ الواعظین صفحہ 461)

**حضرت عمر کا جلال:** عزیزان قدر! جلال فاروقی کے کیا کہنے اگر کسی کے ایسے جامعہ جلال کا ذکر ہو جو فقر و درویشی کی قبا اور اخلاق وشرافت کی چادر سے نمایاں ہوتا ہو تو انہیں کے جاہ وجلال کی حسین تصویر سامنے آتی ہے۔ رعب ودبدبہ کا یہ عالم کہ کبھی نگاہ غضب سے کسی کی طرف دیکھتے تو اس کا پتہ پانی ہو جاتا۔ چنانچہ سید محمد بن مبارک کرمانی علیہ رحمتہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب فاروق اعظم مدینہ شریف کی اطراف وجوانب میں اینٹیں پکار رہے تھے کہ آفتاب آپ کی پشت مبارک پر بڑی تیزی سے چمکا۔ اور اس کی گرمی وحدت نے آپ پر معمول سے زیادہ اثر ڈالا۔ آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر آفتاب کو غضب آلود نظروں سے دیکھا۔ خدا تعالٰی کے حکم سے فوراً آفتاب کا نور زائل ہو گیا

Marfat.com

طرف تاریکی کی حکومت پھیل گئی اور دنیا پر ایک اندھیری چادر اس کونے سے لے کر اس
نے تک پھیل گئی۔ مدینہ پاک میں قیامت کا شور و غل پیدا ہوا۔ اور ہر طرف سے یہ صدا
رہوئی کہ قیامت برپا ہو گئی جناب امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
وں کی یہ حیرت و پریشانی ملاحظہ فرما کر دوبارہ آفتاب کو نظر رضا سے دیکھا اور خدا تعالیٰ
نے دوبارہ اس کی روشنی اسے عطا فرمائی۔ (سیر الاولیا صفحہ 42)

مولانا اکرم عباسی چڑیا کوٹی جلال فاروقی کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ
ضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ایک روز حیدر کرار علی المرتضیٰ کرم
رو جہہ الکریم کسی کام جا رہے تھے۔ راستہ میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک بکری کسی کے
یت کے ارد گرد چر رہی ہے لیکن کھیت کے اندر قدم نہیں رکھتی۔ مگر جب شیر خدا کرم اللہ
ہہ الکریم ادھر سے واپس ہوئے تو اس بکری کو کھیت کے اندر چرتے پایا۔ یہ تماشہ دیکھ کر
پ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ رونے لگے ایک یہودی سامنے سے آ رہا تھا اس نے
چھا کہ یکایک کس چیز نے آپ کو رونے پر مجبور کر دیا آپ نے فرمایا آج اس وقت
ضرت عمر کا انتقال ہو گیا۔ یہودی نے اور زیادہ متحیر ہو کر پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ حیدر
رار نے جواب دیا کہ اس طرف جاتے وقت میں نے دیکھا کہ یہ بکری کھیت کے آس
ں چرتی تھی۔ اور کھیت میں جانے کی جرات نہیں کرتی تھی اب واپسی میں دیکھتا ہوں کہ وہ
ایت بے باکانہ کھیت کے اندر چر رہی ہے اس سے میں نے سمجھ لیا کہ آج دبدبہ فاروقی
ا دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔ ورنہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بکریوں
ا یہ مجال نہ تھی جو غیروں کے کھیت میں جا پڑتیں۔ جب مولیٰ کائنات مکان پر پہنچے تو واقع
ا خلیفہ دوم جام شہادت نوش فرما چکے تھے۔ (الاخلاق صفحہ 113)

Marfat.com

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ آپ کے دورِ حکومت میں ایک عورت کا تیل والا برتن زمین پر گر گیا زمین تیل چوس گئی۔ وہ عورت وہاں کھڑی رو رہی تھی کہ وہاں سے امام العادلین حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے رونے کی وجہ پوچھی اور کوڑا لے کر زمین کو مارنے لگے۔ کہ اے زمین کیا میرے دورِ خلافت میں تو نے اس کا تیل غصب کیا جلدی کر تیل واپس اگل زمین نے تیل واپس اگل دیا عورت نے برتن میں ڈالا اور چلتی بنی۔ (مرآت جلد ہشتم صفحہ 381)

**زمین ٹھہر گئی**: حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں مدینہ منورہ میں زلزلہ آ گیا۔ پس عمر نے جلال میں آ کر فرمایا۔ اُسْکُنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اے زمین اللہ کے حکم سے ٹھہر جا۔ تو زمین ٹھہر گئی اور پھر مدینہ منورہ میں اس کے بعد زلزلہ نہیں آیا۔ (جامع کرامات اولیا جلد اول صفحہ 451)

اس وقعہ کی تائید قرآن حکیم کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (پ 17)

اور بے شک نصیحت کا ذکر کرنے کے بعد ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے کہ یقیناً زمین کے وارث میرے نیک بندے ہیں (البیان)

اے عزیز! جب ثابت ہو گیا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے زمین کے وارث ہیں اور وارث جو چاہے کرے گویا کہ مذکورہ واقعہ میں حضرت عمر فاروق نے قرآن حکیم کی عملی تفسیر کر دی ہے۔

**احترام نبوت**: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے مکان کا پرنالہ گلی میں اترتا تھا۔ جب بارش وغیرہ ہوتی تو نمازیوں کے کپڑے خراب ہو جاتے ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعۃ المبارک کے دن اسی گلی میں آئے تو پرنالے کے چھینٹوں سے آپ کے کپڑے متاثر ہوئے۔ آپ نے حکم دیا کہ پرنالہ اکھاڑ کر دوسری جگہ یعنی اندر کی طرف لگایا جائے پھر آپ نے کپڑے بدل کر لوگوں کو نماز جمعہ پڑھائی۔

بعد ازاں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا بھائی عمر یہ پرنالہ اس جگہ حضور علیہ السلام نے خود لگایا تھا۔ جہاں سے آپ نے اکھاڑا ہے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ میری پشت پر سوار ہو کر اس پرنالے کو وہیں پر لگائیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ تو آپ کو تسکین ہوئی۔ (ریاض النضرہ جلد دوم صفحہ 172)

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افضلیت دیتے لوگوں نے یہ بات حضرت عبداللہ کو سمجھائی تو انہوں نے کہا اس بارے میں نے اپنے والدگرامی حضرت عمر کی خدمت میں عرض کی۔ کہ آپ اسامہ کو مجھ پر فضیلت دیتے ہیں۔ آپ نے اس کا وظیفہ دو ہزار اور میرا پندرہ سو مقرر کیا ہے اور مجھے کسی چیز پر سبقت نہیں دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ رسول اللہ زید کو عمر سے زیادہ محبوب رکھتے تھے لہٰذا میں زید کے بیٹے کو اپنے بیٹے پر مقدم رکھتا ہوں۔ (ریاض النضرہ، جلد دو، صفحہ 176)

**فاروق اعظم اور اہل بیت:** حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جب شہر مدائن فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی میں مالِ غنیمت جمع کیا سب سے پہلے سبطِ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے امیر المومنین ہمارا حق جو اللہ نے مقرر کیا ہے ہمیں عطا کرو۔

آپ نے ایک ہزار درہم نذر کئے۔ ان کے جانے کے فوراً بعد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے۔ آپ کی خدمت میں بھی ہزار درہم پیش کئے گئے حسنین کریمین کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ نے ان کو پانچ سو درہم دیئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا امیر المومنین میں حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جوان تھا اور آپ کے حضور جہاد کرتا تھا۔ اور حسنین کریمین اس وقت بچے تھے اور مدینہ شریف کی گلیوں میں کھیلا کرتے تھے۔ آپ نے ان کو ہزار ہزار اور مجھے پانچ سو درہم دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹا پہلے وہ مقام اور فضیلت تو حاصل کرو جو حسنین کا ہے پھر ہزار درہم کا مطالبہ کرنا۔

ان کے باپ علی المرتضیٰ ہیں۔ ماں فاطمۃ الزہرہ ہے، نانا حبیب خدا ہیں، نانی خدیجہ الکبریٰ ہیں۔ چچا جعفر طیار، پھوپھی ام ہانی، ماموں ابراہیم بن رسول اللہ، خالہ رقیہ ام کلثوم اور حضرت زینب دختران پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ سن کر حضرت عبد اللہ خاموش ہو گئے۔ (ریاض النضرہ جلد دوم صفحہ 178)

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یمن کے حلے (بہترین لباس) آئے تو انہوں نے وہ مہاجرین انصار کے درمیان تقسیم کر دیئے۔ اور ان میں سے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے

Marfat.com

کوئی چیز نہ بچی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن کے گورنر کو خط لکھا کہ ان دونوں شہزادگان کی شان کے لائق حلے بھیجے گورنر نے تعمیل کرتے ہوئے حلے بھیج دیئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں حضرات کو پہنا کر فرمایا مجھے لوگوں کو حلے پہنے دیکھ کر اس وقت تک خوشی نہیں ہوئی جب تک آپ دونوں نے نہیں پہن لئے۔ (ریاض النضرہ جلد دوم صفحہ 179)

ان دونوں واقعات سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر فاروق اہلِ بیت سے حد درجہ کی محبت کرتے تھے۔ بقول شاعر

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہو گئی
یہ خبر کسی دشمن نے اڑائی ہو گئی

حضرات ذی وقار اگر کسی ایسے زہد وتقویٰ کا بیان ہو کہ جو دنیا کی تمام نعمتیں میسر ہونے کے باوجود کسی انسان میں پوری طرح قائم رہے تو عمر فاروق کا نام لیا جاتا ہے۔ اگر کسی ایسے عدل وانصاف کا تذکرہ ہو جس میں امیر وفقیر، قرب وبعید، شاہ وگدا، عربی وعجمی، چھوٹے وبڑے اور اپنے بیگانے کے ساتھ یکساں طور پر کیا گیا اور جس میں طمع ولالچ حرص وہوس اور غرض ونفس پرستی کا شائبہ تک نہ ہو۔ تو ان کا عدل وانصاف یاد آتا ہے حتیٰ کہ نبیذ پینے کے جرم میں اپنے بیٹے کو بھی معاف نہیں کرتے۔

اگر کسی ایسے سیاست دان کو یاد کیا جائے جس نے مختلف قبائل گروہوں اور مختلف الحال انسانوں کو اپنی سیاسی بصیرت سے اکٹھا کر کے ایک جھنڈے کے نیچے جمع کر لیا ہو۔ تو بھی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا خوبصورت نقشہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ اگر کسی ایسے بہادر جرنیل کے مجاہدانہ کارنامے اور اس کی فتوحات کا تذکرہ ہو کہ جس نے دس برس کی قلیل مدت میں ہزاروں قلعے فتح کئے ہوں تو بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کی سچی ورنگین داستانیں یاد آتی ہیں۔ اور مساوات اسلامیہ اور عجز وسادگی کا یہ حال کہ ایک فاتح کی

Marfat.com

حیثیت سے جب بیت المقدس میں داخل ہوتے ہیں تو گھوڑے پر غلام سوار ہے اور آپ پیدل ہیں۔ فقر و درویشی کی یہ حالت ہے کہ قادسیہ کی فتح کی خوشخبری لانے والا سعد بن عمیلہ فزاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینہ پاک سے باہر دو میل کے فاصلے پر ملتا ہے تو جنگ قادسیہ اور اس کی فتح کی تفصیلات سنتے سنتے سعد کے گھوڑے کے ساتھ ساتھ دوڑے جاتے ہیں اور سعد یہ نہیں جانتے تھے کہ میرے گھوڑے کے ساتھ ساتھ دوڑنے والا کون ہے جب دونوں مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یا امیر المومنین کہہ کر سلام کرنا شروع کیا تو قاصد نے عرض کی۔ آقا مجھے کیوں نہ بتایا کہ میں امیر المومنین حق و باطل میں فرق کرنے والا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں فرمایا میرے بھائی کوئی بات نہیں میں فتح اسلام کی خوشخبری سن کر اتنا محو مسرت ہو گیا تھا۔ کہ تمہیں بتانے کی ہوش نہ رہی کہ میں کون ہوں۔

اور عفو و کرم کا یہ حال کہ منبر پر ٹوکنے والے ایک بدوی سے اس کی حق گوئی کی بنا پر درگزر کرتے ہیں جیسا کہ علامہ محب طبری رحمتہ اللہ علیہ متوفی 694ھ ارقام فرماتے ہیں کہ ایک دن امام العادلین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر سر کو جھکاتے ہوئے فرمایا۔ اے معاشر المسلمین اگر میرا سر دنیا کی طرف جھک جائے تو تم کیا کرو گے۔ رعایا میں سے ایک شخص ننگی تلوار لے کر اٹھا اور کہنے لگا کہ ہم آپ کے سر کو کاٹ دیں گے۔ آپ نے فرمایا الحمدللہ شکر ہے مولا پاک کا جس نے میری رعیت میں ایسے لوگ پیدا کئے کہ اگر میں (خدانخواستہ) ٹیڑھا ہو جاؤں تو وہ مجھے سیدھا کر دیں۔ (ریاض النضرہ جلد دوم صفحہ 259)

غریب پروری، بندہ نوازی، رحم و شفقت اور رعیت کی خبر گیری کا یہ جذبہ کہ ساری ساری رات مدینہ پاک کی مبارک گلیوں میں چکر لگا کر دیکھتے کہ کوئی بھوکا تو نہیں کوئی مصیبت میں مبتلا تو نہیں کوئی یتیم بچہ اور کوئی بیوہ عورت غربت و افلاس کے دکھ میں روتے تو نہیں۔

Marfat.com

**یہ بوجھ میں اٹھاؤں گا:** حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے باپ حضرت اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آدھی رات کا وقت ہے۔ رعایا سوئی ہوئی ہے۔ امیر المومنین بھیس بدل کر گشت کر رہے ہیں۔ ایک گھر میں ایک خاتون کو دیکھا جس کے گرد بیٹھے ہوئے بچے رو رہے ہیں اور اس نے چولھے پر کوئی چیز چڑھا رکھی ہے۔ خلیفۃ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قریب جا کر پوچھا اے اللہ کی بندی بچے کیوں رو رہے ہیں۔

اس نے کہا یہ بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے چولھے پر کیا چڑھا رکھا ہے اس نے کہا برتن میں پانی ڈال کر رکھا ہوا ہے تاکہ یہ اس خیال سے سو جائیں کہ کھانے کے لئے کوئی چیز پک رہی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو بیٹھ کر رونے لگے پھر بیت المال آئے اور بوری میں آٹا، گھی، چربی، کھجوریں، کپڑے اور رقم بھر کر اپنے غلام اسلم سے فرمایا مجھے اٹھوا دو اسلم کہتا ہے میں نے عرض کی یا امیر المومنین میں بوجھ اٹھانے کے لئے حاضر ہوں فرمایا کہ کل قیامت کو بھی میرا بوجھ اٹھاؤ گے؟

غلام خاموش ہو گیا آپ نے وہ بوری اپنے کندھے پر اٹھائی اور اس خاتون کے گھر لے آئے۔ اور کھانا پکانے لگے آگ جلانے کے لئے پھونکیں مارنے لگے اسلم فرماتے ہیں آپ کی داڑھی مبارک بھاری تھی میں نے دیکھا کہ آپ کی داڑھی مبارک سے دھواں اٹھ رہا تھا یہاں تک کہ آپ نے ان کے لئے کھانا تیار کیا۔ پھر اپنے ہاتھوں سے ان بچوں کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ تو آپ واپس تشریف لائے (ایضاً)

**نوجوان تڑپ گیا:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ امام العادلین عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر تنہا مدینہ منورہ سے باہر چلے گئے ایک چھوٹے اور بوسیدہ سے خیمے میں چراغ جل رہا تھا۔ دروازے پر ایک نوجوان پریشانی و مایوسی کے عالم

Marfat.com

میں سراپا تصویرِ غم بن کر بیٹھا آہیں بھر رہا تھا۔ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا جوان تم کون ہو؟ جواب ملا مسافر ہوں فرمایا اداس کیوں ہو؟ عرض کی بیوی کے بچہ پیدا ہونے کا وقت ہے دردِ زہ شروع ہو چکا ہے۔ مگر دائی کا کوئی انتظام نہیں مسافر ہوں مفلس ہوں سنا تھا کہ خلیفہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے انتظامات کرر کھے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف مدینہ شریف والوں کیلئے ہیں اور میں مسافر ہوں یہ سنا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا بھائی گھبراؤ نہیں۔ میں ابھی کسی دائی کا بندوبست کر دیتا ہوں، گھر آئے اپنی بیوی سے فرمایا بے شک تم امیر المومنین کی بیوی ہو۔ مگر فوراً اٹھو اور آج ایک مسافر اور غریب کی جھونپڑی میں دائی بن کر جاؤ۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں یہ جان لیں کہ مسلمانوں کے حکمران اور ان کی بیگمات صرف خوشنما بنگلوں رنگین کوٹھیوں اور کلب گھروں میں عیاشی کرنے کیلئے نہیں ہوتیں بلکہ غریب کی بیٹی کے ننگے سر کو ڈھانپنے کے لئے بھی ہوتیں ہیں قالینوں اور ریشمی پردوں سے نکل کر کسی مزدور کے گھر انہیں دائی بن کر بھی جانا پڑتا ہے۔

وفادار بیوی فوراً اٹھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے ساتھ چل دی۔ آپ نے جا کر فرمایا لو بھائی دائی حاضر ہے امیر المومنین کی زوجہ محترمہ نے بڑی خوش اسلوبی اور احسن طریقہ سے اپنا فرض ادا کیا۔ اللہ کریم عزوجل نے انہیں خوبصورت لڑکا عطا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیوی کو اندر بھیج کر خود اس نوجوان سے اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے اندر سے آواز آئی امیر المومنین آپ کو مبارک ہو رب العزت نے انہیں بیٹا دیا ہے۔ امیر المومنین کا نام سن کر وہ نوجوان تڑپ اٹھا اور پاؤں پکڑ کر عرض کی آقا معاف کر دو۔ مجھے معلوم نہیں تھا۔ کہ آپ خلیفۃ المسلمین ہیں فرمایا نہیں بھائی تم معاف کر دو کہ تمہیں اتنی تکلیف ہوئی۔ (ریاض النضرہ، جلد دوم، صفحہ 278)

Marfat.com

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہو گا عرشِ بریں پر

آپ نے نظامِ حکومت کی ایسی تدابیر کیں کہ ایک دن زکوٰۃ کی تھیلی ہاتھوں میں لئے مدینہ شریف کے بازاروں میں آواز دیتے ہیں۔ کہ ہے کوئی زکوٰۃ لینے والا مفلس و تنگ دست لیکن کوئی بھی دست سوال دراز نہیں ہوتا۔

غرضیکہ انسانی زندگی کا کوئی پہلو خطہ ہستی کا کوئی گوشہ اور تاریخ اسلام کا کوئی ورق ایسا نہیں ہے جس میں اس پیکر دین وایمان مجسمۂ عدل وانصاف اور مرکز مہر وفا کا نام روزِ روشن کی طرح نہ چمکتا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعمتوں سے سرفراز اور دنیاوی آسائشوں سے مالا مال ہونے کے باوجود بھی فقر واستغنا اور زہد وتقویٰ کی جیتی جاگتی تصویر اور عدل وانصاف کے درخشندہ آفتاب تھے۔

وہ خوفِ الٰہی رکھنے کی وجہ سے جانتے تھے۔ کہ مسلمانوں کی خلافت وامامت کا قیامت کے دن ان سے حساب لیا جائے گا۔ اور رعیت وقوم کے دکھ درد، رنج وغم، غربت وافلاس اور مصائب وآلام کے بارے میں ان سے سوال ہوگا۔ اس لئے ان کے دل میں عدل وانصاف کا جذبہ، دستگیری کا ولولہ، بندہ پروری کا شوق اور ہمدردی وخیر خواہی کا طوفان ہروقت موجزن رہتا تھا۔ خلافت سے پہلے عہدِ رسالت سے لے کر عہد صدیقی تک وہ مغرور وسرکش انسانوں کیلئے جتنے قہر وغضب کی برہنہ شمشیر تھے۔ خلافت کے بعد مسکینوں، کمزوروں اور بے سہارا لوگوں کیلئے اتنے ہی رحم وکرم کے پیکر اور عفو واحسان کا مرکز بن گئے۔

خلیفہ ثانی نے اپنے دورِ خلافت میں نہ صرف یہ کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بچائی ہوئی اسلامی فتوحات کی بساط کو روم شام اور عراق وایران تک پھیلا کر کفر وشرک کے اندھیرے میں توحید واسلام کے چراغ جلائے۔ اور ضلالت وگمراہی

Marfat.com

کی تاریکیوں میں حق وصداقت کا نور پھیلایا بلکہ باقاعدہ طور پر خطہ ارضی پر ایک اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی اور ایک ایسا نظام حکومت دنیا کے سامنے پیش کیا جس کی خوبیوں کا غیر بھی اقرار کرنے پر مجبور ہیں ۔ ایک ایسا صاف ستھرا معاشرہ قائم کیا۔ جس کی بدولت مسلمانوں کے دکھ سکھ میں اور مصائب راحتوں میں بدل گئے ایک پاکیزہ ماحول کو جنم دیا جس کی طفیل ہر ایک کو امن وسکون کی دولت نصیب ہوگئی۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نظام سلطنت ان کے طرز حکومت، ان کے معاشی نظام، ان کے عدل وانصاف، ان کے اخلاق وکردار، ان کی دوستی، توحید پرستی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی فتوحات کودیکھتے ہوئے ایک انگریز مورخ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ ''اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسال اور زندہ رہتے تو دنیا میں اسلام کے سوا اور کوئی مذہب نظر نہ آتا'' لیکن کیا کیا جائے کچھ لوگ اپنے دین وایمان کی کمزوری اور ابن سباء یہودی کی سینہ زوری کی بنا پر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مخلص دوست امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بے ادبی کر کے اپنا نامہ اعمال بھی سیاہ کرتے ہیں۔ خدا عزوجل عقل سلیم اور چشم بصیرت عطا فرمائے آمین۔

عمر ہے محبت کا ماہِ جبین
فدائے جمال شہ مرسلین بھی
امیر امیراں، امام زمانہ
ہے سطوت کا مینار فاروق اعظم

Marfat.com

# جنت کا باغ

یہ مقالہ ستمبر 1996ء میں ماہنامہ انوار الاثانی میں شائع ہوا تھا اور اب مزید اضافہ کے ساتھ شامل کتاب کیا جارہا ہے

## مسجد کسے کہتے ہیں:

مسجد کے لغوی معنی ہیں سجدہ گاہ مگر شریعت میں وہ جگہ ہے جو نماز کیلئے مختص ہو۔ مسجد کو بیت اللہ یعنی اللہ عزوجل کا گھر اس لیے کہتے ہیں کہ یہاں اللہ عزوجل کا ذکر ہوتا ہے اس لیے نہیں کہ اللہ عزوجل مسجد میں رہائش پذیر ہے اللہ عزوجل تو لامکاں ہے۔

**نوٹ:** اسلام کی پہلی مسجد قبا شریف ہے۔جو مدینہ طیبہ سے تقریباً 3 کلومیٹر جنوب مغرب کی طرف واقعہ ہے قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ میں بکثرت اس کے فضائل بیاں فرمائے گئے ہیں۔

## مسجد کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

مسجد کی عزت وعظمت اور اس کی فضیلت واہمیت اہل ایمان کے نزدیک ایک مسلم امر ہے اس بارے میں بہت سی حدیثیں مروی ہیں ان میں سے صرف چند روایتیں یہاں پیش کی جاتی ہیں آپ مطالعہ فرمائیں اور مسجد کا مقام ومرتبہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

**حدیث** (1)۔مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کائنات کے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ترین جگہ مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند بازار ہیں۔(مسلم رقم الحدیث 1427 مشکوۃ باب المساجد)

**حدیث** (2)۔حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ عزوجل جس سے محبت فرماتا ہے

Marfat.com

اسے مسجدہ کا ناظم وخادم بنا دیتا ہے (نزہتہ المجالس جلد اوّل صفحہ 507)

## محمد دین کے تمام گناہ معاف

عبدالمجید صدیقی دیوبندی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لکھتے ہیں کہ قیام پاکستان سے قبل تھانہ بڑے گاؤں ضلع گوجرانوالہ کی جامع مسجد کے امام کا سب بہت احترام کرتے تھے مسجد سے ملحق ایک ترکھان (بڑھئی) محمد دین کا مکان تھا یہ شریف آدمی تھا مگر نماز پڑھنے نہ آتا تھا امام صاحب اسے کہہ کہہ کر جب مجبور ہو گئے تو ایک روز انہوں نے اعلان کر دیا کہ اگر یہ وفات پا جائے تو کوئی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھے یہ بات گاؤں والوں نے پلّے باندھ لی کچھ عرصہ بعد محمد دین کی واقعی وفات ہو گئی گھر والے اور برادری کے چند لوگ جمع ہو گئے مجبور ہو کر یہ قریبی گاؤں سے مولوی صاحب کا بندوبست کرنے کا سوچ رہے تھے کہ مسجد سے نوبت کے بجنے کی آواز آئی (ان دنوں مائیک نہیں تھا ڈھول بجا کر اعلان کیا جاتا تھا) پھر امام صاحب نے اعلان کیا ہمارا ایک نیک ہمسایہ محمد دین ترکھان فوت ہو گیا ہے اس کی نماز جنازہ میں ضرور سب کو شرکت کرنی ہے لوگ اعلان سن کر حیران ہوئے اور کچھ عمر رسیدہ لوگوں نے اس تبدیلی کی وجہ دریافت کی امام صاحب نے حلفاً بیان کیا کہ میں مسجد کے حجرہ میں لیٹا ہوا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی خواب میں جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مولوی صاحب فوراً اٹھ کر محمد دین کی نماز جنازہ پڑھاؤ میں نے خواب ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ محمد دین تو کبھی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرصہ ہوا ایک روز سخت آندھی اور بارش تھی محمد دین اپنے گھر کی چھت کے مَگ (گاؤں میں چھتوں پر بڑے بڑے سوراخ کئے جاتے تھے جو ہوا اور روشنی کی آمد کا کام دیتے تھے آندھی اور بارش میں انہیں مٹی کے

Marfat.com

کونڈوں یا کنالیوں سے ڈھک دیتے تھے) ڈھکنے آیا تو اسے مسجد کے مکوں کا خیال آ گیا اور اس نے پہلے انہیں جا کر ڈھانپ دیا کہ کہیں مسجد کی صفیں اور مصلے (جانمازیں) بھیگ نہ جائیں اللہ عزوجل کو اس کی یہ معمولی سی نیکی پسند آ گئی اور اس نے محمد دین کے تمام گناہ معاف کر دیئے سچ ہے اللہ پاک تو ہمیں بخشنے کے بہانے تلاش فرما رہا ہے پھر بھی کوتاہی ہماری جانب سے ہو تو اس میں قصور کس کا ہے۔

وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روز حشر

چیخ اٹھا ہر بے گناہ میں بھی گناہ گاروں میں ہوں

امام صاحب نے کہا اس پر میں نے فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی فوری تعمیل کرتے ہوئے اعلان کر دیا۔ انسان کی معمولی سے معمولی نیکی بھی رائیگاں نہیں جاتی۔ زندگی بڑی نعمت ہے، ہمیں ان قیمتی لمحات کو ضائع کرنے کی بجائے ان سے فائدہ حاصل کرنا چاہیے۔ (سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد سوم صفحہ 78)

مسجد میں اللہ رب العزت کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس کے احکام کی اطاعت کی جاتی ہے اس لئے مسجد کا پسندیدہ جگہ ہونا واضح ہے اور بازاروں میں بالعموم ذکر الٰہی سے اعراض جھوٹ، جھوٹی قسمیں، وعدہ خلافی، ملاوٹ، دھوکا بازی، سود اور انواع واقسام کی بے ایمانی کی جاتی ہے، نمازوں کے اوقات میں کھلے عام خرید و فروخت ہوتی رہتی ہے اس لئے یہ جگہیں اللہ عزوجل کو ناپسند ہیں۔

**حدیث (3):** حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کا کون سا قطعہ سب سے زیادہ اچھا ہے اور کونسا سب سے بُرا؟ تو جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

زمین پر سب سے بہتر مقام مساجد ہیں اور بدتر بازار ہیں۔ (نزہۃ المجالس جلد اوّل صفحہ 506

**حدیث** (4): جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ مومن نماز کے بعد جب تک مسجد میں بیٹھا رہے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ اسے بخش دے، یا اللہ اس پر رحم فرما جب تک آدمی بے وضو نہیں ہو جاتا فرشتوں کی دعائیں جاری وساری رہتی ہیں۔

(ابوداؤد، رقم الحدیث 466، جامع ترمذی رقم الحدیث 313)

امام الزاہدین حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ الرحمۃ الغفار فرماتے تھے کہ اگر پیشاب کا معاملہ نہ ہوتا تو میں رات اور دن میں کسی وقت بھی مسجد سے باہر نہ جاتا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میں اپنے بندوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں پھر میں مساجد کو آباد کرنے والوں، قرآن مجید پڑھنے والے مسلمانوں کو دیکھتا ہوں تو میرا جلال ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے، نماز جنازہ پڑھنا یا مسجد میں بیٹھنا؟ فرمایا مجھے مسجد میں بیٹھنا زیادہ پسند ہے کیونکہ جب تک مسجد میں رہوں گا فرشتے میرے لئے بخشش کی دعا مانگتے رہیں گے۔

(تنبیہ المغترین صفحہ 225)

میرے ایمانی بھائیو! دیکھا جبھی مسجد میں ہمارے قدم آئے معصوم ملائکہ کے لبوں پر ہماری بخشش کی دعائیں آ گئیں۔ اب یہ بات ہم نے خود دیکھنی ہے ہمیں فرشتوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے کہ نہیں تو آؤ پھر اللہ کے گھر میں چلیں اور دین و دنیا کی بہتری کیلئے دامن پھیلا دیں۔

Marfat.com

**حدیث (5)** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (دنیا میں) جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں، عرض کیا گیا چرنا کیا ہے تو فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُلِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اللّٰہ اَکْبَرُ۔

(مشکوۃ باب المساجد)

مذکورہ حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر تم مسجدوں میں نماز کیلئے نہ بھی جاؤ بلکہ ویسے ہی وہاں سے گزرو تب بھی کچھ پڑھ لیا کرو کیونکہ باغ میں جا کر بغیر کچھ کھائے وہاں سے واپس آنا محرومی ہے خصوصاً جبکہ مالک باغ سخی ہو۔ (مرآت)

**حدیث (6)**: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکیوں (اندھیروں) میں مسجد جانے والے خدا کی رحمت میں غوطہ زن ہیں۔ (ابن ماجہ رقم الحدیث 825)

**حدیث (7)**: حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تاریکیوں (اندھیروں) میں مسجد جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنائی جائے گی۔ (ابن ماجہ رقم الحدیث 826، مشکوۃ باب المساجد)

یعنی جو لوگ بارشوں اور آندھیوں میں بھی مسجد جانا نہیں چھوڑتے انہیں پُل صراط پر جہاں گھٹاٹوپ اندھیرا ہو گا روشنی عطا فرمائے گا کہ یہاں کا اندھیرا وہاں کام آئے گا۔ (مرآت)

**حدیث (8)**: جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مسجدیں کشتیوں کی طرح لائی جائیں گی جو یاقوت اور جواہر سے جڑی ہوئی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے حضور

Marfat.com

اپنے نمازیوں اور آباد کرنے والوں کی شفاعت کریں گی۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ 112 )

**حدیث** (9): حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک گروہ آئے گا اور پل صراط پر رک جائے گا اور کہیں گے ہم تو آگ سے ڈرتے ہیں اور وہ گزرنے کی جرأت نہ کریں گے پس وہ روئیں دھوئیں گے تو جبرئیل علیہ السلام آکر انہیں کہیں گے تم پل صراط سے کیوں نہیں گزرتے وہ کہیں گے ہم آگ سے ڈر رہے ہیں پس حضرت جبرئیل علیہ السلام ان سے پوچھیں گے جب دنیا میں دریا آتا تو تم کیسے اس سے گزرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم کشتیوں پر اسے عبور کرتے تھے تو ملائکہ ان مساجد کو جن میں وہ نماز پڑھتے تھے کشتیوں کی صورت میں لائیں گے تو یہ ان پر بیٹھیں گے اور پل صراط سے گزر جائیں گے تو فرشتے کہیں گے یہ تمہاری وہ مسجدیں ہیں جن میں تم جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے۔ (دقائق الاخبار صفحہ 207)

**حدیث** (10): حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو مسجد کی خبر گیری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ کیونکہ میرا رب عزوجل فرماتا ہے: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو ایمان لائے، اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر۔ (مشکوۃ باب المساجد)

متذکرہ حدیث پاک کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ دیکھ بھال کرنا، خبر گیری کرنا، کسی چیز کی حفاظت کرنا اس کی مرمت کا خاص خیال رکھنا اس کی جاروب کشی کرنا، اس میں نماز ادا کرنا، عبادت میں مشغول رہنا، دینی علوم کا درس دینا یہ سب مسجد کی خبر گیری کی اعلیٰ اور افضل اقسام ہیں۔ (لمعات)

**حدیث** (11): حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی شریف

Marfat.com

کے اردگرد مکانات خالی ہوئے تو بنو سلمہ (یہ انصار کا ایک قبیلہ تھا جن کے گھر مسجد نبوی شریف سے بہت دور تھے) نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جائیں (یعنی ان لوگوں نے یہ کوشش نہ کی کہ اپنے محلے میں ایک مسجد الگ بنالیں بلکہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے اپنے گھر چھوڑ دینا گوارا کیا) یہ خبر جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مسجد نبوی شریف کے قریب آنا چاہتے ہو وہ بولے جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا یہی ارادہ ہے۔ فرمایا اے بنو سلمہ اپنے پہلے گھروں میں ہی رہو تمہارے قدم لکھے جارہے ہیں۔ (مشکوۃ باب المساجد)

**حدیث (12):** جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازی کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا۔ (ابن ماجہ رقم الحدیث 828)

مذکورہ بالا فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ گھر کا مسجد سے دور ہونا کثرت ثواب کا باعث ہے مگر متقیوں کیلئے باعث ثواب ہے کیونکہ وہ دُور سے بھی جماعت کیلئے آئیں گے اور رہے غافلین تو یہ دوری ان کیلئے ثواب سے محرومی ہے کیونکہ وہ دوری کی وجہ سے مسجد نہ آئیں گے اور گھر ہی میں نماز پڑھ لیں گے جیسا کہ آج کل کا مشاہدہ ہے کہ تمام تر سہولیات کی فراہمی کے باوجود بہت سے لوگ مسجد میں حاضر ہونے سے محروم رہتے ہیں اور گھر ہی میں نماز پڑھ لیا کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔

**حدیث (13):** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا جو بندۂ مومن صبح یا شام کو (یعنی جب بھی) مسجد میں جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے جنت کی مہمانی کا سامان کرتا ہے وہ جتنی دفعہ

Marfat.com

بھی صبح یا شام کو جائے۔ (مشکوٰۃ باب المساجد)

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ صبح و شام سے مراد ہمیشگی ہے یعنی جنت کی مہمانی اس کیلئے ہوگی جو ہمیشہ مسجد میں جانے کا عادی ہوگا۔

**حدیث** (14): جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کر کے فرض ادا کرنے کیلئے مسجد میں جاتا ہے تو مسجد پہنچنے تک اس کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (مسلم رقم الحدیث 1405)

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ مسجد کی طرف جو قدم اٹھتے ہیں ان سے ثواب ملتا ہے اور گناہ جھڑتے ہیں۔ بر خلاف ان قدموں کے جو سینما ہال، ڈرامہ گاہوں، شراب اور جوا کے بدبودار اڈوں کی طرف اٹھتے ہیں ان سے تو محض گناہوں ہی کا اکتساب ہوتا ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ پیدل مسجد کو جانا سواری کے ذریعہ جانے سے بہتر ہے۔

**حدیث** (15): حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تک تو مسجد میں بیٹھا رہے گا اور وہاں جتنے سانس لے گا ہر ہر سانس کے بدلے اللہ تعالیٰ جنت میں تجھے ایک ایک درجہ عطا فرمائے گا اور ہر ہر سانس کے بدلے تیرے لئے دس دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیرے دس دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ (نزہۃ المجالس جلد اوّل صفحہ 506)

حدیث (16): مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کائنات کے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ سے محبت کی اس نے مجھ سے

Marfat.com

محبت کی جس نے مجھ سے محبت کی اس نے میرے صحابہ سے محبت کی جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے قرآن سے محبت کی اور جسے قرآن سے محبت ہوگی وہ مسجدوں سے محبت رکھے گا اور جو مساجد سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام پورے فرمادے گا۔

(نزہتہ المجالس جلد اوّل صفحہ 508)

## تعمیر مسجد کی فضیلت و اهمیت

میرے ایمانی بھائیو! مندرجہ بالا روایات سے مسجد کی فضیلت واہمیت بالکل ہویدا اور آشکارا ہوگئی مزید کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں اب تعمیر مسجد کے فضائل ذخیرہ احادیث سے پیش کئے جاتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں جہاں مسجد کو ایک بلند مقام اور عظیم رتبہ حاصل ہے وہیں پر مسجد تعمیر کرنے والے خوش نصیب مسلمانوں کیلئے بشارتیں اور سعادتیں بھی احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

**حدیث** (1): دامادرسول پیکر حلم وحیاء جامع القران ذوالنورین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خدائے پاک کی خوشنودی کے لئے مسجد بنائے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ابن ماجہ رقم الحدیث 782، ترمذی رقم الحدیث 301، مشکوٰۃ رقم الحدیث 645)

**حدیث** (2): جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو رضائے الٰہی کیلئے چھوٹی یا بڑی مسجد تعمیر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر تعمیر کرے گا۔

(جامع ترمذی رقم الحدیث 301)

**حدیث** (3): جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائے خواہ وہ ایک چھوٹے سے پرندے کے گھونسلے کے برابر کیوں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے

Marfat.com

بہشت میں ایک محل بناتا ہے۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ 112)

**حدیث** (4) جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی ارشاد پاک ہے کہ جو اللہ عزوجل کی رضا کیلئے مسجد بنائے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت کا گھر بنائے گا۔ (فتاوی رضویہ جدید جلد نمبر 8 صفحہ 801)

**حدیث** (5): حضرت سیدنا عمر بن عنبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ذکر الٰہی کیلئے چھوٹی سی مسجد بنائے گا تو اللہ عزوجل اس کیلئے جنت میں محل تعمیر کرے گا۔ (نسائی شریف رقم الحدیث 691)

متذکرہ احادیث سے سات فوائد حاصل ہوئے۔

**فائدہ** (1)...... جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

**فائدہ** (2)...... جو مسلمان بھی مسجد تعمیر کرے گا بے شک چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ اس کیلئے جنت میں بہت بڑا عالیشان مکان بنائے گا۔

**فائدہ** (3)...... جو شخص خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد تعمیر کرے گا اسی کیلئے یہ اجر عظیم ہے کہ خدائے بزرگ و برتر اس کیلئے جنت میں عظیم الشان محل بنائے۔

**حدیث** (6): حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بنواتا یا اس میں حصہ لیتا ہے تو مسجد کی ہر انگلی یا ہر ہاتھ کی مقدار کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کیلئے بہشت میں چالیس لاکھ شہر تیار فرمائے گا ہر شہر میں ایک ایک لاکھ گھر ہوگا ہر گھر میں ایک ایک لاکھ پلنگ بچھے ہوں گے ہر پلنگ پر اس کیلئے حوریں بٹھائی جائیں گی اور مذکورہ بالا گھروں میں ایک ایک کے اندر چالیس چالیس ہزار دستر خوان چنے جائیں گے۔ ہر ہر دستر خوان پر چالیس چالیس ہزار برتن ہوں گے جن میں مختلف رنگ اور

Marfat.com

مختلف ذائقہ کے کھانے ہوں گے۔ (روح البیان پارہ 11)

نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہیں وہ کام بتاؤں جو جہاد سے بھی افضل ہے تمام لوگوں نے عرض کی بتایئے آپ نے فرمایا مسجدیں بناؤ تا کہ اس میں قرآن اور فقہ اسلامی اور سنت نبوی کی تعلیم ہو۔ آیئے سابقہ فوائد کی طرف۔

**فائدہ (4)**...... اگر کوئی شخص کسی دنیاوی غرض یا نام ونمود اور عزت وشہرت وغیرہ کیلئے مسجد بنائے گا یا اس مذموم نیت سے کسی قدر چندہ دے گا تو ہرگز ہرگز اس کو یہ اجر وثواب نہیں ملے گا۔

**فائدہ (5)**...... مسجد بنانے پر جو جنت میں گھر کا وعدہ ہے وہ صرف گھر کہلانے میں اس شکل کا ہوگا ورنہ تو جنت کے گھروں کو دنیا کے گھر سے ادنیٰ سا بھی لگاؤ نہیں یا مطلب یہ ہے کہ وہ گھر جنت کے گھروں پر ایسے فضیلت رکھتا ہوگا جیسے کہ مسجد دنیا کے عام مکانات پر فضیلت رکھتی ہے۔

**فائدہ (6)**...... مسجد چاہے چھوٹی ہو یا بڑی کچی ہو یا پکی جس قدر اخلاص کے ساتھ تعمیر کی جائے گی اسی قدر تعمیر کرنے والے کو ثواب ملے گا۔

**فائدہ (7)**...... یہ تمام فضیلتیں صرف اسی وقت ہوں گی جب قریب کوئی دوسری مسجد نہ ہو اور نمازیوں کو نماز پڑھنے کیلئے کوئی جگہ نہ ملے اور اگر دوسری مساجد موجود ہوں تو ان کی مرمت اور درستی کرنا انہیں آباد کرنا نئی مسجد تعمیر کرنے سے بہتر ہے اگر مسجدیں قابل مرمت ہوں تو مرمت کرائی جائیں ورنہ پھر بھی سرمایہ دین کے دوسرے کاموں میں لگایا جائے جیسے مدرسہ بنانا، دینی کتب کی اشاعت کرنا اور تبلیغی جلسے وغیرہ کرنا۔

## مسجد کے آداب اور صفائی

ناظرین محترم! مسجد خدائے ذوالجلال کا پُر عظمت گھر اور عظیم الشان دربار ہے جو

Marfat.com

نماز اور دیگر ذکرواذکار کے لئے بنایا گیا ہے اس کی حیثیت مکاناتِ عالم کی حیثیتوں سے افضل واعلیٰ ہے اس میں آنے جانے اور وقت گزارنے کے آداب شریعت میں مقرر ہیں ہم ان میں سے بعض کا ذکر یہاں کرتے ہیں۔

**حدیث (1)**: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چند باتیں مسجد میں نہیں ہونی چاہئیں اسے نہ تو راستہ بنایا جائے نہ اس میں اسلحہ کی نمائش کی جائے نہ اس میں کمان لے جائی جائے نہ تیر، نہ کچا گوشت، نہ اس میں کسی سے قصاص (بدلہ) لیا جائے اور نہ اسے بازار بنایا جائے۔ (ابن ماجہ رقم الحدیث 794)

**حدیث (2)**: حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی مسجدوں کو بچوں، دیوانوں، تاجروں کے جھگڑے اور آواز بلند کرنے، حدود شرعی قائم کرنے اور ہتھیار ننگے کرنے سے محفوظ رکھو اور مسجدوں کے دروازوں پر طہارت گاہیں بناؤ اور انہیں جمعہ کے اوقات میں خوشبوؤں سے معطر رکھو۔

(ابن ماجہ رقم الحدیث 796)

**حدیث (3)**: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک وصاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا ہے۔ (مشکوٰۃ رقم الحدیث 664)

اس سے مسجد بیت (گھر) مراد ہے یعنی گھر میں کوئی حجرہ یا گوشہ نماز کیلئے رکھا جائے جہاں کوئی دنیوی کام نہ کیا جائے اس جگہ کی صفائی اور خوشبو کا لحاظ رکھا جائے۔

**حدیث (4)** حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص نے مسجد کی صفائی کرتے ہوئے ایک مٹھی کوڑے کرکٹ کی باہر پھینکی گویا کہ اس نے اُحد پہاڑ

Marfat.com

جتنا سونا راہِ خدا میں دیا۔ (نزہتہ المجالس جلد اوّل صفحہ 508)

**حدیث** (5): حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک لگی دیکھی تو آپ غصے میں ہو گئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تو ایک انصاری نے دیوار سے تھوک صاف کر کے وہاں خوشبو لگا دی آپ نے یہ ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کتنا اچھا کام ہے۔ (نسائی شریف رقم الحدیث 721)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مساجد میں خوشبو اگربتی وغیرہ جلانا مسنون اور مستحب ہے، خالق کائنات ﷻ نے آداب مسجد کا حکم اس طرح دیا کہ

☆...... اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد جاؤ (سورۂ اعراف)

☆...... نیز فرمایا گندہ اور ستھرا برابر نہیں (المائدہ آیت 100)

انہیں فرامین قدرت کی وضاحت کرتے ہوئے جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ **الطُّهُور شَطْرَ الایمان**

یعنی صفائی نصف ایمان ہے۔ (مسلم رقم الحدیث 442)

**حدیث** (6): حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی اس کا انتقال ہو گیا جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کیا وہ انتقال کر گئی ہے۔ (مسجد کی صفائی کرنے الوں سے اتنا پیار تھا کہ) جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھے اس کے نتقال کی خبر کیوں نہیں دی مجھے اس کی قبر بتاؤ لہٰذا جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر شریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی۔ (بخاری رقم الحدیث 441)

شکر ہے یہ شرک کی مشین چلانے والے گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیوبندی

Marfat.com

وہاں نہ تھے ورنہ یہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی شرک کا فتویٰ لگا دیتے (نعوذ باللہ) کہ تو قبر پرست ہو گیا ہے۔

## فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور احترام مسجد

**حدیث** (7): سید العادلین غیظ المنافقین امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آداب مسجد کا سلیقہ بتا رہے ہیں چنانچہ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی شریف میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری میں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے مجھے فرمایا جاؤ ان دو آدمیوں کو بُلا کر میرے پاس لے آؤ (جو کہ مسجد نبوی میں اونچی اونچی باتیں کر رہے تھے) چنانچہ میں ان کو بلا کر آپ کے پاس لے آیا، امام العادلین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے عرض کیا قَالَ مِنْ اَھلِ الطَّائف ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ غیظ المنافقین سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قَالَ لَو کُنْتُمَا مِنْ اَھلِ الْبَلَدْ اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا کیونکہ تم اَصْوَا تُکُمَا فِی الْمَسجِد رَسُول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف میں آوازیں بلند کرتے ہو۔ (بخاری رقم الحدیث 453، مشکوٰۃ رقم الحدیث 688)

ان کی آوازیں بلا وجہ بلند ہو رہی تھیں جو مسجد میں جائز نہ تھیں پہلے آپ نے ان کی زجر و توبیخ کی پھر جب انہوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں تو ان کی لاعلمی کی وجہ سے معذور سمجھ کر سزا نہ دی۔ یاد رہے کہ فرمان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔ (شرح الصدور صفحہ 149)

**حدیث** (8): حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ کائنات

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں حتیٰ کہ وہ کوڑا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے۔(مشکوٰۃ باب المساجد، ابوداؤد رقم الحدیث 458)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مساجد کی صفائی کرنا بہترین عمل ہے اور یہ عمل قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کرے گا۔

**حدیث (9)**: حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی ارشاد ہے کہ جس نے مسجد سے مُٹھی بھر مٹی یا کوڑا نکال کر باہر پھینک دیا (یعنی مسجد کی صفائی کی) اُس کا ثواب میزان میں جَبَلِ اُحد کے برابر ہوگا اور جس نے مسجد سے تکلیف دہ چیز کو نکال کر باہر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائے گا۔(نزہۃ المجالس)

**حدیث (10)**: جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد سے کوڑا کرکٹ دور کرے اللہ تعالیٰ اس کا سب سے بڑا قصور معاف کردے گا۔ نیز اس کو دس کرامتیں عطا کی جائیں گی، پانچ زندگی میں اور پانچ مرنے کے وقت زندگی میں جو پانچ کرامتیں ملیں گی یہ ہیں۔

(1)......وہ شخص رحمتِ الٰہی کے قریب ہو جائے گا۔

(2)......اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو اپنے نور سے روشن کردے گا اور اس کے دل سے حکمتِ الٰہی کے چشمے پھوٹ نکلیں گے۔

(3)......اس کو عبادت خداوندی کی توفیق حاصل ہوگی۔

(4)......اللہ کریم اس کو خوش خوئی عطا فرمائے گا۔

(5)......دنیا کی ضرورتوں میں کسی کا حاجت مند نہ ہوگا۔

وہ کرامتیں جو مرنے پر حاصل ہوں گی یہ ہیں:۔

Marfat.com

(1)..... مرتے وقت اس کے منہ سے بآوازِ بلند کلمہ شہادت ادا ہوگا۔

(2)..... موت کا فرشتہ روح قبض کرنے کیلئے اس کے پاس اچھی صورت میں آئے گا۔

(3)..... دنیا سے ایمان کے ساتھ جائے گا۔

(4)..... قیامت تک اس کی زیارت کو ہر روز ایک ہزار فرشتے آتے رہیں گے۔

(5)..... قیامت کے دن 70 گناہ گاروں کی شفاعت کرے گا۔

## امام بخاری اور احترام مسجد

ایک مرتبہ حضرت امام بخاری علیہ رحمتہ الباری مسجد میں حدیثیں بیان فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے اپنی داڑھی میں لگے ہوئے تنکے کو نکال کر مسجد کے فرش پر ڈال دیا امام بخاری علیہ رحمتہ الباری نے لوگوں سے نظریں بچا کر اس تنکے کو اٹھا کر اپنی آستین میں رکھ لیا اور لوگوں کے چلے جانے کے بعد اس تنکے کو باہر پھینکا ان لوگوں کو اس واقعہ سے سبق لینا چاہے جو اپنے کپڑوں کو گرد و غبار سے بچانے کے لیے مسجد کی چٹائی کے گرد و غبار کو جھاڑ کر مسجد کے فرش پر ڈال دیتے ہیں۔ عالمگیری میں ہے کہ مسجد کی چٹائی کے گرد و غبار کو جھاڑ کر مسجد کے فرش پر کرنا منع ہے یہ بالکل ایسا ہے جیسے کوئی اپنے پہنے ہوئے کپڑے سے گندگی پونچھ کر اپنے بدن پر مل لے اسے کون پسند کرے گا اصل مسجد فرش ہے اور چٹائی وغیرہ اس کا لباس ہے، (نزہتہ القاری جلد اول صفحہ 117)

قارئین ذی احترام! مسجد کا ادب سکھاتے ہوئے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

**حدیث** (11) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ سلام نے ارشاد فرمایا جو پیاز اور تھوم کچا کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی ان

Marfat.com

چیزوں سے تکلیف پہنچتی ہے جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ (مسلم رقم الحدیث 1156)

بلکہ نسائی شریف جلد اول صفحہ 217 پر مرقوم ہے۔

**حدیث** (12) حضرت سیدنا معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے نبی کریم علیہ صلوۃ والتسلیم کو دیکھا کہ جب کسی کے منہ سے لہسن و پیاز کی بو پاتے تو آپ اسے جنت البقیع شریف کی طرف نکل جانے کا حکم دیتے (یعنی مسجد سے نکل دیتے) امام نووی علیہ رحمتہ فرماتے ہیں مُولی۔ پیاز۔ لہسن تینوں چیزیں کچی کھا کر مسجد میں آنا مکروہ ہے پکا کر کھائی جائیں۔

## مسجد میں دنیاوی اعلان ناجائز ہے

**حدیث** (13) مسلم جلد اول صفحہ 134، ابوداؤ جلد اول صفحہ 219، سُنن نسائی جلد اول صفحہ 200، ابن ماجہ جلد اول صفحہ 236، مشکوۃ جلد دوم صفحہ 128، مسندِ امام اعظم صفحہ 85 پر مختلف الفاظ کے ساتھ احادیث موجود ہیں مفہوم تمام روایات کا ملتا جُلتا ہے۔ ابوداؤ شریف کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی آدمی سے سنے کہ اپنی گم شدہ چیز مسجد میں تلاش (یعنی اعلان) کر رہا ہے تو (سننے والے کو) کہنا چاہیے کہ اللہ کرے تیری چیز تجھے نہ ملے کیوں کہ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

متذکرہ احادیث سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جنہوں نے خواہ مخواہ مساجد کو سبز منڈیاں بنا رکھا ہے اکثر دیہاتوں میں تو یہاں تک دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ ہر ایرہ غیرہ نتھو خیرہ لاؤڈ سپیکر کھول کر سبزیوں وغیرہ کا اعلان شروع کر دیتا ہے کبھی گوشت کا

Marfat.com

کبھی جانور اور مرغی گم ہونے کا حتی کہ جوتے چوری ہونے کا اعلان بھی کیا جاتا ہے ا
جہالت کے علمبرداران حدیثوں کا بار بار مطالعہ کریں اور نازیبا حرکات سے باز آ
اور مساجد کے تقدس کا خاص خیال رکھیں۔

**حدیث** (14) جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد میں دنیاوی باتیں ک
نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح جانور گھاس کھا جاتا ہے (نزہتہ المجالس جلد اوّل صفحہ 508

**حدیث** (15) حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مُرسلا روایت ہے ک
جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں د
کی باتیں ہوں گی ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ اللہ عزوجل کو ایسے لوگوں کی کو
حاجت نہیں۔ (مشکوۃ رقم الحدیث 687)

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحم
اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ اللہ ان لوگوں سے بیزار ہے جو مسجد میں دنیاوی گفتگو کرتے ہیں
یعنی اللہ تعالیٰ ان پر کرم نہ کرے گا۔

حضرت سیدنا خلف بن ایوب رحمتہ اللہ علیہ ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے ک
آپ کا غلام آیا اور دنیوی ضرورتوں میں سے کسی حاجت کا سوال کیا تو آپ اُٹھ کھڑے
ہوئے اور مسجد سے باہر نکل کر اُسے جواب دیا پھر واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے اس
بات کو ناپسند کیا کہ مسجد میں دُنیوی کلام کروں (تنبیہ المغترین صفحہ 225)

## حضور شیخ الاسلام اور آداب مسجد

ایک دن بوقتِ ظہر جامع مسجد سیال شریف میں شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین
سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نماز ادا فرما رہے تھے حضرت مولانا قاری غلام احمد سیالوی علیہ رحمتہ نے

Marfat.com

آپ کے خادم حکیم محمد خاں سے آپ کے جھنگ والے مکان (جوکہ زیر تعمیر تھا) کا نقشہ پوچھا تو حکیم صاحب نے مسجد میں ہی نقشہ بتانا شروع کر دیا حضور شیخ الاسلام نے نماز سے فارغ ہوکر فرمایا۔کیا کر رہے ہو حکیم صاحب نے عرض کی مکان کا نقشہ بتا رہا ہوں تو آپ نے غضبناک ہوکر فرمایا مسجد میں نقشہ بتا رہے ہو آپ کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے اتنی بات بھی آپ کو ناگوار گزری۔(انوارِ قمریہ جلد اوّل صفحہ 300)

## تمام عمر خاموشی میں گزار دی

پیر سیال لجپال شمس العارفین خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ خیر محمد انگوی بڑا عابد وزاہد آدمی تھا اس کا کوئی وقت بھی ذکر وفکر اور عبادات سے خالی نہ جاتا۔ایک دن اس نے ایک مرد کامل کے ذریعے حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام کا تحفہ بھیجا وہ حضوری آدمی جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص (خیر محمد انگوی) مسجد میں دنیا کی باتیں بہت کرتا ہے جب خیر محمد انگوی نے یہ بات سنی تو اس نے فوراً توبہ کی اور پھر مسجد میں کبھی دنیا کی بات نہ کی اور بقیہ تمام عمر خاموشی میں گزار دی (مراۃ العاشقین صفحہ 114)

## حضور مفتی اعظم ہند اور آداب مسجد

شرف ملت محقق اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلحضرت شاہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی علیہ رحمتہ مسجد نبوی شریف میں حاضر تھے طویل نشست کی وجہ سے آپ کو شدید پیاس محسوس ہو رہی تھی لب خشک ہوگئے لیکن آپ نے پانی نہیں پیا ایک عقیدت مند نے پانی لاکر دیا تو فرمایا

Marfat.com

جب میں مسجد نبوی شریف میں داخل ہوا تھا تو اعتکاف کی نیت نہ کر سکا تھا (چونکہ مسجد میں بغیر معتکف کے کھانا پینا جائز نہیں) اس لیے اب میں پانی نہیں پی سکتا خادم نے عرض کی اب نیت فرمالیں۔ آپ نے فرمایا اب اعتکاف کی نیت پانی پینے کے لیے ہوگی مسجد نبوی شریف کے لیے تو نہیں ہوگی اس لیے پانی نہیں پیا۔ (ماہنامہ امیر اہلسنت مفتی اعظم نمبر)

## مسجد میں روشنی کرنے کی فضیلت

حضرات ذی وقار! جہاں مسجد کی صفائی کی بڑی فضیلت ہے وہاں مسجد میں چراغ جلانا روشنی کرنا لائٹیں لگانا بالخصوص جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر محافل کے موقعوں پر چراغاں کرنا مرچیں لگانا بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

**حدیث** (1) حضرت سیدنا ابوسعیدی خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے مسجدوں میں چراغ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روشن کیے۔

(ابن ماجہ رقم الحدیث 806)

**حدیث** (2) جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہاں جاؤ اور وہاں نماز پڑھو ان دنوں اس علاقے میں لڑائی جھگڑا تھا اگر وہاں جا کر اس میں نماز نہ پڑھ سکو تو اس کے لیے (تیل) بھیج دیا کرو جو اس کی قندیلوں میں جلایا جاتا ہے۔ (ابوداؤد رقم الحدیث 454)

**حدیث** (3) جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسجد میں چراغ جلاتا ہے جب تک اس میں روشنی رہتی ہے فرشتے اور حاملین عرش ہمیشہ اس پر رحمت بھیجا کرتے ہیں اور اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (نزہتہ المجالس جلد اول صفحہ 229)

Marfat.com

**حدیث** (4) جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیک نیتی کے ساتھ فقط اللہ عزوجل کی رضا کے لئے مسجد میں چالیس رات تک چراغ روشن کرے تو اللہ عزوجل اس پر تیرہ (13) عنائتیں فرمائے گا۔

(1)......اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کردے گا۔(2)......دوزخ کے دروازے اس پر بند ہو جائیں گے۔(3) بہشت کے آٹھوں دروازے اس پر کھل جائیں گے۔(4) قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ اپنے انوار میں سے ایک نور، عطا فرمائے گا۔(5) اس پر قبر کی سختی آسان ہو جائے گی (6) قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔(7) اس کے رزق میں برکت ہوگی (8) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے صالحین (اولیاء) کی جماعت میں اٹھائے گا۔(9) قیامت کے دن اس کا چہرہ چودویں رات کے چاند کی طرح نورانی ہوگا۔(10) اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہزار درہم خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔(12) اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں اس کی 80 حاجتیں پوری فرمائے گا۔(13) اسے بہشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہمسائیگی حاصل ہوگی۔

(تذکرۃ الواعظین صفحہ 109)

**حدیث** (5): حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی مساجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو روشن فرمائے گا اور جس نے مسجد میں خوشبوئیں رکھیں تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے خوشبو مہیا فرمائے گا۔(شرح الصدور صفحہ 151)

**حدیث** (6): جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں قندیل لٹکاتا ہے تو اس کے لئے اس وقت تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے رہیں گے جب تک وہ قندیل ٹوٹے گی نہیں۔ (روح البیان پارہ 11)

Marfat.com

## جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے

حضرت مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں روشنی کے لئے ایک رات کے لئے چراغ بھیجتا ہے اس کے ایک سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ایک سال کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کی جاتی ہیں جنت میں اس کا خاص مسکن بنایا جاتا ہے جو شخص ایک مہینہ متواتر مسجد میں روشنی انتظام کرے اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کُھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ دنیا سے رخصت ہونے سے قبل وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے اور وہ جنت میں حضور علیہ السلام کا ہمسایہ ہوگا۔ (ہشت بہشت صفحہ 52)

## تُربت منور ہو گی:۔

رمضان شریف میں مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کو چراغوں سے روشن فرماتے ہوتے دیکھا تو یہ دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کو روشن فرمائے جیسا کہ وہ ہماری مساجد کو روشن کرتا ہے۔ (ریاض النضرہ جلد دوم صفحہ 114)

مذکورہ بالا روایات سے مسجد میں چراغ جلانا اس کی تعمیر اور آبادی کی کوشش کی اہمیت واضح ہوئی۔ یاد رہے مسجد کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینا اور خدمت کرنا یہ مسجد پر کوئی احسان نہیں۔ بلکہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ عزوجل نے ہمیں اپنے پاک گھر کی خدمت کرنے کو ہماری نجات کا بہترین ذریعہ بنا دیا ہے کیونکہ یہ جنت کا باغ ہے ورنہ کسی بد مذہب کی کیا طاقت کہ وہ خانہ خدا کو چھو بھی سکے جیسا کہ قرآن پاک اعلان فرما رہا ہے۔ اے ایمان والو مشرک ناپاک ہیں وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔ (سورہ توبہ آیت 27) مشرکین کو نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں۔ (توبہ آیت 16)

Marfat.com

# امام المتقین ابوسعید حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقالہ اگست 2003ء میں ماہنامہ السعید ملتان میں شائع ہوا ضرورتاً ترمیم کیساتھ پیش خدمت ہے۔

آں پروردہ گہوارہ نبوت ماہتاب آسمان حقیقت امام **المتقین** ابوسعید حضرت
اجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ۲۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ باپ کا نام موسیٰ راعی
۔ جو حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند تھے۔ حضرت موسیٰ راعی ۲ ہجری
ں خلیفۃ الرسول تاجدار صداقت رفیق رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سیدنا
ریق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ (مراۃ الاسرار صفحہ ۲۲۸)

جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کو امام العادلین امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم
ں اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لایا گیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غور سے دیکھ کر
مایا اس کا نام حسن رکھو یہ خوش شکل ہے۔ (شمیم ولایت صفحہ 73)

**یضان ام المؤمنین**: چونکہ آپ بچپن میں محبوب خدا علیہ تحیہ والثناء کے گھر
ہتے تھے۔ ایک دن آپ کی والدہ کسی کام میں مصروف تھیں۔ آپ دودھ کیلئے رو پڑے۔
ضرت ام المؤمنین سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شفقت سے چھاتی سے لگایا فرط محبت سے
دھ بھی اتر آیا جو آپ نے نوش فرمایا۔ (مرآۃ الاسرار صفحہ ۲۳۰، شمیم ولایت صفحہ ۷۴،
کرۃ الاولیاء صفحہ ۱۷) یہ اس دودھ کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہزار ہا برکات وکرامات
ا کے سینے میں رکھ دیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دعا فرمایا کرتی تھیں یا اللہ عزوجل اس کو خلقت کا

Marfat.com

راہبر بنا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا آپ نے ایک سوتیس (۱۳۰) صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فیض حاصل کیا۔ اور پیشوائے خلق ہوئے۔ (مرآۃ الاسرار صفحہ ۲۳۰)

صاحب تحفۃ الابرار فرماتے ہیں آپ نے تین سو صحابہ کرام کی زیارت کی ہے اور فیض پایا۔ (تحفۃ الابرار صفحہ ۳۴)

شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ ستر سال آپ ہمہ وقت باوضو رہے۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۸)

**طریقہ تبلیغ**: شمعون نامی ایک آتش پرست آپ کا پڑوسی تھا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اس کے گھر جا کر دیکھا کہ اس کا جسم آگ کے دھوئیں سے سیاہ ہو گیا ہے۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ آگ کی پوجا چھوڑ دے اور مسلمان ہو جا۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے گا۔ اس نے عرض کی میں تین چیزوں کی وجہ سے اسلام سے دور ہوں۔ نمبرا یہ کہ جب تم لوگوں (مراد عام مسلمان ہیں) کے عقیدے میں دنیا بری شے ہے تو پھر تم لوگ اس کی جستجو کیوں کرتے ہو۔ نمبر دوم: یہ کہ موت کو یقینی تصور کرتے ہو تو پھر اس کی تیاری کیوں نہیں کرتے۔ نمبر سوم: کہ جب تم اپنے قول کے مطابق دیدار خداوندی کو بہت عمدہ چیز تصور کرتے ہو تو پھر دنیا میں رضائے الٰہی کے خلاف کام کیوں کرتے ہو۔ آپ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے کردار ہیں لیکن تم آتش پرستی میں وقت ضائع کیوں کرتے ہو۔ تمہیں کیا مفاد ہے۔ مومن خواہ کچھ بھی ہو کم از کم اللہ رب العزت کی وحدانیت کو تو تسلیم کرتا ہے۔ مگر تم نے 70 سال آگ کی پوجا کی ہے اور حال یہ ہے کہ اگر ہم دونوں آگ میں گر پڑیں تو آگ ہم دونوں کو برابر جلائے گی۔ تجھے بھی نہیں چھوڑے گی۔ لیکن میرے مولا میں یہ طاقت ہے کہ اگر وہ چاہے تو آگ مجھے ذرہ بھر بھی نقصان نہیں دے سکتی۔ یہ کہہ کر آپ۔

Marfat.com

اپنے ہاتھ کو آگ میں ڈالا تو آگ نے کوئی اثر نہ کیا۔ آپ کی یہ زندہ تابندہ کرامت دیکھ کر مجوسی کہنے لگا ایک شرط پر مسلمان ہوتا ہوں کہ آپ مجھے ضمانت نامہ لکھ دیں کہ میرے مسلمان ہونے کے بعد اللہ عزوجل میرے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ اور میری قبر کو آگ سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ آپ نے اسی مضمون کا ضمانت نامہ اسے لکھ کر دیدیا۔ اس نے کہا کہ اس اشٹام پر بصرے کے شریف لوگوں کی گواہی بھی لکھوادیں۔ آپ نے شہادتیں بھی تحریر کروادیں تو شمعون صدق دل سے مشرف بہ اسلام ہو گیا اور کہنے لگا حضور میری ایک وصیت ہے اگر آپ پوری فرمادیں آپ نے فرمایا بیان کرو کہنے لگا حضور میرے مرنے کے بعد مجھے غسل بھی آپ دینا اور کفن بھی۔ اور جب کفن پہنا دو تو میرے کفن کے اندر یہ اشٹام رکھ دینا۔ آپنے فرمایا ٹھیک ہے۔ شمعون کلمہ شہادت پڑھتا ہوا راہی ملک بقا ہو گیا۔ آپ نے حسب وعدہ کفن کے اندر وہ عہد نامہ رکھ دیا۔ دفن کے بعد پہلی رات ہی آپ نے اسے خواب میں دیکھا بہت قیمتی لباس سونے کا تاج پہنے ہوئے جنت کی سیر کر رہا ہے۔ آپ نے شمعون سے سوال کیا کیا گزری؟ تو اس نے عرض کیا، حضور اللہ پاک نے بخش دیا ہے۔ اور جو انعامات مجھ پر کیے ہیں وہ ناقابل بیان ہیں۔ آپ اپنا وہ اشٹام لے لیں۔ اور جب آپ صبح کو جاگے تو وہ ضمانت نامہ آپ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے اللہ کا شکری ادا کیا۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۳)

قارئین! اس واقعہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ ولی اللہ تعالیٰ سے جنت لے کر دیتے ہیں۔ اس مجوسی کو آپ کے وسیلے سے ہی جنت تک رسائی نصیب ہوئی۔

**پھر یہ ہنسنا کیسا**: حضرت سیدنا حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے فرمایا۔ اے نوجوان! کیا تو پل صراط سے گزر چکا ہے؟ عرض کی نہیں

Marfat.com

پھر فرمایا، کیا یہ جانتا ہے کہ تو جنت میں جائے گا، یا دوزخ میں؟ عرض کی نہیں فرمایا: فَمَا هٰذَا الضَّحکَ ؟ یعنی پھر تیرا یہ ہنسنا کیسا ہے؟ گویا جب ایسی مشکلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے اپنی نجات کا بھی علم نہیں تو پھر کس خوشی پر ہنس رہا ہے؟ اس کے بعد وہ شخص اس قدر سنجیدہ ہو گیا کہ کسی نے کبھی بھی اس کو ہنستے نہیں دیکھا۔ (اخلاق الصالحین صفحہ ۴۴ مطبوعہ کراچی)

**حکایت**: حضرت سیدنا امام محمد بن ابوبکر العصفوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''المواعظ العصفوریہ'' مطبوعہ کراچی صفحہ 62 پر لکھتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی کا جنازہ گزرا اور اس کے پیچھے بہت سے لوگ تھے۔ اور جنازہ کے پیچھے ایک چھوٹی سی لڑکی دوڑ رہی تھی۔ اور اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اور وہ رو رہی تھی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور جنازہ کے پیچھے چل دیئے۔ اس لڑکی نے کہا اے بابا جان! میری عمر میں میرے اس دن کی مانند کبھی کوئی دن نہ آئے گا۔ حضرت بصری رحمۃ اللہ علیہ نے لڑکی سے فرمایا تیرے باپ کیلئے اس دن کی مانند کوئی دن نہ آئے گا۔ حضرت بصری رحمۃ اللہ علیہ نے جنازہ کی نماز پڑھی اور پلٹ آئے۔ جب دوسرا دن آیا اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کی نماز پڑھ لی اور سورج طلوع ہو گیا اور آپ اپنے دروازے پر بیٹھے تو آپ نے اسی لڑکی کو دیکھا کہ وہ روتی ہوئی اپنے باپ کی قبر کی طرف اس کی زیارت کیلئے جا رہی ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ لڑکی دانا ہے۔ میں اس کے پیچھے جاؤں گا ممکن ہے کوئی بات ایسی بولے جو مجھے نفع دے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس لڑکی کے پیچھے چل دیئے۔ جب وہ اپنے باپ کی قبر پر پہنچ گئی تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس کی نظروں سے اوجھل رہنے کیلئے کانٹے دار درخت کے پیچھے چھپ گئے۔ اور وہ لڑکی اپنے باپ کی قبر سے لپٹ گئی اور اپنے

Marfat.com

رخساروں کو مٹی پر رکھ دیا اور کہنے لگی اے بابا جان اندھیری قبر میں بغیر چراغ اور بغیر غمخوار کے کیسے رات گزاری۔اے بابا جان کل رات کو میں نے تمہارے لئے چراغ روشن کیا تھا۔آج رات کس نے تمہارے لئے چراغ روشن کیا ہوگا؟ اے بابا جان کل رات تمہارے لئے بستر بچھایا تھا آج رات کس نے تمہارے لئے بستر بچھایا ہوگا۔اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہارے ہاتھ پاؤں دبائے آج رات کس نے دبائے ہوں گے؟ اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا آج رات کس نے تمہیں پانی پلایا ہوگا؟ اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہارے پہلو بدلے تھے آج رات کس نے بدلے ہوں گے؟ اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہارے جسم پر کپڑا ڈالا تھا جب کہ وہ اتر جاتا تھا آج رات کس نے کپڑا ٹھیک کیا ہوگا؟ اے بابا جان کل رات میں تمہارے چہرے سے پسینہ صاف کرتی رہی ہوں آج رات کس نے کیا ہوگا؟ اے بابا جان! کل رات تو تم مجھے پکارتے تھے تو میں آجاتی تھی۔ آج رات تم نے کسے پکارا ہوگا اور کون آیا ہوگا؟ اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہارے لئے کھانا پکایا جب تمہیں کھانے کی شکایت ہوئی تھی۔تو آج رات جب کھانے کی خواہش ہوئی ہوگی تو کس نے کھانا تیار کیا ہوگا؟ اے بابا جان! میں کل تک تمہارے لئے قسم قسم کے کھانے پکاتی رہی ہوں آج رات تمہارے لئے کس نے پکایا ہوگا؟ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ یہ سن کر رونے لگے اور اس لڑکی پر خود کو ظاہر کر دیا۔اور اس کے قریب آ کر فرمایا اے بیٹی! ان چیزوں کا نام نہ لو۔بلکہ یہ کہو کہ میں نے تمہارا منہ قبلہ رخ کیا تھا اور اسی حالت میں تم رہے ہو یا دوسری طرف پھر آیا ہے۔اے بابا جان! میں نے تمہیں اچھا کفن پہنایا تھا کیا تم اسی کفن میں ہو یا اسے تم سے اتار لیا گیا ہے؟ اے بابا جان! میں نے تم کو قبر میں صحیح وسالم بدن کے ساتھ رکھا ہے کیا تم اسی حال میں باقی ہو یا کیڑوں نے اسے کھا لیا ہے؟ اے بابا جان!

Marfat.com

علماء فرماتے ہیں کہ بندے سے ایمان کے بارے میں سوال ہوگا تو کوئی جواب دے گا اور کوئی مایوس رہے گا۔تو کیا تم نے ایمان کے سوال کا جواب دیا ہے یا تم جواب سے مایوس رہے ہو؟ اے بابا جان! علماء فرماتے تھے کہ بعض مردوں پر قبر کشادگی کرتی ہے اور بعض پر تنگی تو کیا قبر نے تم پر تنگی کی ہے یا کشادگی؟ اے بابا جان! علماء بتاتے تھے کہ کسی میت کے کفن کو جنت کے کفن سے بدل دیا جاتا ہے اور کسی کو جہنم کی آگ کے کفن سے بدل دیا جاتا ہے تو تمہارے لئے آگ سے بدلا گیا یا جنت سے؟ اے بابا جان! علماء فرماتے ہیں کہ قبر کسی سے شفیق والدہ کے گلے ملانے کی مانند گلے ملتی ہے اور کسی پر وہ غضب کے ساتھ ملتی ہے۔ یہاں تک کہ پسلیاں ایک دوسرے سے پیوست ہو جاتی ہیں۔تو قبر تمہارے ساتھ محبت کے ساتھ ملی ہے یا غیظ وغضب کیساتھ؟ اے بابا جان! علماء فرماتے ہیں کہ ہر میت کو جب قبر میں اتارا جاتا ہے تو وہ شرمندہ ہوتا ہے۔ اگر وہ متقی ہے تو اس پر کہ اس نے نیکیاں زیادہ کیوں نہ کیں۔اور اگر وہ عاصی ہے تو اس پر کہ معاصی کا ارتکاب کیوں کیا وہ اس پر شرمندہ ہوتا ہے۔تو اے بابا جان! تم اپنے معاصی پر شرمندہ ہوئے ہو یا نیکیوں کی کمی پر؟ اے بابا جان! جب میں تمہیں پکارتی تھی تو تم مجھے جواب دیتے اور میں کتنی بدنصیب ہوں کہ آج میں تمہاری قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر تمہیں پکارتی ہوں تو کیا وجہ ہے کہ تمہاری آواز نہیں سنتی؟ اے بابا جان! تم ایسے روپوش ہوئے ہو کہ قیامت تک تم مجھ سے نہیں مل سکتے۔اے خدا قیامت کے دن ان کی ملاقات سے محروم نہ کرنا۔ یہ سن کر اس لڑکی نے کہا۔اے حسن آپ نے کتنا اچھا اپنے باپ پر نوحہ کرنے کا طریقہ بتایا ہے اور کتنی اچھی نصیحت کی۔خوب باتیں آپ نے سکھائی ہیں۔اور غافلوں کی نیند سے خوب آپ نے مجھے بیدار کیا ہے۔اس کے بعد وہ روتی ہوئی حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کیساتھ لوٹ آئی۔

Marfat.com

**جنوں کو تبلیغ**: ایک بزرگ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نماز فجر پڑھنے کیلئے امام اولیاء حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد میں گیا تو مسجد کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ اور خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ دعا مانگ رہے تھے اور کچھ لوگوں کے آمین کہنے کی آواز بھی آرہی تھی۔ چنانچہ میں باہر ہی ٹھہر گیا اور سمجھا کہ شائد آپ کے مرید ہونگے۔ اور جب صبح کو دروازہ کھلا تو میں نے اندر جا کر دیکھا تو آپ تنہا تھے۔ چنانچہ نماز کے بعد میں نے صورت حال دریافت کی تو فرمانے لگے پہلے وعدہ کر کہ میرے وصال تک یہ بات کسی کو بتائے گا نہیں۔ میں نے وعدہ کیا تو فرمانے لگے۔ یہاں جنات وغیرہ آ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں میں انہیں سبق پڑھا کر دعا مانگ رہا تھا۔ جس پر وہ آمین، آمین کہہ رہے تھے۔ (تزکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۲)

**آپ کی وفات**: حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں یکم رجب المرجب ہجری 110 بعمر 89 سال آپ کا وصال ہوا۔ ایک بزرگ علیہ الرحمتہ نے اسی رات خواب دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور یہ آواز سنائی دے رہی ہے کہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ خدائے بزرگ تک پہنچ چکا ہے۔ اور خدا اس سے خوش ہے آپ کا روضہ مبارک بصرہ سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے۔ (اقتباس الانوار صفحہ ۲۲۴)

شیخ محمد اکرم قدوسی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے پانچ خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شیخ ابن زرین رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شیخ عقبہ ابن علام رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت شیخ محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ۔

Marfat.com

# حضور شیخ الاسلام فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقالہ جولائی 1995 ماہنامہ انوارِ لاثانی (لاہور) میں شائع ہوا اور اب قدرے اضافے کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

صاحب راز دار حضرت قطب اکبر شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ واصلان حق کے راہنما تھے۔ تمام مشائخ آپ کے کمال عشق عرفان واحوال پر متفق ہیں۔ جس قدر ریاضات ومجاہدات، ترک وتجرید فقر وشوق جیسے کمالات ظاہری باطنی آپ کو حاصل تھے۔ اہل طریق میں سے کسی شخص واحد کو مجموعی طور پر میسر نہ تھے آپ کشف وکرامات وجد وحال اور ہمت وشجاعت میں بے نظیر وقت تھے۔

## ولادت باسعادت:

حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 571 ہجری بمطابق 1175 کھتوال کے قصبہ میں ہوئی۔ آپ قاضی جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے کا نام شیخ عزیز الدین محمود اور چھوٹے کا اسم گرامی شیخ نجیب الدین محمود متوکل تھا۔ آپ کی ولادت مبارک پر صاحب اسرار الاولیاء ایک عجیب واقعہ نقل کرتے ہیں۔

## مادر زاد ولی اللہ:

جس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ جس سال حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی، شعبان کی انتیس تاریخ تھی آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے شہر کے مسلمان آپ کے والد ماجد حضرت قاضی جمال الدین سلیمان علیہ الرحمت الرحمٰن کی

Marfat.com

خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ چاند تو نظر نہیں آیا اب ہم کل روزہ رکھیں یا نہ رکھیں آپ کے والد گرامی قدر نے فرمایا شک والے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اس لئے روزہ کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے۔ اسی قصبہ کھتوال میں ایک بزرگ مجذوب صفت رہا کرتے تھے عام خیال کیا جاتا تھا کہ یہ ابدالوں میں سے ہیں لوگ ان کی خدمت میں گئے اور عرض حال کی حضرت موصوف نے فرمایا واہ جی واہ ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں آج رات قاضی صاحب کے ہاں ایک لڑکا (بابا فرید) پیدا ہو گا وہ قطب ہے پس اگر وہ کل دودھ پیئے گا تو سمجھ لینا چاند طلوع نہیں ہوا۔ اور اگر نہ پیئے تو سمجھ لینا کہ آج رمضان شریف کا چاند نظر آ گیا ہے۔ پس یہی ہوا کہ اسی رات کو آپ کی ولادت ہوئی اور صبح کو آپ نے دودھ نہیں پیا اور پورے ماہ رمضان کے روزوں میں آپ کی یہی صورت رہی کہ پورا دن دودھ نہ پیتے اور وقت افطاری نوش فرماتے۔ حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مادرزاد ولی ہونے کا ایک اور واقعہ صاحب اسرار الاولیاء نے درج فرمایا ہے کہ جب آپ اپنی مادر مشفقہ کے بطن سعید میں تھے۔ تو آپ کی والدہ ماجدہ کو بیروں کی رغبت ہوئی پڑوس میں ایک ہمسایہ کے ہاں بیری کا درخت تھا انہوں نے مالک کی اجازت کے بغیر دو چار بیر اس درخت سے توڑ کر کھانا چاہے ہی تھے کہ آپ نے (حضور بابا صاحب) پیٹ کے اندر سے اس بے قراری کا اظہار کیا کہ وہ بیر ان کے ہاتھ سے گر پڑے۔ اس طرح وہ بیر کھانے کی خواہش پوری نہ کر سکیں۔ جب حضور بابا صاحب سن تمیز کو پہنچے تو والدہ صاحب نے فرمایا فرید ہم نے آپ کے حمل کے زمانے میں کبھی کسی مشکوک شے کی جانب ہاتھ نہیں بڑھایا آپ نے مسکرا کر فرمایا امی حضور ایک دفعہ آپ پڑوسی کی اجازت کے بغیر بیر کھانا چاہتی تھیں۔ میں نے بے قراری کر کے آپ کی اس خواہش کو پورا نہ ہونے دیا یاد کر لیجئے۔ یہ سن کر حضرت بی بی صاحبہ بہت متعجب

Marfat.com

ہوئیں کہ میں نے اس کا ذکر بھی کسی سے نہیں کیا تھا۔ اسے کیسے معلوم ہو گیا اور فرید کہتا بھی بالکل سچ ہے آپ کی والدہ صاحبہ کو یقین ہو گیا میرا ہونہار بیٹا پیدا ہوتے ہی ولی اللہ ہے۔

**تعلیم وتربیت:** حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم قصبہ کھتوال میں حاصل کی قرآن پاک حفظ کیا۔ اور ابتدائی درسی کتابیں پڑھیں والدہ صاحبہ کے دامن تربیت نے آپ کا دل یاد خدا میں لگا دیا چنانچہ بچپن میں ہی قصبہ کھتوال کے باشندے آپ کی جذب ومستی دیکھ کر آپ کو (قاضی بچہ دیوانہ) کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں شیخ جلال الدین تبریزی کا گزر کھتوال کے قصبہ میں سے ہوا۔ حضرت موصوف نے لوگوں سے پوچھا کہ اس بستی میں کوئی اللہ والا ہے لوگوں نے کہا نہیں قاضی جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کا لڑکا فرید الدین قاضی ہے جس کو لوگ عام طور پر مجنوں ہی سمجھتے ہیں مگر وہ یاد الٰہی اور زہد وعبادت میں ہر وقت مشغول رہتا ہے شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے۔ آپ کے پاس ایک انار تھا آپ نے وہ انار حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بطور نذر پیش کیا حضور بابا صاحب نے روزہ دار ہونے کی وجہ سے معذرت کی حضرت شیخ کچھ دیر بیٹھ کر روانہ ہو گئے انار کا ایک دانہ زمین پر گر پڑا حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اٹھا کر دستار کے پلو میں باندھ لیا شام کو افطاری کے وقت اس دانہ کو کھایا تو دل میں مزید نور کے دیے جل گئے۔ آپ کو افسوس ہوا کہ میں نے وہ پورا انار کیوں نہ کھا لیا مگر جب بعد میں حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا فرید تمام برکتیں اس ایک دانے میں تھیں۔ جو قدرت نے آپ ہی کو کھلا دیا۔ قصبہ کھتوال میں ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ مزید حصول تعلیم کیلئے اور اکتساب فیض کے لئے ملتان

Marfat.com

شریف لے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر شریف 18 سال تھی۔ ملتان شریف علماء وفضلاء کا مرکز تھا۔ آپ سرائے حلوائی کے قریب مولانا منہاج الدین ترمذی کے مدرسہ میں تکمیل علوم وفنون میں مشغول ہو گئے۔ علوم ظاہری کی تکمیل علوم باطنی کی تحصیل کا وسیلہ ہے جس دل کے اندر خدا کی محبت کی روشنی ازل سے بھر دی گئی تھی۔ اس وسیلے سے اس منزل ومقصود کی تلاش کر رہا تھا۔ جہاں انسان کو قرب واختصاص کی خلعت فاخرہ سے سرفراز فرما کر رشد و ہدایت کے سجادہ پر رونق افروز کیا جاتا ہے لیکن تحصیل علوم باطنی کے لئے تکمیل علوم ظاہری ہی کافی نہیں یہ چراغ راہ تو ہے لیکن منزل مقصود تک رسائی کے لئے کسی کامل کے آستانے کی بوسہ زنی ہی شرط لازم ہے چنانچہ حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی طلب علم کے ساتھ اس مردحق کا انتظار فرمارہے تھے۔ جس کی شرف نسبت سے انہیں شہباز طریقت بننا تھا۔ بقول مرادآبادی ان کا حال یوں تھا

آ میری جان انتظار آ میرے آفتاب شوق
تیرے بغیر زندگی کب سے ہے شام بے سحر

**غلامی شیخ**: مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے اس بے سحر زندگی کے بے کیف لمحات کو کتاب (نافع) کی ورق گردانی میں گزار رہے تھے کہ دروازے سے ایک مسیحا نفس نے داخل ہو کر حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دل سے یہ آواز نکالی۔

جب نگاہیں اٹھ گئیں اللہ رے معراج شوق
دیکھتا کیا ہوں وہ جان انتظار آ ہی گیا

یہ مسیحا نفس یہ جان انتظار قطب دوراں شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اپنے مرشد خواجہ غریب نواز سلطان الہند سید معین الدین چشتی

Marfat.com

اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے اجمیر شریف کے ارادے سے ملتان شریف تشریف آور ہوئے تھے۔ حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ایک نظر کرم فرمائی اور مسجد کے اندر تحیۃ المسجد کے نفل پڑھنے میں مشغول ہو گئے ادھر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے تھے مگر دل کا یہ عالم تھا۔

ان کی وہ آمد آمد اپنا یہاں یہ عالم
اک رنگ آ رہا ہے اک رنگ جا رہا ہے

آخر قطب عالم کے قریب جا بیٹھے نماز سے فارغ ہو کر آپ نے پوچھا مسعود کیا پڑھ رہے تھے۔ آپ نے عرض کیا۔ حضور (کتاب نافع) پڑھ رہا تھا۔ حضرت نے فرمایا انشاء اللہ نافع ہی ہو گی حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سر قطب الاقطاب کے قدموں میں رکھ دیا حضرت قطب الدین نے بابا صاحب رحمۃ اللہ کا سر اٹھایا اور سینے سے لگا بیعت سے مشرف فرمایا اور دعاؤں سے نوازا اور حضرت قطب دہلی روانہ ہو گئے۔

**گنج شکر کی وجہ تسمیہ:** شکر گنج کے نام سے مُلقب ہونے کی کئی روایات صوفیاء نے بیان فرمائیں ہیں جن میں سے صرف ایک پر اکتفا کرتا ہوں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے گنج شکر ہونے کی وجہ تسمیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سوداگر اونٹوں پر شکر لادے ملتان سے دہلی جا رہا تھا۔ جب اجودھن (پاک پتن شریف) پہنچا تو راستے میں حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھڑے تھے آپ نے سوداگر سے پوچھا اونٹوں پر کیا لدا ہوا ہے اس کم فہم نے آپ کو منگتا سمجھ کر کہا بابا نمک لدا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا نمک ہی ہو گا۔ سوداگر نے دہلی پہنچ کر بوریوں کو کھولا تو ان میں شکر کی بجائے نمک بھرا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے کیونکہ اس نے اپنے ہاتھوں بوریوں میں شکر بھ

Marfat.com

تھی خیر اس کو فوراً یاد آ گیا کہ اجودھن میں اس نے جس فقیر سے جھوٹ بولا تھا یہ اس کی زبان کی تاثیر ہے وہ اسی وقت روانہ ہوا۔ اور حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں اعتراف جرم کیا اور اپنی غلط بیانی پر نادم ہوا آپ نے فرمایا جھوٹ بولنا بہت برا ہے آئندہ جھوٹ بولنے سے توبہ کرا اور دل کو بدگمانی کے گناہ سے بھی بچا سوداگر نے عرض کیا حضور میں غریب آدمی مارا گیا ہوں خدارا رحم فرمایئے۔ آپ کے لبہائے مبارک کو جنبش ہوئی اور پھول جھڑنے لگے۔ اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے اچھا بھائی جاؤ وہ شکر تھی تو شکر ہی ہوگی سوداگر تائب ہو کر واپس اپنے سامان کے پاس پہنچا اور بوریوں کو کھولا تو ان میں شکر بھری تھی۔ یہاں سے آپ گنج شکر یعنی شکر کا خزانہ مشہور ہو گئے۔

## سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت:

محترم و مکرم سید احمد رضا بخاری رقم طراز ہیں کہ حضرت باوا صاحب قبلہ دیارِ حبیب سے واپسی پر بغداد شریف تشریف لائے۔ ان دنوں قطب الاقطاب غوث الاغیاث فرد الافراد حضور سیدنا شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روضہ شریف تعمیر ہو رہا تھا۔ آپ دن بھر مزدوروں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس کی تعمیر میں حصہ لیتے اور شام کو اجرت لئے بغیر چلے جاتے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اس پر متعجب ہوئے تو خواب میں سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگاہ فرمایا۔ بیٹا یہ کوئی مزدور نہیں بلکہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ جو حصول برکت کے لئے یہاں کی مزدوری کرتا ہے۔ اس کے بعد صاحبزادۂ غوث الوریٰ نے آپ کو تبرکات عطا فرمائے۔

(ماہنامہ مہر منیر اپریل 1999 صفحہ 27)

**کرامت:** صاحب مراۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین

Marfat.com

اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی کا بال اکھڑ کر گر گیا۔ میں نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو اس بال کو تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھ لوں۔ آپ نے فرمایا رکھ لو۔ چنانچہ جب میں دہلی آیا تو کوئی بیمار شخص میرے پاس تعویذ لینے کے لئے آتا میں وہی بال مبارک اسے اس شرط پر دیتا تھا۔ کہ کام ہو جانے کے بعد واپس دینا ہوگا۔ چنانچہ اس بال مبارک سے بہت سے لوگوں نے فوائد وشفاء حاصل کئے تھے۔ مزید فرماتے ہیں کہ جب کوئی کام ایسا آتا جو ہونے کے قابل نہ ہوتا تو بال مبارک مجھے ملتا ہی نہ تھا پس میں سمجھ جاتا تھا کہ یہ مرض لاعلاج ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جس کے ایک بال کی اس قدر عظمت اور کرامت ہے تو اس بال والے کی کیا کرامت ہوگی۔

**وفات:۔** پاکپتن شریف میں 93 سال ظاہری عمر گزارنے کے بعد آخر یہ چراغ چشت 5 محرم الحرام 664 ہجری بمطابق 14 اکتوبر 1265ء بعد از نماز عشاء اپنے خالق ومالک کے دربار میں پہنچے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا مزار پر انوار آج پاکپتن شریف میں ہر خاص وعام کو فیض فریدی لٹا رہا ہے۔

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لئے

حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ فقیر کے عقیدے میں مذہب کی بنیاد عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور عشق کی بنیاد ادب پر ہے

Marfat.com

# حضرت شاہ خواجہ فخر الدّین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقالہ 10 مارچ 2006ء بروز جمعۃ المبارک روزنامہ گراؤنڈ (چنیوٹ) میں شائع ہوا جو من و عن پیش خدمت ہے۔

جن دنوں سکھوں اور مرہٹوں نے دہلی کے گلی کوچوں اور بازاروں میں لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ اجمیری دروازہ کے مدرسہ میں ایک نوجوان علم و عرفان کی شمعیں روشن کئے ہوئے تھا۔ جب لوگ مدرسے کے اندر قدم رکھتے تو اپنے سب دکھ درد بھول جاتے۔ طمانیت ان کے خون میں گردش کرنے لگتی۔ اللہ عزوجل اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ان کو نئے حوصلے عطا کرتا۔ روحوں کو گرما دیتا۔ اس عالم باعمل کی شخصیت اس قدر پر کشش تھی اور انداز بیان اس قدر مسحور کن تھا کہ جو بھی آتا اسی کا ہو جاتا۔ اس برگزیدہ ہستی کا نام نامی اسم گرامی شیخ المشائخ قطب العارفین سراج السالکین فخر الاوّلین والآخرین محب النبی حضرت خواجہ شاہ فخر الدین دہلوی علیہ الرحمۃ اللہ تھا۔

## ولادت مبارک اور تعلیم:

حضرت خواجہ فخر جہاں دہلوی علیہ الرحمتہ کی ولادت 1126 ہجری بمطابق 1717ء کو اورنگ آباد میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا نام حضرت شاہ نظام الدین اورنگ آبادی تھا۔ جو وقت کے بہت بڑے ولی تھے۔ انہوں نے آپ کا نام فخر الدین رکھا۔ اور واقعی آپ دین کے فخر بنے۔ لہٰذا باپ نے آپ کی تعلیم کا انتظام بڑے اعلیٰ پیمانے پر کیا۔ خود بھی بڑے ذی علم اور صاحب ولایت تھے۔ وقت کے مشہور و قابل علماء سے آپ کی تعلیم کی تکمیل کروائی۔ ظاہری علم کیساتھ باپ نے آپ کے باطن کی اصلاح پر

Marfat.com

بھی خصوصی توجہ دی۔ بچپن میں ہی آپ کو اپنا مرید کر لیا تھا۔ جب والد کے وصال کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹے کو بلا بھیجا۔ اس وقت آپ کی عمر 16 برس تھی۔ باپ نے بیٹے کو سینے سے چمٹا لیا اور اپنی تمام باطنی نعمتیں بیٹے کے سینے میں منتقل کر کے سینہ کو مدینہ بنا دیا۔ اسی حالت میں باپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے عالم بالا کے سفر پر روانہ ہو گئی۔ (تاریخ مشائخ چشت صفحہ 189)

**محب النبی** صلی اللہ علیہ وسلم:

فخر المشائخ خواجہ فخر الدین علیہ الرحمتہ نے ایک مرتبہ عالم خواب میں دیکھا کہ عطائے رسول، ہند الولی خواجہ خواجگان غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمتہ اور چراغ چشتیاں حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمتہ آپ کو محبّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام سے مخاطب کر رہے ہیں۔ اسی دن سے آپ اس لقب سے مشہور ہو گئے۔ (بزرگ صفحہ ۳۳۷)

**اخلاق** : حضرت شاہ فخر علیہ الرحمتہ کی شخصیت کا ممتاز پہلو آپ کا اخلاق حسنہ ہے۔ ہر چھوٹے بڑے سے انتہائی خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ کسی کو پریشان دیکھتے تو جب تک اس کی مدد نہ کر لیتے بے چین رہتے۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک بار آپ حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ جب بحری جہاز پر سوار ہونے لگے تو ایک بڑھیا آگے بڑھی اور عرض کیا، میں نے لڑکی کی شادی کرنی ہے اور حال یہ ہے کہ گھر میں فاقے ہوتے ہیں، یعنی غربت حد درجے کی ہے۔ کس طرح بچی کی شادی کروں۔ آپ نے فوراً اپنا سامان حج جہاز سے اتار لیا اور جو کچھ زاد راہ تھا بڑھیا کے حوالے کر دیا اور خود واپس چلے آئے۔ آپ کے اخلاق سے دشمن تک متاثر ہوتے تھے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت شمس العارفین

Marfat.com

حضور پیر سیال لجپال خواجہ محمد شمس الدین سیالوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خواجہ فخر جہاں علیہ الرحمتہ پالکی میں بیٹھ کر بازار سے گزر رہے تھے۔رمضان کا مہینہ تھا آپ روزے سے تھے۔ایک ہندو لڑکے نے انتہائی محبت کیساتھ مٹھائی پیش کی اور عرض کی کہ حضور آپ سے کھائیں گے تو میرا دل خوش ہوگا۔آپ نے تھوڑی سی مٹھائی کھالی۔بعض لوگوں نے بد عتقادی کی وجہ سے اعتراض کیا کہ آپ نے ماہ صیام کا روزہ بلا وجہ توڑ دیا ہے۔آپ نے رمایا جان بوجھ کر روزہ توڑنے کے تین کفارے ہوتے ہیں۔کوئی ایک ادا کرنا ہوتا ہے۔ا۔ لام آزاد کرنا 2۔ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا۔3۔ساٹھ مسلسل روزے رکھنا میں یہ تینوں کفارے ادا کروں گا۔لوگوں نے کہا اتنی کون سی مجبوری تھی کہ آپ روزہ ہی نہ توڑتے رمایا روزہ نہ توڑتا تو اس کا دل ٹوٹ جاتا۔(مرآت العاشقین صفحہ ۱۳۵)

آپ کا اخلاق حسنہ دیکھ کر بہت سے بد مذہب تائب ہوئے اور حلقہ مریدین میں شامل ہوئے۔بادشاہ فوج کے سردار،صاحب اقتدار،افراد،امراء،رؤساء،بیگمات مشاہیر رمانہ اور غریب نادار بے شمار لوگ آپ کے مرید بن گئے۔بہادر شاہ ظفر نے کئی جگہ اپنے یوان میں آپ کی منقبت بیان کی ہے لکھتے ہیں۔

ظفر رکھتے نہیں مطلب جہاں کے نکتہ دانوں سے
ہمیں فخر جہاں کا ایک نکتہ سو برابر ہے
ظفر دشوار ہے ہر چند اہل معرفت ہونا
مگر صدقہ سے فخر الدین ہوسکتا تو سب کچھ ہے
کہتا ہے ظفر جو کچھ آپ جوش محبت میں
اے فخر جہاں سب وہ تیری ہی عنائت ہے

Marfat.com

جس کو حضرت نے کہا الفقر و فخری اے ظفر
فخر دین، فخر جہاں پر وہ فقیری ختم ہے

قارئین محترم! اندازہ فرمائیں بہادر شاہ ظفر آپ سے کتنی عقیدت رکھتا ہے، لکھتا ہے

جو ہاتھ آئے ظفر خاک پائے فخر الدین
تو میں رکھوں اسے آنکھوں کی تو تیا کیلئے

## تبلیغ اسلام کے نرالے انداز:

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ فخر الاولیاء نے ایک طوائف کو کہلا بھیجا کہ میں رات کو تیرے پاس آؤں گا۔ اس نے خوب سجاوٹ کا انتظام کیا اور آپ کے انتظار میں تھی۔ جب آپ تشریف لائے اس نے اپنے فعل کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا پہلے وضو کر لے اس کے بعد فرمایا دو رکعت نماز نفل پڑھ لے۔ اور یہ چادر اوڑھ لے جب وہ کنجری مصلیٰ پر کھڑی ہو گئی تو آپ نے بارگاہ رب العزت میں دعا مانگی، یا اللہ عزوجل یہاں تک لانا میرا کام تھا ہدایت دینا تیرا کام ہے مولا میں نے اپنا کام پورا کر دیا تو بھی مہربانی فرما۔ طوائف توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نیک بندی بن گئی۔ (انوارِ قمریہ صفحہ 218)

ایک دفعہ خواجہ فخر الدین چند غلاموں کے ساتھ باہر تشریف لے گئے۔ چند ہندو برہمن حماموں پر بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک علیحدہ پریشان بیٹھا تھا۔ آپ نے ساتھیوں سے فرمایا تم ٹھہرو میں اس برہمن سے مل کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہاں کھڑے کھڑے آپ کا لباس تبدیل ہو گیا اور شکل بھی بظاہر ہندو جیسی نظر آنے لگی، جنجو بھی پہنا ہوا ظاہر ہو گیا۔ اس اکیلے برہمن کے پاس جا کر فرمایا مجھے اشنان کر طریقہ سمجھا دیں وہ سمجھا کہ ہمارا اپنا

Marfat.com

ہی کوئی ہندو مجھ سے اشنان سیکھنے آیا ہے۔اس نے طریقہ عرض کیا وہاں سے اٹھتے وقت آپ نے پانچ روپے اس کو دیئے۔اس غریب کے پاس گاہک کم آتے تھے وہ بہت خوش ہوا۔ دوسروں سے اس کی آمدن زیادہ ہو گئی اسی طرح آپ دوسرے دن بھی تشریف لے گئے۔ اور اٹھتے وقت دس روپے دیئے، تیسرے دن جب پندرہ روپے دے کر اٹھے تو ہندو سمجھ گیا کہ یہ کوئی حکمت ہے۔وہ آپ کے پیچھے چل پڑا جب آپ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچے لباس وشکل خواجہ فخر جہاں والی ہو گئی۔ یہ دیکھ کر ہندو قدموں پر گر پڑا۔اور عرض کرنے لگا،حضور جو مجھے یاد تھا میں نے عرض کر دیا جو آپ چھپائے پھرتے ہیں مجھے بھی سکھا دیں۔

یعنی کلمہ پڑھا کر اپنا غلام بنا لیں کیونکہ
تیریاں تک کے اداواں میں مرید ہو گئی

## چوروں کو دیکھا ولی کر دیا:

ایک مرتبہ کسی علاقے کا ابدال فوت ہو گیا۔حضرت شاہ فخر علیہ الرحمۃ کی خدمت میں عرض کیا گیا،غریب نواز فلاں علاقے کا ابدال وصال فرما گیا ہے۔اس کی جگہ کسی ابدال کی ڈیوٹی لگائیں۔چونکہ آپ وقت کے غوث تھے تو فوت شدہ ابدال کی جگہ دوسرے ابدال کی ڈیوٹی لگانا غوث کا ہی کام ہوتا ہے اور ابدال کو ابدال کہتے بھی اس لئے ہی کہ اس کے جنازہ سے پہلے اس کا بدل مقرر کر دیا جاتا ہے۔چنانچہ آپ فوت شدہ ابدال کے جنازہ کیلئے تشریف لے چلے راستے میں ایک حمام تھا جس میں کوئی غسل کر رہا تھا۔آپ نے حمام کے باہر کھڑے ہو کر آواز دی اندر کون نہا رہا ہے۔نہانے والا ایک ہندو لڑکا تھا، اس نے عرض کیا میں فلاں ہوں آپ نے حکم دیا ادھر آؤ اس نے عرض کیا میرے پاس چادر نہیں ہے۔(یعنی شلوار نہیں) آپ نے اسے اپنی چادر عطا کر کے اپنے ساتھ لے لیا

Marfat.com

وہ بھی چل پڑا۔ جب جنازے کے پاس پہنچے تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی، غریب نواز اس ابدال کی جگہ کوئی مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے اس ہندو پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ایک لے تو آیا ہوں لوگوں نے عرض کیا حضور یہ مشرک ہے۔ آپ نے اس کے کندھے کو پکڑ کر دو تین مرتبہ ہلایا اور فرمایا اب تو ٹھیک ہو جا، اللہ عزوجل کی عطا کی ہوئی طاقت سے اسے کلمہ پڑھا کے ولی بنا کر ابدالوں میں شامل کر دیا۔ (انوار قمریہ جلد اوّل صفحہ ۲۱۹)

اسی لئے بہادر شاہ ظفر نے عرض کی تھی۔

ظفر دشوار ہے ہر چند اہل معرفت ہونا
مگر صدقہ سے فخر الدین ہو سکتا تو سب کچھ ہے

## کون کھتا ھے ولی مر گئے:

فخر العارفین سند الواصلین خواجہ فخر جہاں نے اپنا جنازہ بھی آپ پڑھایا۔ چنانچہ منقول ہے آپ کے ایک غلام بدیع الدین نے پوچھا کہ شہداء کے سر قلم ہو جاتے ہیں، اولیاء کے وصال کے بعد ان کے جسموں پر مٹی ڈال دی جاتی ہے، پھر وہ زندہ کیسے ہوتے ہیں؟ مسئلہ سمجھ میں نہیں آتا، آپ نے فرمایا کہ جب میرا جنازہ تیار ہوگا، صفیں بن جائیں مگر مصلیٰ امامت خالی ہوگا، اس وقت ایک اونٹ سوار پہاڑ کی طرف سے آئے گا وہی میرا جنازہ پڑھائے گا۔ جب وہ واپس جانے لگے تو اس سے یہ مسئلہ دریافت کر لینا۔ وہ تمہیں عین الیقین کے درجہ پر پہنچا دے گا۔ چنانچہ جب ۲۷ جمادی الآخر ہجری 1199 بمطابق 1784ء میں 73 سال کی عمر میں آپ کا وصال پر ملال ہوا، غسل و کفن دیکر جنازہ کے لئے لائے صفیں بن گئیں۔ تو حسب فرمان پہاڑ کی طرف سے ایک اونٹ سوار آ گیا۔ اپنے چہرے کو چھپائے ہوئے تھا۔ خاموشی سے امامت کرائی لوگ پہلے ہی انتظار میں تھے۔

Marfat.com

سب نے اقتدا کی نماز جنازہ کی دعا سے فارغ ہو کر وہ امام صاحب پہاڑ کی طرف چل پڑے۔ بدیع الدین بھی پیچھے چل دیئے۔ تو عرض کی امام صاحب میں اپنے شیخ صاحب کے فرمان کے مطابق آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے خواجہ فخر جہاں رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا تھا انہوں نے آپ کا بتایا تھا۔ امام صاحب متوجہ ہوئے تو وہی سوال کیا کہ شہداء اور اولیاء انتقال کے بعد زندہ ہوتے ہیں، یا نہیں۔ امام صاحب نے چہرے سے پردہ اٹھایا تو بدیع الدین کے پاؤں سے زمین نکل گئی کیونکہ وہ خواجہ فخر جہاں ہی تو تھے۔ جن کا جنازہ پڑھا گیا تھا۔ بدیع الدین قدموں پر گر پڑے۔ وہاں پر بے تکلفانہ باتیں بھی کرتے رہے۔ اس لئے تو عارف کھڑی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

ولی اللہ دے مردے ناہیں اوہ تے کردے پردہ پوشی
کی ہویا جے دنیا اتوں ٹر گئے لال خاموشی

اللہ عزوجل اولیائے کاملین کی محبت و الفت نصیب فرمائے انہی کے مسلک پر زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ (آمین ثم آمین)

مجاہد اعظم حضور ثالث غریب نواز خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔ جو شخص بزرگوں کے ارشادات پر عمل نہیں کرتا ان کے فیض سے محروم رہتا ہے اور جو پیر کے بتائے ہوئے وظائف ادا نہیں کرتا وہ گویا اپنے پیر کو بھول جاتا ہے اور پھر پیر اسے بھلا دیتا ہے۔

Marfat.com

# حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقالہ 16 اپریل 2006ء/۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ بروز اتوار روزنامہ چھاپہ (فیصل آباد) میں شائع ہوا جو من وعن کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے

**قدوۃ السالکین** زبدۃ العارفین، عمدۃ الواصلین، امیر السالکین، سند الواصلین، فخر العارفین، فخر الاولیاء، شیخ الاتقیاء، امام الاصوفیاء، آفتاب ملک ولایت، خورشید برج ہدایت، وارث ملک نبوت، شہنشاہ اقلیم غوثیت قطب، مدار عالم منبع انوار الصمد مظہر اسرار احد حضور قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی علیہ رحمت الباری حضرت شاہ فخر علیہ الرحمۃ کے محبوب ترین خلفاء میں سے تھے۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جو عنایت بے غایت اور الطاف بے قیاس ان پر تھا۔ اپنے خلفاء میں سے کسی پر نہ تھا۔ پنجاب میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی تبلیغ وترویج حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ ہی کی پرخلوص کوششوں کا نتیجہ ہے۔ حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد پنجاب میں چشتیہ سلسلہ کے کسی بزرگ نے ترویج سلسلہ میں اس قدر کوشش نہیں کی۔ جتنی اٹھارویں صدی میں خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی۔ تونسہ شریف سیال شریف احمد پور شریف چاچڑاں شریف گولڑہ شریف جلال پور شریف وغیرہ مقامات کی خانقاہوں کے چراغ ان ہی کے ذریعے روشن ہوئے۔

**روحانی اشارات وبشارتیں:** حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اوچ شریف کے نامور مشائخ میں ہوتا ہے۔ ان کے خلفاء میں سے ایک معروف خلیفہ حضرت شیخ عبداللہ جہانیاں علیہ الرحمۃ تھے۔ شیخ عبداللہ علیہ الرحمۃ کی اولاد میں حضرت

Marfat.com

شیخ فتح محمد نیوکارہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔حضور قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ عاقل بی بی رحمۃ اللہ علیہا ابھی اوائل عمر میں تھیں کہ حضرت شیخ فتح محمد نیکوکارہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اللہ رب العزت عزوجل نے مجھے بتایا ہے کہ عاقل بی بی رحمۃ اللہ علیہا کے شکم مبارک سے غوث زمانہ پیدا ہوگا۔جس کے فیض سے سارا جہاں سیراب ہوگا۔حضرت شیخ دودی والا رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ کے ایک عظیم بزرگ گزرے ہیں۔حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی والدہ محترمہ ان کی زیارت کے لئے جاتیں تو وہ فوراً کھڑے ہو جاتے ایک دن آپ کی والدہ صاحبہ نے پوچھا یا حضرت آپ مجھے دیکھ کر کھڑے کیوں ہو جاتے ہیں۔اور میری اتنی تعظیم کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا میں تمہاری تعظیم نہیں کرتا۔اصل بات یہ ہے کہ تمہاری پیشانی میں غوث زماں کا نور خورشید کی طرح چمکتا ہے میں اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوجایا کرتا ہوں۔

**مادر زاد ولی:** حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی ولادت باسعادت سے قبل آپ کی دادی صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ ایسا چراغ انکے گھر میں روشن ہوگیا ہے۔جس کی روشنی آسمان سے زمین تک جلوہ فگن ہے تمام روئے زمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔اور تمام گھر میں چاروں طرف ایک خاص قسم کی خوشبو پھیل گئی ہے۔جب بیدار ہوئیں تو حضرت شیخ دودی والا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنا خواب سنایا حضرت شیخ نے فرمایا آپ کے گھر میں ایک ایسا چراغ ہوگا جس کے نور سے تمام جہاں منور ہوگا (حضور قبلہ عالم صفحہ 105)

**ولادت باسعادت:** حضور قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ 12 اپریل 1730 سوموار کی شب اس دنیا میں تشریف لائے۔آپ قوم کے کھرل تھے۔آپ کے والد کا نام ہندال تھا۔اس قوم میں پہلے بھی بڑے بڑے عاشقان

Marfat.com

باوقار ہوئے ہیں۔(تاریخ مشائخ چشت صفحہ 253)

**تعلیم**: جب آپ کی عمر شریف پانچ سال کی ہوئی تو آپ نے تعلیم کا آغاز فرمایا۔ پہلے قرآن حکیم حفظ کیا۔ پھر مہار سدا بہار میں رہ کر ہی عقلی اور نقلی علم سیکھتے رہے بعدازاں ڈیرہ غازی خان میں جا کر درسی کتابیں پڑھی۔ پاکپتن شریف کے نواح میں ایک شخص شیخ احمد کھوکھر سے بھی کچھ تعلیم پائی پھر حضرت خواجہ محکم دین علیہ الرحمۃ کے ہمراہ لاہور آ کر تحصیل علم میں مصروف رہے وہاں سے دہلی میں فخر المشائخ خواجہ محمد فخر الدین دہلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دینی تشنگی بجھاتے رہے ایک دن فخر الاولیاء خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی باطنی صلاحیتوں کو دیکھ کر فرمایا جو پڑھ لیا ہے تمہارے لئے کافی ہے۔ اب اس علم کی طرف متوجہ ہو جس کے لئے تمہیں بھیجا گیا ہے۔(تذکرہ اولیائے پاکستان صفحہ 308)

**بیعت وخلافت**: چنانچہ ۱۱۶۵ ہجری میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے شاہ فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت کی اور وہ نعمت جو سینہ بسینہ حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم سے لے کر ایک دوسرے کو حضرات چشت میں پہنچتی رہی تھی۔ آپ کو بھی حاصل ہوئی(تحفۃ الابرار صفحہ 288)

بیعت ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ فخر علیہ الرحمۃ نے پاکپتن شریف میں حاضری دینے کا ارادہ کیا اس سفر میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ آپ کے ہمراہ تھے۔ پاکپتن شریف حاضری کے بعد حضرت شاہ فخر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ نور محمد مہار شریف جا کر اپنی والدہ کی قدم بوسی کرو۔ اپنے شیخ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے وطن پہنچے تو پہلے ہی آپ کی آمد کا شہرہ ہو چکا تھا۔ کہ دہلی سے ایک مرد قلندر آ رہا ہے۔ آپ کی والدہ کو بھی اطلاع دی گئی سعادت مند بیٹے نے دوڑ کر ماں کے قدم چوم لئے آٹھ دن اپنے وطن میں

Marfat.com

قیام کرنے کے بعد پاکپتن شریف اپنے شیخ کامل کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت بابا گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ختم ہونے کے بعد شاہ فخر علیہ الرحمۃ اللہ نے فرمایا کہ میں ابھی یہاں دو مہینے اور رہوں گا۔ تم پھر اپنی والدہ سے مل آؤ آپ پھر حسب حکم مہار سدا بہار آ گئے۔ دو ماہ بعد آپ پھر مہار شریف سے پاکپتن شریف واپس ہوئے اور اپنے شیخ کے ساتھ دہلی تشریف لے گئے سفر سے واپسی کے بعد ایک دن حضرت فخر المشائخ خواجہ فخر الدین دہلوی نے فرمایا۔ اے نور محمد آپ کے کندھوں پر مخلوق خدا کا بوجھ پڑھنے والا ہے یہ سن کر حضور قبلہ عالم نے بڑی عاجزی اور انکساری سے عرض کی حضور میں ایک پنجابی کسی کے کیا کام آ سکوں گا۔ فخر الاولیاء خاموش رہے اور کچھ دنوں کے بعد خواجہ نور محمد مہاروی کو خرقۂ خلافت عطا فرما کر حکم دیا کہ وہ اپنے وطن مہار سدا بہار میں رہ کر رشد و ہدایت کا چراغ روشن کریں۔ آپ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے روانہ ہوئے مہار شریف میں تشریف لانے کے بعد حضور قبلہ عالم نے ارشاد و ہدایت کی وہ شمع روشن کی کہ تمام خطۂ ہند اس کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔ اور دور دور سے طالبان حق آپ کے گرد جمع ہونے لگے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان صفحہ 310)

**کرامات:** آپ بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ پر اللہ عزوجل کی بے شمار عنایات تھی۔ زبان مبارک سے جو نکلا وہ پورا ہو جاتا آپ کی بے شمار کرامتوں میں سے حصول برکت کے لئے صرف دو کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پروفیسر افتخار احمد چشتی صابری سلیمانی صاحب نے اپنی تصنیف حضور قبلہ عالم کے صفحہ 230 پر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں ایک عورت آپ کی بھینسوں کو چرایا کرتی تھی۔ ایک دن حضور قبلہ عالم کی خدمت میں عرض کرنے لگی حضور مجھے محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی زیارت کروائے۔ آپ نے فرمایا وقت پر موقوف ہے۔ ذرا صبر کر چند روز کے بعد وہ پھر عرض کرنے لگی۔

Marfat.com

پھر وہی جواب ملا۔ اسی طرح اس عورت نے چند بار سوال کیا اور یہی جواب پایا آخر بد اعتقاد ہو کر پاک پتن شریف کو روانہ ہوگی۔ راستے میں ایک شخص میاں محمد اعظم رہتا تھا۔ جو قوم کا جٹ تھا۔ اور صرف ایک سال خواجہ نور محمد کو وضو کرایا تھا۔ اور حضرت قبلہ عالم کا با اعتقاد مرید تھا۔ اس عورت کی راستے میں میاں اعظم سے ملاقات ہوگئی۔ میاں صاحب پوچھنے لگے، کہاں جا رہی ہو کہنے لگی فلاں درویش کے پاس اور بات یہ ہے کہ میں بڑی مُدت سے فخر الاوّلین والآخرین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی زیارت کے لئے خواجہ نور محمد مہاروی کی خدمت کرتی رہی اور ان کی بھینیس چراتی رہی ہوں میاں اعظم نے کہا کہ اتنا بڑا دروازہ چھوڑ کر جا رہی ہو یہ کام تو قبلہ عالم کے غلام کرا لیتے ہیں۔ اور فرمایا کہ اس لکڑی (گادھی) پر بیٹھ جا جہاں بیٹھ کر میں بیلوں کو ہانکتا ہوں میرے بیلوں کو ہانک اور چہرے پر کپڑا ڈال دے۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا اور ہوا یہ کہ وہ صاحب التاج والمعراج کی محفل نور بار میں داخل ہوگئی۔ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئی۔

یہ حال ہے خدمت گاروں کا     سرکار کا عالم کیا ہو گا

یہ شخص محمد اعظم صرف ایک سال قبلۂ عالم کا لوٹا بھرتا رہا اور آپ کو وضو کراتا رہا بعدازاں قبلۂ عالم کی اجازت سے ایک کنویں پر رہتا تھا۔ کھیتی باڑی کرتا تھا۔ رب کعبہ نے اسے قبلۂ عالم کی ایک سال خدمت کرنے کے بدلے میں اس مقام پر پہنچا دیا تھا۔ کہ لوگوں کو خطیب الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی زیارت کراتا تھا۔ پھر ان کا کیا مقام ہوگا۔ جو سالہا سال خدمت میں رہتے ریاضت ومجاہدہ کرتے رہے اور آپ کی محبت میں رہ کر مرتبہ خلافت پر فائز ہوئے۔

Marfat.com

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولیاں
محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم کیا ہوگا

## میں ہی تمھارا جنازہ پڑھاؤں گا:

میاں نور بخش مہاروی سے منقول ہے کہ کوٹ مٹھن کے قریب ایک قاضی صاحب نے حضرت قبلۂ عالم سے عرض کیا کہ حضرت آپ سے ایک وعدہ چاہتا ہوں کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرا جنازہ آپ پڑھائیں۔ فرمایا انشاءاللہ عزّ وجل میں ہی تمہارا جنازہ پڑھاؤں گا۔ قاضی صاحب مذکور ابھی حیات تھے کہ حضرت قبلۂ عالم کا وصال ہو گیا۔ قاضی صاحب کو فکر لاحق ہوئی کہ اب حضرت قبلۂ عالم میری نماز جنازہ کی امامت کیسے فرمائیں گے۔ الغرض کچھ عرصہ بعد قاضی صاحب فوت ہو گئے جب ان کا جنازہ تیار کر کے صحرا کی طرف لے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گھڑ سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا آ رہا ہے اور چار پانچ آدمی پا پیادہ اس کے ساتھ دوڑتے آ رہے ہیں۔ جب قریب آئے تو ہر شخص نے پہچان لیا کہ حضرت قبلۂ عالم ہیں سب نے قدم بوسی کی اور اس وقت سب کے دل سے یہ بات محو ہو گئی کہ حضرت قبلۂ عالم تو فوت ہو گئے ہیں۔ آپ نے قاضی صاحب کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور نظروں سے غائب ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کو احساس ہوا کہ حضرت قبلۂ عالم تو وفات فرما چکے ہیں۔ یہاں صرف ایفائے عہد کیلئے تشریف لائے تھے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان جلد اول صفحہ 315)

**قبلہ عالم کے خلفاء:** اس آفتاب جہاں تاب سے ہزاروں ذرے آفتاب کے مانند روشن ہوئے آپ کے خلفاء سے ایسا فیض جاری ہوا کہ کسی اور سے کم ہی جاری ہو گا۔ مہار شریف سے لے کر کوٹ مٹھن ملتان سینگھڑ، حاجی پور، کلاچی اور خراسان تک بلکہ اطراف عالم میں آپ کے خلفاء مجاز دور و نزدیک پھیل گئے۔ حضور قبلۂ عالم کے بے شمار

Marfat.com

مرید تھے اور بہت سے خلفاء بھی تھے۔محترم المقام پروفیسر افتخار احمد چشتی صابری سلیمانی صاحب نے آپ کے 45 خلفاء کا ذکر کیا ہے جن میں سے قطب زمان خواجہ خواجگان حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی دنیا میں اپنا لوہا منوایا ہے۔

**انتقال پر ملال:** حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیرو مرشد شاہ فخر علیہ الرحمۃ کی وفات کا بے حد صدمہ ہوا آخرکار کُلّ نفسٍ ذَائقۃُ الموت کی گھڑی بھی آ پہنچی اور دوست دوست کے پاس پہنچ گئے۔

3 ذی الحجہ 1205 ہجری بمطابق 3 اگست 1791 بروز جمعرات سورج کے طلوع ہونے سے ایک گھنٹہ قبل آفتاب ولایت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھپ گیا بوقت وصال آپ کی عمر 63 سال تھی۔

آپ کی نماز جنازہ حافظ محمد جمال ملتانی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ وقائم مقام حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری نے پڑھائی۔

آیئے مہار شریف سے تونسہ مقدسہ چلیں تا کہ آپ کے خلیفہ راشد حضرت پیر پٹھان کی جلوہ سامانیاں ملاحظہ کریں جس سے ایک جہاں روشن ہے اور جنہوں نے آپ کے مشن کو دور دور تک پھیلانے میں بڑا اہم کردار ادا فرمایا ہے۔

Marfat.com

# شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقالہ جنوری 2002ء ماہنامہ انوار لاثانی (لاہور) میں شائع ہوا اب مزید اضافہ کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔

پنجاب میں سند الاولیاء حضرت خواجہ شاہ فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیض اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ کا نام قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے پہنچا۔ اور سرتاج اولیاء شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اس کی تکمیل ہوئی۔ حضرت تونسوی بڑے پائے کے بزرگ تھے۔ پنجاب اور افغانستان کے ہزاروں گمراہان بادیہ ضلالت نے ان کے ارشاد و تلقین سے نہ صرف ہدایت پائی بلکہ ہادی بن گئے۔ ان کے خلفاء ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے اور رشد و ہدایت کے وہ چراغ روشن کئے کہ تصوف میں ازسر نو روح ڈال دی۔

**پیدائش** :۔ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 1770ء میں بمقام تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان ہوئی۔ والد کا اسم گرامی ذکریا بن عبدالوہاب بن عمر خان تھا اور والدہ کا نام زلیخا تھا۔ آپ کے والدین متقی اور پرہیزگار تھے۔ (تاریخ مشائخ چشت)

**تعلیم** :۔ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا انتقال ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ کی والدہ محترمہ نے بچے کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ ان کو اپنے بچے کے روشن مستقبل کا یقین ایک خواب سے ہو گیا تھا۔ ولادت سے پہلے انہوں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ آفتاب آسمان سے اُتر کر ان کی گود میں آ گیا ہے۔ اور تمام گھر منور ہو گیا اور سینکڑوں آدمی مبارک باد دے رہے ہیں۔

Marfat.com

جب آپ کی عمر شریف چار سال کی ہوئی تو ان کی والدہ نے ان کو حفظ قرآن مجید کے لئے ایک ہم قوم حافظ مُلّا یوسف جعفر خانی کے سُپرد کیا۔ پندرہ پارے حفظ کرنے کے بعد شاہ صاحب نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے تمام ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کی۔ حضرت حافظ حاجی صاحب، میاں حسن علی صاحب، حضرت علامہ میاں ولی محمد صاحب، حضرت مولانا قاضی محمد عاقل چشتی صاحب، ان بزرگوں کی صحبت نے آپ کو ثریا کی بلندیوں تک پہنچادیا۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان)

**بیعت** :۔امام اولیاء خواجہ فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شہباز کو مقید کرنے کی بشارت دی تھی۔اور فرمایا تھا، اس سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی تبلیغ واشاعت میں چار چاند لگ جائیں گے۔ چنانچہ قبلہ عالم مہاروی رحمۃ اللہ علیہ ہر سال اوچ اور کوٹ مٹھن اس باز کی تلاش میں آتے تھے۔آخری بار اُوچ شریف آئے۔تو اپنے ایک عزیز محمد حسین سے فرمانے لگے۔اے محمد حسین آپ کو معلوم ہے کہ ہم ہر سال اس ملک میں کیوں آتے ہیں۔عرض کیا، آپ خود ارشاد فرمائیں۔اس پر قبلہ عالم مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک شہباز کے شکار کیلئے آتا ہوں۔اور مجھے میرے شیخ کا حکم ہے۔ جب خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی کی خدمت میں پہنچے تو ان کا عالم ہی بدل گیا، فوراً مرید ہونے کی درخواست کی خواجہ خواجگان نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں حضرت سید جلال رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے سرہانے جا کر مرید کیا یہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی نوعمری کا زمانہ تھا۔لیکن وہ اپنے شیخ سے عقیدت اوران کے احکام کی بجاآوری میں کہنہ سال مریدوں سے بازی لے گئے۔(تاریخ مشائخ چشت)

**شیخ سے محبت**:۔حضرت تونسوی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیرومرشد

Marfat.com

سے جنون کی حد تک عشق تھا۔ان سے جب جُدا ہوتے پریشان اور بے چین رہتے۔فرقت میں ذوق وشوق کا یہ عالم ہو جاتا تھا کہ اکثر پیدل ہی مہار شریف کو روانہ ہو جاتے اور راستے کی تمام صعوبتیں نہایت خوشی سے برداشت کرتے تھے۔ایک مرتبہ میاں غلام حیدر اور میاں عیسیٰ جعفر کو ساتھ لے کر مہار شریف کو روانہ ہو گئے۔راستہ میں پاؤں سے خون جاری ہو گیا۔اور پاؤں کے دَسوں ناخن انگلیوں سے جُدا ہو گئے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان)

آفتاب تونسہ کی کرنیں ملک کے گوشہ گوشہ پر پڑیں ہزار سنگ ریزے لعل وتاب بن کر چمکے علم وعرفان کے چشمے جاری ہوئے۔مناقب حافظیہ میں لکھا ہے کہ کم وبیش آپ کے خلفاء کی تعداد 70 ہے۔

**زندہ رہنا ہوگا**:۔ ان خلفاء میں سے ایک بزرگ حضرت شاہ حافظ محمد باراں رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ہیں۔آپ قوت عظیم اور تصرف قوی کے مالک تھے۔ایک دفعہ حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سفر پر گئے تو فرمایا کہ ہم خانقاہ کے تمام لوگوں کو حافظ باراں رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کرتے ہیں۔حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی عدم موجودگی میں ایک درویش بیمار ہو گیا۔اور چند دن بعد فوت ہو گیا۔لوگ حضرت باراں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔تجہیز وتکفین کی اجازت طلب کی۔آپ نے فرمایا۔شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ہمارے سپرد کیا تھا۔ان کے واپس آنے تک کوئی شخص نہیں مر سکتا۔اور نہ ہی اسے دفنایا جا سکتا ہے۔اسے آپ کی واپسی تک زندہ رہنا ہوگا۔آپ کی واپسی پر خواہ سارے مر جائیں ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔لوگوں نے پھر آ کر اصرار کیا۔آپ نے پھر وہی جواب دیا۔لوگ بڑے حیران تھے۔مضطرب بھی تھے، کیونکہ سجادہ نشین کی اجازت کے بغیر کسی کو دفنانا خلاف روایت تھا، کچھ عرصہ کے بعد دربار

Marfat.com

کے چیدہ چیدہ علماء وزعماء نے حاضر خدمت ہو کے عرض کی کہ وہ بیچارہ کافی دیر سے فوت پڑا ہے۔آپ اسے دفنانے کی اجازت نہیں دیتے۔آپ نے غصّے کے عالم میں گرج کر کہا ہم حضرت کی غیر موجودگی میں نہ کسی کو مرنے کی اجازت دیتے ہیں۔نہ دفنانے کی۔یہ کہہ کر اُٹھے مُردے کے قریب آ گئے۔مُردے کا ہاتھ پکڑا اور اٹھایا فرمایا مرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔جب تک شاہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ واپس نہیں آ جاتے تمہیں زندہ رہنا ہو گا۔کیونکہ آپ کی واپسی تک خانقاہ کے سارے حضرات میری پناہ میں ہیں۔جاؤ اپنا کاروبار کرو۔وہ مُردہ زندہ ہو کر ہوش میں آ گیا اور زندگی کے معمولات میں حصہ لینے لگا،پھر عرصہ بعد شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لائے۔لوگوں نے سارا واقعہ سُنایا۔آپ نے تبسم فرمایا۔اس شخص کو طلب فرمایا۔آپ نے اس کی پُشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی دی اور اجازت دی جاؤ اللہ عزّ وجل تمہاری عاقبت درست کرے گا۔رات وہ اپنے بستر پر مُردہ پایا گیا۔(قصر عارفاں صفحہ 264)

**مُصلیٰ اٹھا کر فرمایا**:۔حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر پٹھان کی خدمت میں ایک شخص پارس (ایک پتھر جس کی نسبت مشہور ہے کہ دھات کو چُھو کر سونا بنا دیتا ہے) لایا جس چیز کو لگائی جاوے وہ بھی سونا ہو جاوے۔آپ نے ایک درویش کو دے کر فرمایا دریا میں پھینک آ۔درویش بھی تابعدار فرمانبردار تھا۔اسے لے جا کر دریا میں پھینک دیا۔

پارس دینے والا بھی درویش کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا۔تا کہ دیکھوں پھینکتا ہے یا نہیں۔جب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اس نے تو دریا میں پھینک ہی دیا۔تو بہت متاسف ہوا کہ میں نے اپنا بہترین سے بہترین مال پیش کیا تھا۔وہ بھی آپ نے قبول نہ فرمایا اور

Marfat.com

میرے ہاتھ سے بھی چلا گیا۔نہایت افسوسناک حالت میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے اسے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو نے اس پارس کے ڈھیلے سے افسوس کیا ہے۔اپنا مصلیٰ اُٹھا کر فرمایا۔یہاں سے جتنے پارس چاہتا ہے لے جا، مصلیٰ کے نیچے پارس کے کافی ڈھیلے موجود تھے۔وہ غلام سمجھ گیا۔ان لوگوں کو دنیا کی محبت نہیں ہے۔نہ ہی دنیا سے تعلق چاہتے ہیں۔ جب چاہیں جس قدر چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔یہ فقر اختیاری ہوتا ہے۔حاصل ہو جاوے تو دنیا پیچھے پیچھے رہتی ہے۔ (انوارِ قمریہ جلد سوم صفحہ 142)

**قارئین!** یہ حال ہے خدمت گاروں کا۔سرکار کا عالم کیا ہوگا۔

**وصال:۔** ماہِ صفر 1850ء کا چاند دیکھ کر خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے فرمایا: ہمارے سفر کا مہینہ ہے۔خدا خیر کرے۔کچھ دن بعد زکام کی شکایت ہوئی اور 7 صفر کو جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔جب آپ کا وصال ہوا نہ ریڈیو تھا نہ اخبارات اور نہ ہی کوئی اعلان ہوا۔مگر سو سو میل سے لوگ جنازے میں آئے۔اور جس سے پوچھا تمہیں کس نے بتایا اسی نے یہی کہا کہ سوتے ہوئے کوئی کہہ رہا تھا۔اگر نجات چاہتے ہو تو تونسہ شریف جاؤ۔بہر حال آپ کے جنازہ میں خلقِ خدا کا ہجوم تھا۔نواب بہاولپور نے آج سے 156 سال پہلے 70 ہزار روپے سے سنگِ مرمر کا عالی شان روضہ تعمیر کروایا جو مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

# شمس الھدیٰ

یہ مقالہ مارچ 2002ء ماہنامہ انوار لاثانی میں اور دس مارچ 2006ء روزنامہ گراؤنڈ (چنیوٹ) میں شائع ہوا کچھ اضافہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی پیر سیال لجپال علیہ الرحمۃ خواجہ تونسوی علیہ الرحمۃ کے محبوب ترین خلفاء میں سے تھے انہوں نے سلسلہ چشتیہ کی نشر و اشاعت میں جو مسلسل اور پرخلوص جدو جہد کی اسی کے نتیجہ کے طور پر گولڑہ شریف، جلال پور شریف چاچڑ شریف اور معظم آباد شریف کی خانقاہیں وجود میں آئیں۔

**نسبی تعلق**: آپ نسباً کھوکھر تھے آپ کے خاندان کے مورث اعلیٰ شیر کرم علیہ الرحمۃ ہیں جو آپ سے پانچ پشت پہلے ہوئے ہیں شیر کرم علی رحمۃ اللہ علیہ ریاضت وعبادت میں باکمال بزرگ تھے ان کا مقبرہ سیال شریف کے قریب مغربی جانب زیارت گاہ خاص وعام ہے آپ کے والد گرامی کا اسم پاک میاں محمد یار تھا والدہ کا نام جنت بی بی تھا جو قرآن کریم کی حافظہ تھیں اور بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیا کرتی تھیں۔ شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ پچاس واسطوں سے علمدار کربلا جگر گوشہ علی المرتضیٰ حضرت غازی عباس رضی اللہ سے ملتا ہے۔ (تاریخ مشائخ چشت)

**ولادت**: شمس الانوار خواجہ شمس الدین سیالوی علیہ الرحمۃ ہجری 1214 بمطابق 1799ء میں موضع سیال شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے والدین نے آپ کا نام شمس الدین رکھا یہ وہ زمانہ تھا جب پنجاب میں سکھوں کی حکومت تھی ان کا رویہ بہت ظالمانہ تھا مسلمانوں پر

Marfat.com

ان کا ظلم وستم روز بروز بڑھتا جارہا تھا خواجہ سیالوی علیہ الرحمۃ کے والد میاں محمد یار علیہ الرحمۃ اپنی حق گوئی اور حریت پسندی کے باعث سکھوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور ہوشربا مصائب برداشت کئے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان)

## حسن وجمال:

حضرت تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ مرشد کی تلاش میں تھے انہوں نے اپنے طور پر یہ طے کیا کہ میں اس شیخ کے ہاتھ پر بیعت کروں گا جو چار اوصاف سے متصف ہوگا (1) جید عالم ہو (2) سید ہو (3) قادری ہو (4) خوبصورت ہو۔ تلاش کرتے کرتے جب درگاہ معلّٰی سیال شریف حضور پیر سیال لجپال خواجہ شمس الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو مبہوت ہو کر رہ گئے کیونکہ حضرت سیالوی انتہائی خوبصورت اور حسین وجمیل تھے جسٹس پیر محمد کرم شاہ علیہ رحمتہ اللہ نے مذکورہ واقعہ سنا کر بڑی کیفیت سے ارشاد فرمایا کہ حضور پیر سیال کے خانوادہ کی آنکھ تو آج بھی ساری دنیا سے نرالی ہے اسی لئے تو حضرت تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کو رب ذوالجلال نے ظاہری حسن وجمال سے کچھ اس طرح نوازا کہ جس کسی نے آپ کو ایک بار دیکھا اسے بار بار دیکھنے کی ہمیشہ حسرت رہی 1307 ہجری میں حج بیت اللہ کے موقع پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ رحمتہ خود بخود میری طرف متوجہ ہوئے اور باطنی نعمت دینا چاہی لیکن میرے (پیر مہر علی شاہ کے) دل میں خیال گزرا کہ جو رخ انور ہم نے (سیال شریف میں) دیکھا ہے جہاں میں اور کہیں نظر نہیں آتا۔ (مہر منیر، مطبوعہ لاہور، صفحہ 101)

خلیفہ پیر سیال حضرت قاضی احمد الدین چکوالی علیہ رحمتہ العالی متوفی 1929ء ایک روز بوقت اشراق مسجد کے صحن میں اوراد ووظائف میں مشغول تھے کہ کسی نے شمس الہدیٰ

Marfat.com

حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے حسن و جمال اور کمالات کے متعلق دریافت کیا تو حضرت قاضی صاحب علیہ رحمتہ نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ میرے شمس اس آسمانی شمس (سورج) سے زیادہ نورانی اور منور ہیں اور دیر تک آپ پر کیف و مستی کی حالت طاری رہی۔ (فوز المقال، مطبوعہ لاہور، جلد اول، صفحہ 574)

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

**حصول علم**: آپ کے والد نے قرآن مجید پڑھنے کے لئے انہیں قریبی مدرسے میں داخل کرایا تو آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید پڑھ لیا بعدازاں اپنے ماموں احمد دین ساکن پنڈی گھیپ حضرت علامہ مولانا علی محمد علیہ رحمتہ مکھڈی اور کابل کے معتبر عالم دین حافظ دراز صاحب سے علم حاصل کیا جب افغانستان سے سند مل گئی تو واپس سیدھے اپنے استاد مولانا علی محمد علیہ الرحمتہ کے پاس آگئے یہ استاد محترم آپ پر اتنی شفقت فرماتے تھے کہ کھانے کے وقت دسترخوان پر اپنے ساتھ کھانا کھلاتے اور علمی مسائل پر گفتگو فرماتے ان علمی صحبتوں سے خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتیں بیدار ہوگئیں مولانا علی محمد صاحب کے ہاں اولاد نہ تھی پیر سیال کو وہ اپنے بیٹے کی طرح رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنا سارا مال و متاع خواجہ سیالوی علیہ الرحمتہ کے نام کردیا اور مدرسہ میں انہیں اپنا قائم مقام بنادیا۔

خازن گنجینہ علم و عمل
عامل قرآن و سنت آپ ہیں
یاد بچپن میں کیا قرآن تمام
حفظ قرآن کی نہایت آپ ہیں

Marfat.com

## غلامی پیر پٹھان:

حضرت مولانا علی محمد صاحب علیہ الرحمتہ نے تونسہ مقدسہ کا سفر اختیار کیا اور اپنے اس تلمیذ ارشد کو ہمراہ لیا جب کشتی دائرہ دین پناہ کے مضافات میں پہنچی آپ اترے اور ملاحوں کو اجازت عطا فرمائی اور قبلہ عالم شہنشاہ اقلیم ولائت حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کے در اقدس پر پہنچے۔ حضور نے اٹھ کر گلے سے لگایا اور بڑی عزت و تکریم کی رہائش کیلئے انہیں الگ حجرہ مرحمت فرمایا لیکن شمس الاقطاب حضرت پیر پٹھان کو دیکھتے ہی ہزار جان اور ہزار دل سے فریفتہ ہو گئے اور ان کے قدموں میں ایسی کشش محسوس کی کہ پھر وہاں سے سر نہ اٹھایا۔ خواجہ صاحب نے دونوں کو مرید کر لیا کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد شاگرد اور استاد دونوں مکھڈ واپس آ گئے۔

عارف دوران سلیمان تونسوی
عارف دوران سے بیعت آپ ہیں
آپ کو مرشد نے کامل کر دیا
کاملوں کی اکملیت آپ ہیں

## خدمت مرشد:

شمس معرفت خواجہ شمس الدین سیالوی علیہ الرحمتہ اپنے مرشد کی خدمت اور غلامی کو سعادت و برکت سمجھتے چودہ (14) مرتبہ شاہ تونسوی کی معیت میں تونسہ مقدسہ سے مہار سدا بہار کا سفر کیا اس شان سے کہ ایک تیز گھوڑی پر پیر پٹھان سوار ہوتے اور یہ پیکر صدق و وفا اپنے مرشد کا قرآن کریم مع رحل اور دیگر وظائف کی کتابیں سر پر رکھے پانی کا بھرا ہوا کوزہ دائیں ہاتھ میں حضور کا عصا اور مصلیٰ بغل میں لئے بادۂ محبت میں سرشار ہو کر

Marfat.com

حضرت کی گھوڑی کے آگے آگے دوڑتے دیکھنے والا ایک نظر سے پہچان جاتا کہ یہ کس منزل کا مسافر ہے اور اس کی مخمور آنکھیں کس کے درد و محبت کی غمازی کرتی ہیں تونسہ مقدسہ سے مہار شریف ایک سو پچاس میل کی مسافت ہے اس زمانے میں تقریباً سارا علاقہ جنگل بیابان یا چٹیل میدان ریگستان تھا پانی نایاب آبادیاں خال خال سڑکوں کا تو نام ونشان تک نہ تھا۔ نوجوان سیالوی بڑے ذوق وشوق سے وجد کناں اپنی شیخ کی گھوڑی کے آگے آگے دوڑتے جارہے تھے آپ کے پاؤں میں جوتے نہیں تھے۔ ریشم سے نرم و نازک پاؤں کے تلوؤں میں کانٹے چبھتے آبلے بہتے رہے اور دھوپ قیامت خیز تھی۔ زمین تپ رہی تھی اس کے باوجود اس بلند اقبال نوجوان کے ذوق وشوق میں ذرا فرق نہیں آرہا تھا۔ اچانک مرشد کامل نے مرید صادق کو اس حالت میں دیکھا تو کھڑا ہونے کا حکم دیا اور اپنی پاپوش مبارک اتار کر آپ کو دی کہ اسے پہن لو تا کہ گرم ریت راہ میں بکھرے ہوئے کانٹے اور سنگریزے نہ چبھیں۔ آپ نے اس تحفہ کو بصد شکریہ قبول کیا اور چوم لیا لیکن پاؤں میں پہننے کی بجائے اپنے سر کا تاج بنالیا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد پھر حضرت پیر پٹھان نے آپ کو حسب سابق ننگے پاؤں دیکھا اور پوچھا جوتے کہاں ہیں عرض کی جوان کا صحیح مقام تھا میں نے انہیں وہاں سجا لیا ہے۔ مرشد اس جذبہ نیاز مندی پر ازحد مسرور ہوئے اپنی گھوڑی سے نیچے اترے اور اپنے جوان بخت مرید کو سینہ سے لگا لیا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اسرار و معارف کے کتنے دریا بہا دیئے ہوں گے۔ (تاریخ مشائخ چشت)

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

Marfat.com

## فیضان نبوت:

ایک دفعہ آپ سیال شریف سے تونسہ مقدسہ زیارت شیخ کیلئے جا رہے تھے راستہ میں ایک جنگل سے گزر ہوا وہاں ایک نورانی شکل بزرگ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا درود کبریت احمر شریف پڑھا کرو آپ نے جواب دیا میرے پیر کا فرمان کافی ہے تونسہ شریف حاضر ہوئے تو مرشد کریم نے فرمایا راستہ میں تمہیں ایک آدمی ملا تھا اس نے جو وظیفہ بتایا ہے وہ پڑھا کرو۔ وہ حضرت پیران پیر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے یہ درود شریف اس سے پہلے سلسلہ چشتیہ کے وظائف میں شامل نہ تھا۔ حضرت پیر سیال لجپال کے صدقے یہ نعمت عظمیٰ چشتیہ سلسلہ کو نصیب ہوئی۔

حضرت خواجہ شمس العارفین علیہ الرحمتہ پھر اس کی تلاوت پر مُداومت فرمایا کرتے اور آپ نے سیال شریف سے باہر مغرب کی طرف ایک جگہ (جہاں اب حضوری مسجد ہے) کو کبریت احمر شریف کی زکوٰۃ کیلئے مقرر فرمایا۔ حضرت خواجہ معظم الدین علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میری ڈیوٹی یہ تھی کہ میں اس خلوت میں کسی کو مخل نہ ہونے دوں۔ چنانچہ جس روز زکوٰۃ کا اختتام ہوا (یعنی چلہ مکمل ہو گیا) چاشت کا وقت تھا حضور پیر سیال تلاوت میں مصروف تھے میں کافی پیچھے ہٹ کر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک اندھیرا سا ہوا جیسے صبح صادق کا وقت ہو اسی اثناء میں چند گھڑ سوار آسمان کی طرف سے اترے حضرت نے آگے بڑھ کر ایک شاہسوار کی قدم بوسی کی یہ حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک تھی جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک دستار تھی جو آپ (خواجہ شمس العارفین) کے سر پر باندھی گئی اس عزت سے مشرف فرمانے کے بعد جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روپوش ہو گئے میں (خواجہ معظم الدین) حاضر خدمت ہوا۔ اس عزت افزائی پر مبارک باد پیش کی۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے بھی زیارت کی ہے؟ میں نے عرض کیا آپ کے صدقے مجھے بھی یہ عزت نصیب ہوئی ہے۔ حضرت نے مجھے تاکید کی میں اس واقعہ کا ذکر کسی کے سامنے نہ کروں جب تک پیر سیال خواجہ شمس العارفین اس جہاں فانی میں جلوہ افروز رہے مرید صادق نے اس راز کو افشاء نہیں کیا لیکن آپ کے وصال کے بعد آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنے مرشد کے اس کمال کو مخفی رکھیں اسلئے آپ نے احباب سے اس کا تذکرہ فرمایا۔ (ضیائے حرم شمس العافین نمبر، صفحہ 104)

## محبت شیخ:

ایک دفعہ شاہ محمد سلیمان تونسوی علیہ الرحمتہ تشریف فرما تھے مشتاقان دید کا ہجوم تھا اس اثناء میں ایک نورانی بزرگ تشریف لائے اور کچھ وقت حضرت تونسوی کے ساتھ محو گفتگو رہے اور رخصت ہو گئے تو حضرت تونسوی نے حاضرین سے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کا شوق ہو وہ جائے اور ان کی زیارت کر لے یہی خضر علیہ السلام تھے جو ابھی یہاں سے اٹھ کر گئے ہیں لوگ دیوانہ وار حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کیلئے دوڑے لیکن پیر سیال وہیں بیٹھے رہے۔ حضور نے فرمایا شمس کیا تمہیں خضر کی زیارت کرنے کا اشتیاق نہیں عرض کی میں تو اس کی زیارت کروں گا جس کی زیارت کے لئے خضر علیہ السلام تشریف لاتے ہیں۔ حضرت پیر پٹھان علیہ الرحمتہ خواجہ صاحب کی اس سعادت مندی اور خلوص پر بڑے خوش تھے اور دعا فرمائی ''اللہ سائیں میرے سیال نوں رنگ لائیں'' اے پروردگار میرے اس مرید باصفا کو ابدی عزت وسعادت سے سرفراز فرما اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ مشرق ومغرب سے لوگ کسب فیض کیلئے پروانہ وار سیال شریف آنے لگے۔ (حاشیہ جامع کرامات اولیاء)

Marfat.com

راہ منزل دکھائی آپ نے، خضر منزل درحقیقت آپ ہیں
فیض کے دریا بہائے آپ نے، قلزم میدان وحدت آپ ہیں

## فنافی الشیخ:

مؤلف مراۃ العاشقین خواجہ سعید شاہ زنجانی علیہ الرحمتہ متوفی 1910ء نے عرض کیا حضور فنافی الشیخ کیا ہے؟

تو حضرت خواجہ شمس العارفین رحمتہ اللہ نے ارشاد فرمایا اپنے شیخ کی ذات میں اس طرح ڈوب جانا کہ وہ اپنی کسی بھی حرکت وسکون کو اپنا نہ سمجھے بلکہ پیر و مرید کی صورت بھی ایک جیسی ہو۔ (مراۃ العاشقین مطبوعہ اسلام آباد صفحہ 229)

اپنے تمام اخلاق و عادات اپنے پیر کے اخلاق و عادات سے بدل لئے جائیں بلکہ فنا کا کمال یہ ہے کہ مرید کی سیرت وصورت عین پیر کی سیرت وصورت ہو جائے۔ سچ تو یہ ہے کہ جب تک اپنے مرشد کے ساتھ اتنی والہانہ عقیدت نہ ہوافادہ اور استفاضہ کا دروازہ نہیں کھلتا طالب کو گوہر مقصود ہاتھ نہیں آتا اپنے شیخ سے کامل درجہ کی محبت نے باطن کو تو ہم رنگ کر ہی دیا تھا ظاہری شکل وصورت میں بھی ایسی مماثلت پیدا ہو گئی تھی کہ حضرت خواجہ شمس زمان کو دیکھنے والا یہ سمجھتا تھا کہ اس نے حضرت خواجہ تونسوی علیہ الرحمتہ کی زیارت کی ہے۔ آپ اپنی زندگی کے آخری حصہ میں جب تونسہ شریف حاضر ہوئے تو آستانہ عالیہ کے تالاب پر تشریف فرما تھے جس نے دیکھا یہی سمجھا کہ خود حضرت خواجہ تونسوی علیہ الرحمتہ تشریف فرما ہیں۔ کسی خادم نے دوڑ کر حضرت خواجہ کریم الہٰ بخش تونسوی علیہ الرحمتہ کی خدمت میں گذارش کی کہ قبلہ میں اپنی آنکھوں سے حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ کو تالاب پر بیٹھے دیکھ آیا ہوں۔ حضرت خواجہ الہٰ بخش تونسوی علیہ الرحمتہ نے سن کر فرمایا پتہ

Marfat.com

چلتا ہے کہ مولوی صاحب سیالان والے آ گئے ہیں۔(فوز المقال، جلد اول، صفحہ 35)

## قطب مدار:

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا۔آفاق عالم میں اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور شمس العارفین علیہ الرحمتہ قطب مدار اور غوث الاغیاث ہیں۔قطب مدار کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ اس کا سایہ نہیں رہتا۔حضرت خواجہ معظم الدین علیہ الرحمتہ معظم آباد شریف والے حلفیہ بیان فرماتے ہیں کہ آخری دس سال خواجہ شمش العارفین کا سایہ نہیں تھا۔نہ رات کو اور نہ دھوپ میں۔ایک چھتر ہوتا تھا(جس کی میں نے بھی زیارت کی ہے) بہت بڑا وہ حضور دن اور رات کو بھی سر پر رکھتے تھے یہ چھپانے کے لئے کہ کس کو عدم سایہ کے بارے معلوم نہ ہو فرماتے "میں ضعیف آدمی ہوں اوس (شبنم) پڑتی ہے اس سے بچنے کیلئے اسے ساتھ رکھتا ہوں۔

(ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر 197)

## کرامات:

حضرت خواجہ شمس العارفین رحمتہ اللہ علیہ کی کرامات سورج کی کرنوں کی طرح ازخود صادر ہوا کرتی تھیں اور بے حد وحساب ان کے احاطہ کیلئے دفاتر بھی ناکافی ہیں۔

محترم ومکرم حاجی مرید احمد چشتی سیالوی اپنی لاجواب تصنیف فوز المقال جلد اول صفحہ 62 پر برکات سیال کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت شدت کی گرمی تھی کسی زمیندار نے آ کر دعا کیلئے عرض کیا اور انسانوں، حیوانوں کی ناگفتہ یہ حالت کی ترجمانی اس مؤثر اور درد انگیز لہجہ سے کی کہ آپ کے جسم میں لرزہ آ گیا اور باچشم نم اس سے فرمایا کہ باہر جا کر کسی اونچی جگہ کھڑے ہو کر دیکھو کہ کہیں آسمان کے کناروں پہ کوئی بادل کا

Marfat.com

ٹکڑا ہے اس نے واپس آ کر التماس کی کہیں نہیں آپ خاموش ہو رہے چند منٹ کے بعد حاضرین سے فرمانے لگے کہ میں اپنی چارپائی کمرے کے اندر لے جاتا ہوں۔ مجھے سردی محسوس ہو رہی ہے۔ فوراً آسمان دھواں دار ہو گیا اور کئی روز لگاتار بارش ہوئی کہ صحرا اور بیابان میں ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ وہی شخص پھر حاضر ہوا اور عرض کیا حضور اب تو ہمارے مکان بھی گرنے لگے دعا فرمایئے کہ بارش تھم جائے آپ مسکرائے اور اپنی چارپائی پھر باہر لے آئے مہر عالم تاب نے آنکھ کھولی اور بادلوں کی فوج منتشر ہو گئی۔

## آئندہ نہ آنا:

شمس ولایت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات بابرکات سے صدہا کرامات اور خوارق عادات ہمیشہ رونمائی کرتی تھیں۔ میاں مراد علی قریشی ساکن بھور (میانوالی) نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ دریائے جہلم میں ایسا سیلاب آیا کہ اونچی نیچی سب جگہوں پر پانی بھر گیا۔ لوگ بے گھر ہو گئے اور ایک زمیندار نے اپنی بھیڑوں کے ریوڑ کو لیکر حضور پیر سیال کے دربار کے قریب ایک کنوئیں پر ڈیرہ لگا لیا۔ دو دن بعد حضور نے طلوع آفتاب کے وقت پینے کیلئے پانی مانگا تو یہ خاکسار (مراد علی قریشی) برتن اٹھا کر کنوئیں پر گیا وہاں اس زمیندار کی حالت دیکھ کر ترس آیا۔ زمیندار نے کہا کہ میں اپنے ریوڑ کو لیکر حضور پیر سیال کے دروازے پر آیا تھا لیکن آج رات ایک بھیڑیا میری بھیڑ لے گیا۔ میں اسی فکر میں ہوں کہ اگر وہ بھیڑیا روزانہ آتا رہا تو میری ساری بھیڑیں ختم ہو جائیں گی۔ خواجہ صاحب سے عرض کرنا کہ میرے حق میں دعا فرمائیں تاکہ میں پرسکون ہو جاؤں۔ حضرت خواجہ شمس العارفین علیہ الرحمتہ نے سن کر کہا اس بگھیاڑ نوں خدا کی مار، ذرا باہر جا کر کہیں دیکھو تو سہی حسب فرمان ہم دو آدمی اس زمیندار کو ساتھ لے کر جنوب کی طرف گئے تو دیکھا کہ بھیڑیا

Marfat.com

اور بھیڑ ایک دوسرے کے ساتھ آرام سے بیٹھے ہیں۔ہم میں سے ایک آدمی نے اسے پکڑ
اور دربار شریف میں لے آیا۔خواجہ صاحب نے فرمایا اس بھیڑیے کو چھوڑ دو اسے کہہ دو کہ
آئندہ اس طرف نہ آنا حسب حکم اس کو باہر لا کر چھوڑ دیا گیا اور وہ ہرن کی طرح چھلانگیں
لگاتا ہوا بھاگ گیا۔اور ریوڑ والا تازندگی آپ کا غلام بنا رہا (تذکرہ اولیائے پاکستان)

## پیر سیال باکمال:

حضور شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواجہ شمس العارفین سخت بیمار ہوئے اور ہر ایک کو یقین ہو گیا کہ اب زندگی محال ہے کسی نے تونسہ شریف حاضر ہو کر عرض کیا کہ غریب نواز ساہیوال والے مولوی صاحب سخت بیمار ہیں ان کا آخری وقت ہے دعا فرمائیں۔اتفاقاً اس وقت کسی نے پیر پٹھان کے سامنے چنیا (بہت باریک دانے ہوتے ہیں) پیش کیا تھا جو آپ کے پاس پڑا تھا آپ نے اس چنیے سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھر کر علیحدہ رکھ دیا پھر دوبارہ اور پھر تیسری بار ایک ٹک بھر کر فرمایا اتنے تو اس (خواجہ شمس العارفین) نے غوث اور قطب بنانے ہیں اور تو کہتا ہے کہ آخری وقت ہے۔(انوار قمریہ، جلد اول، صفحہ 225)

## وصال شریف:

جب تیرہ سو ہجری محرم الحرام کی پندرہ تاریخ آئی تو آپ نے صاحب زادہ حضرت ثانی غریب نواز خواجہ محمد دین سیالوی صاحب کو طلب فرمایا اور اپنے قربِ وصال کی خبر دی اور فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ میری عمر حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی عمر کے مطابق ہو اس سے زائد نہ ہو بالآخر 18 صفر ہجری 1300 میں آپ کو عارضہ تپ لاحق ہوا چند روز بیمار رہنے کے بعد 24 صفر 1300 ہجری

Marfat.com

بمطابق 1882ء میں یہ شمس الاولیاء غروب ہو گیا۔ حضرت خواجہ معظم الدین صاحب علیہ الرحمۃ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے عبادت خانے میں دفن کیے گئے۔ بعد میں وہاں خواجہ محمد دین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہترین روضہ مبارک تعمیر کروایا آپ کا مزار شریف سیال شریف ضلع سرگودھا میں مَرجع خلائق ہے۔

## آپ کے صاحبزادے:

1۔ حضرت خواجہ محمد الدین سیالوی المعروف حضور ثانی غریب نواز جو آپ کے بچے اور سچے جانشین بنے آپکی ولادت با سعادت 1253ھ 1837ء اور وصال 2 رجب 1327ھ 1909ء کو سیال شریف میں ہوا آپ بڑے صاحبزادے تھے۔

2۔ حضرت خواجہ محمد فضل الدین سیالوی پیدائش تخمیناً 1257ھ اور وصال 1903ء میں ہوا آپ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی علیہ رحمۃ اللہ منجھلے صاحبزادے تھے۔

3۔ حضرت خواجہ محمد شعاع الدین سیالوی آپکی پیدائش 1264ھ اور وصال 10 دسمبر 1904ء سیال شریف میں ہوا۔ آپ حضرت کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔

دنیا میں جو قائم تیرے منگتوں کا بھرم ہے
یا خواجہ شمس الدین تیری نسبت کا کرم ہے
دامن کو در غیر پہ پھیلاؤں تو مجرم
یا خواجہ شمس الدین تیری چوکھٹ کی قسم ہے

شمس العارفین حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ استاد کا حق والدین کے حق سے زیادہ ہے اس لئے کہ والدین جسم کی پرورش کرتے ہیں اور استاد روح کی تربیت کرتا ہے۔

Marfat.com

# حضور ثانی غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ

یہ مقالہ 7 جولائی 2006ء روزنامہ گراؤنڈ (چنیوٹ) میں اور
اگست 2006 ماہ نامہ کاروان قمر (کراچی) میں شائع ہوا جو کہ من وعن
پیش خدمت ہے۔

پیر سیال لجپال خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے ممتاز خلیفہ بلکہ تمام خلفائے گرامی کے سردار خواجہ دلنواز خواجہ محمد الدین المعروف حضور ثانی غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ آپ صورت اور سیرت میں شمس الھدیٰ کی تصویر تھے فصاحت اور بلاغت اور مروت میں بحر کرم علوم ظاہری اور باطنی میں با کمال حقائق و معارف میں بے مثال تھے۔

## پیدائش:

آپ کی ولادت با سعادت 1253 ہجری 1837 عیسوی میں سیال شریف ضلع سرگودھا میں ہوئی آپ اپنے والد مکرم کا عکس جمیل تھے۔

## تعلیم و تربیت:

ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی اس کے بعد اعلیٰ حضرت خواجہ شمس العارفین کے ارشاد کے مطابق موضع سلیانہ ضلع جھنگ میں تحصیل علم کیلئے تشریف لے گئے وہاں حضرت مولانا فتح محمد صاحب کا درس تھا ان کے علاوہ دیگر علماء بھی وہاں تدریس کے فرائض انجام دیا کرتے تھے وہاں سے تکمیل علم کے بعد واپس تشریف لے آئے اور بعض کتب توحید و تصوف حضرت مولانا خواجہ معظم الدین صاحب مرولوی خلیفہ شمس دوراں سے پڑھیں اور مقامات سلوک اپنے والد بزرگوار کی زیر تربیت طے فرمائے اور شمس زماں کی خصوصی توجہ

Marfat.com

کے باعث عشق ومحبت اور ذوق شوق کے اس اعلیٰ وارفع مقام پر خیمہ زن ہوئے کہ جہاں کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت بھی نہیں ہوئی۔ حضرت خواجہ محمد الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ خلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ لنگر میں بڑی فراخ دلی سے خرچ کرتے متعلقین کی خبر گیری میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے احباب کے غم اور خوشی میں بہ نفس نفیس شریک ہوتے ایک شخص نے یہ باتیں آپ کی شان کے خلاف سمجھیں اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ ارسال کر کے درخواست کی کہ آپ انہیں ان امور سے منع فرمائیں۔ حضرت خواجہ تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا۔ للہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے یہ کام تو اسلام اور سید الانام کی مطابقت ہے ایسے کاموں میں کسر شان نہیں بلکہ نہ کرنے میں نقصان ہے اب تجھے لازم ہے کہ اگر تو ان کے والد کا مرید ہے تو تجدید بیعت کر اور یہ خیال دل سے نکال دے۔ (تذکار بگویہ)

## کرامات:

آپ کثیر الکرامات بزرگ تھے۔ صاحب انوار شمسیہ اور تذکار بگویہ کے مصنف نے آپ کی بہت ساری کرامات کا ذکر کیا ہے جن میں سے بطور نمونہ تین کرامتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

## کھانے میں برکت:

محقق اہل سنت مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی ارقام فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ پاکپتن شریف سے واپسی پر خدام کو کھانا پکانے کا حکم دیا اور آنے والے ہر قافلے کو کھانا کھلاتے رہے یہاں تک کہ تین سو افراد نے کھانا کھایا جبکہ اس وقت بیس کلو آٹا آٹھ آنے کا گھی اور ایک روپے کی شکر پاس تھی۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ 439)

Marfat.com

## پانی میٹھا ہو گیا:

ملک الہٰ داد بصدق زبان بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور ثانی غریب نواز خواجہ محمد الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ تونسہ شریف سے لوٹ کر چاچڑ شریف تشریف لائے اور دریائی گزرگاہ پر جا کھڑے ہوئے تو اس خادم (الہٰ داد) نے گزارش کی کہ عالی جا بندہ نے کافی دولت اور محنت سے ایک کنواں کھدوایا ہے مگر شامت نفسانی سے اس کا پانی کڑوا ہے۔ دعا فرمائی جائے کہ پروردگار کی مہربانی سے اس کا پانی میٹھا اور مزیدار ہو جائے۔ آپ نے اسی وقت عنایت اور شفقت سے اس کنوئیں پر قدم رنجہ فرمایا اتفاق سے اس وقت آپ کے ہاتھ میں مٹی کا ڈھیلا تھا وہی مٹی کا ڈھیلا آپ نے کنویں میں ڈال دیا بس پھر کیا ہوا بفضل ربانی کنویں کا پانی میٹھا ہو گیا۔ (انوار شمسیہ)

## تیرا علاج میں نہ کر دوں:

حضرت صاحبزادہ حافظ خواجہ بدرالدین سیالوی صاحب علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ ہم دونوں بھائی (خواجہ بدرالدین اور خواج قمرالدین) ایک ہی کمرے میں لیٹے ہوئے تھے اور حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی سخت بیمار تھے اور بیماری اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ آپ کی صحت یابی کے بظاہر کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے رات گئے کوئی شخص ہمارے کمرے کی کھڑکی کے قریب آ کر باہر سے آواز دے کر پوچھتا ہے بیٹا قمرالدین کیا حال ہے آپ نے کہا سخت تکلیف اور پریشانی ہے ادھر سے آواز آئی پھر میں ہی نہ تیرا علاج کر دوں۔ شیخ الاسلام نے کہا اگر آپ نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔ صبح ہوئی تو آپ کی طبیعت سنبھلی ہوئی تھی۔ اور بھوک بھی محسوس ہونے لگی تھی حالانکہ کافی دنوں سے آپ نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ دوسری رات پھر وہی آواز آئی قمرالدین اب کیا حال ہے

Marfat.com

پ نے کہا غریب نواز آپ کی دعا اور نظر کرم کا صدقہ ٹھیک ہوں صاحبزادہ بدر الدین حب کہتے ہیں کہ میں نے شیخ الاسلام سے پوچھا یہ کون شخص تھے جو رات کو کھڑکی سے ں پوچھتے تھے آپ نے ٹال مٹول سے کام لیا بالآخر جب بہت مجبور کیا تو فرمایا یہ حضور ثانی یب نواز خواجہ محمد الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

## پ کی علالت:

حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ں غریب نواز علیہ الرحمتہ بیمار ہوئے اتنے بیمار ہوئے کہ غلام اور اہل خاندان گھبرا گئے۔ ں دنوں آپ کا ایک غلام بہاول بخش جلالپور شریف گیا اس وقت پیر حیدر علی شاہ جلالپوری الرحمتہ القوی مصلّے پر بیٹھے تھے۔ بہاول بخش جاتے ہی مصلّے پر گرا اور کہنے لگا تجھے پیر ں نے بہت نواز ہے اور آج حضور ثانی غریب نواز مرض شدید میں مبتلا ہیں دعا کرو تا کہ تعالیٰ کرم فرمائے پیر حیدر شاہ صاحب کھڑے ہو گئے سیال شریف کی جانب چند قدم ، دوسری بار پھر چند قدم اسی طرف چل کر مصلّے پر پہنچتے ہی فرمایا کہ میری عمر کے جتنے دن تھے وہ میں نے اپنے شیخ کو نذرانہ دے دیئے ہیں جب بہاول بخش واپس سیال شریف ا تو حضور ثانی غریب نواز شفایاب ہو گئے اور پیر حیدر علی شاہ صاحب کو اسی وقت بخار ہوا یسرے دن آپ وصال فرما گئے سبحان اللہ اولیاء کرام کی کیا شان اور کتنا اختیار ہے یاد ہے اپنی عمر میں سے دوسرے کو دے دینا انبیائے کرام کی سنت ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوۃ ب الایمان بالقدر۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی عمر سے 40 سال حضرت داؤد علیہ ام کو دیئے اور جانِ کائنات کا ارشاد ہے۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل۔ اور اصل علماء تو اولیائے کرام ہی ہیں

Marfat.com

## وصال پرملال:

2 رجب المرجب 1327ھ 1909ء کو حضرت ثانی غریب نواز خواجہ محمد الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔ اور اپنے والد گرامی حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی علیہ الرحمتہ اللہ کے پہلو میں آرام فرما ہوئے آپ کے وصال شریف کے بعد صاحبزادہ حضور مجاہد اعظم خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ مسند نشین ہوئے۔

## آپ کے صاحبزادے:

1......صاحبزادہ محمد امین سیالوی صاحب جنہوں نے آپ کے بعد جلد ہی 4 رمضان المبارک ہجری 1330 کو انتقال فرمایا۔

2......حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی جنہوں نے حضرت کے بعد مسند سجادگی کو زینت بخشی اور 13 محرم الحرام ہجری 1348، 22 جون 1929ء کو وصال فرمایا۔

3......حضرت صاحبزادہ حافظ محمد عبداللہ سیالوی صاحب 26 رمضان المبارک ہجری 1382 بروز جمعرات آپ کا وصال شریف ہوا۔

4......حضرت صاحبزادہ محمد سعد اللہ صاحب آپ خواجہ شمس العارفین کا پرتو نظر آتے تھے۔

5......صفر المظفر ہجری 1397 میں آپ کا انتقال ہوا۔

Marfat.com

# آیت من آیات اللہ

ابن ماجہ جلد دوم بات حرمۃ دم المومن و مالہ۔ الترغیب والترہیب جلد دوم صفحہ ۲۲۳ پر حدیث پاک ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ شریف کا طواف کرتے دیکھا اور فرماتے سنا (اے کعبے) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے تو کتنا عظیم المرتبت ہے لیکن قسم ہے اس کی **وَالَّذِیْ نفس محمد بیده لحرمة المؤمن اعظم عندالله** جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے میرے امت کے ولی کی شان عنداللہ تجھ سے زیادہ ہے۔

**برادران طریقت**:۔ متذکرہ حدیث سے ثابت ہوا کہ ولی کی شان کعبے شریف سے بھی زیادہ ہے۔ تو کعبہ کون ہے؟ کعبہ وہ ہے کہ جسے دیکھنے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ کعبہ کون ہے؟ جسے دیکھتے ہی بندہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے بوقت ولادت تھا۔ کعبہ کون ہے؟ جسے دیکھتے ہی مسلمان حاجی بن جاتا ہے۔ تو حضرات گرامی جب کعبہ شریف کی زیارت کرنے والے کو اتنے فوائد حاصل ہوتے ہیں تو اولیاء جو بیت اللہ سے بھی افضل ہیں۔ انہیں دیکھنا ان کی زیارت کرنا ان کے ملفوظات سننا ان کے ہاتھ پاؤں چومنا بلکہ ان کا ذکر کرنا کتنی برکتوں کا حامل ہوگا۔ اسی لئے فرمایا گیا کہ جہاں صالحین کا ذکر ہوتا ہے وہاں اللہ وحدہٗ لاشریک کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ان اولیاء میں سے ایک ولی کامل بلکہ ولی گر سرتاج الاولیاء سند الاصفیا قمر ولایت نیرِ تاباں خلیفہ حضرت تونسوی شیخ الاسلام والمسلمین الحاج الحافظ حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہیں۔

Marfat.com

**طلوع قمر**:۔15 جمادی الاول 1324ھ، 7 جولائی 1906ء کودرگاہِ معلّٰی سیال شریف میں حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ولادت باسعادت ہوئی ۔ یہ حضور ثانی غریب نواز خواجہ محمد الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دورے خلافت کے آخری سال تھے۔

**آپ کا بچپن**:۔بچپن سے ہی آپ سے ایسے آثار رونما ہونے لگے جو آپ کی عظیم شخصیت کی غمازی کررہے تھے۔ایک دفعہ جبکہ آپ کی عمر اڑھائی تین برس تھی۔گھر میں جو کپڑا ملتا اسے دستار کے طور سر پر باندھ لیتے۔ یہاں تک کہ اس ننھے سے سر پر کپڑوں کا انبار لپیٹ لیا۔کسی نے حضور ثانی غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آپ کی اس ادائے دلربائی کا تذکرہ کیا۔محبت کے جذبات میں جوش آ گیا۔اپنے پوتے (خواجہ قمر الدین) کو پاس بلایا۔تبرکات کا صندوق منگوایا اور جو دستاریں آپ کو اپنے پیر خانہ سے عطا ہوئی تھیں یا حضرت خواجہ شمس العارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو عمامے بطور تبرک محفوظ تھے۔سب کو نکالا اور اپنے دستِ مبارک سے اس نونہال کے سر پر باندھ دیئے۔ جب یہ نونہال اپنے اسلافِ گرامی کے ان عماموں کو زیب سر کر کے اپنے دادا جان کی گود میں بیٹھا ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ عزّ وجل ہی بہتر جانتا ہے کہ جدامجد کی مسرتوں کا کیا عالم ہوگا۔انہوں نے کن کن پاکیزہ دعاؤں سے سرفراز کیا ہوگا اور مستقبل کی کونسی جھلکیاں دیکھی ہوگی۔(انوارِ قمریہ جلد سوم صفحہ 334)

ایک دفعہ حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن نمازِ عشاء کے بعد آستان پاک پر رونق افروز تھے۔فرمانے لگے مجھے اس وقت کی باتیں بھی یاد ہیں جب میں گھٹنوں کے بَل چلتا تھا میرے دادا جان حضور ثانی غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگ مُٹھی چاپی کرتے اور مُکیاں مارتے تو مجھے غصہ آتا کہ یہ لوگ میرے دادا جان کو کیوں مار رہے ہیں۔

فرمایا مجھے اس وقت کی باتیں بھی یاد ہیں جب اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ پیتا تھا بلکہ

Marfat.com

اس سے پہلے کی باتیں بھی یاد ہیں مگر میں بتلاتا نہیں ہوں۔

اسی دوران فرمایا کہ میں بالکل نوعمر تھا اور دیوانِ حافظ کا مطالعہ کر رہا تھا اور دورانِ مطالعہ میرے اندر سے بھنے ہوئے گوشت کی بُو آتی تھی اور پھر نوبت یہاں تک پہنچی کہ صرف دیوان حافظ کا تصور آتا تو یہی کیفیت رونما ہونے لگتی۔ اسی دوران حضرت خواجہ شمس العارفین کے غلام حضرت مولانا محمد امین ٹکوچی علیہ رحمۃ نے کہا ابھی تمہارے دیوان حافظ پڑھنے کا وقت نہیں اس کا پڑھنا ترک کردو۔ حالانکہ میں نے کسی کو بھی اپنے مطالعہ یا اس کیفیت کی اطلاع نہیں دی تھی۔ (ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر صفحہ 66-65)

**سراپا مبارک** :۔محترم القام خورشید احمد شیخ آپ کا سراپا کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ روشن اُبھری ہوئی کشادہ پیشانی، ابرُ سجدہ گاہِ عارفاں، قامت نہایت موزوں نہ بلند نہ پست۔ میانہ مائل بہ بلندی، چہرہ مبارک آیات کبریا میں سے ایک آیت خندہ، کشادہ اور اُبھرا ہوا۔ رنگ رُخسار سفید و زرد، تجلیات حُسن ازلی کی تفسیر، دل فریب نین، سینہ مبارک کنزِ مخفی اسرارِ عشق وحقائق ومعارف تھا۔ لباں لعل گوں جو اکثر اظہار تبسم کے وقت برگِ گل سے نازک تر ہوتے تھے۔ گفتگو میں آہستگی اور شیرینی تھی۔ رعب وجلال اتنا کہ خوش خلق و خوش مزاج موسلا دھار بارش کی طرح فیض رساں نرم خو شفیق و مہربان کے رخِ زیبا کی طرف کسی زائر میں مسلسل دیکھنے کی ہمت نہ تھی۔ گھنی خوش وضع داڑھی۔ سر پر دستار یا سرخ باریک حاشیہ والی ٹوپی پہنتے تھے اور نیلے رنگ کا پھول دار رومال۔ سرچشمۂ رشد و ہدایت کی نشانی تھی۔ کبھی کبھی شلوار لیکن اکثر اوقات ملتانی لنگی جسے عرفِ عام میں نیلا کہتے ہیں پہنتے تھے۔ کثرتِ اوراد و وظائف اور نوافل شب کا اثر ہمہ وقت بڑی بڑی سرخ خدا بین و خدا مست آنکھوں سے عیاں ہوتا تھا۔ (ایضاً)

Marfat.com

**تعلیم و تربیت** :۔آپ کی عمر بمشکل تین چار سال ہو گی کہ حضور ثانی غریب نواز علیہ الرحمۃ کا وصال ہو گیا۔اب اس شہبازِ طریقت کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری حضور ثالث غریب نواز خواجہ محمد ضیا الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نے سنبھالی جنہیں طریق شہبازی سکھانے کا خداداد ملکہ بخشا گیا تھا۔

جس دن آپ کی عمر چار سال چار ماہ دس دن ہوئی تو حفظِ قرآن حکیم کے لئے آپ کو سیال شریف سے تین میل دور پوہلا نامی بستی میں حافظ کریم بخش علیہ الرحمۃ کے پاس بٹھایا گیا۔نو برس کی عمر میں حضور شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ نے قرآن پاک حفظ کر لیا۔حفظ قرآن کے بعد علومِ اسلامیہ کی تکمیل آپ نے دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سے کی ،آپ کے عظیم المرتبت والد علیہ الرحمۃ نے اس زمانے میں اس عظیم درسگاہ کو مثالی انداز سے نواز رکھا تھا۔اس عظیم درسگاہ میں آپ نے ان اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا۔(1) حضور ثالث غریب نواز خواجہ محمد ضیاالدین سیالوی علیہ الرحمۃ ۔(2) حضرت علامہ مولانا محمد حسین [illegible] ۔(3) حضرت مولانا حافظ جان محمد سرگودہا (4) حضرت علامہ مولانا حفیظ اللہ صاحب (مظفر گڑھ) (5) حضرت مولانا محمد مٹھا، ڈیرہ غازی خان (6) حضرت علامہ سلطان محمود صاحب (7) حضرت مولانا قمرالدین ،میانوالی۔ (8) حضرت مولانا غلام مرتضٰی میانوالی ۔(9) حضرت مولانا غلام محی الدین۔ (10) حضرت مولانا محمد دین ۔ (11) حضرت علامہ مولانا سلطانِ اعظم رحمہم اللہ سیال شریف سے ظاہری علومِ اسلامیہ کی تکمیل کے بعد آپ کو دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف بھیج دیا گیا۔وہاں آپ نے غزالی دوراں بحرِ ذخارِ علوم حضرت علامہ مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمۃ سے فنونِ عالیہ معقولات اور ریاضی کے علاوہ حدیثِ پاک کی تکمیل کی ہجری 1351ھ میں سندِ فراغت اور دستارِ فضیلت حاصل فرما کر سیال شریف کے مرکز روحانیت پر تشریف لائے۔

Marfat.com

1365ھ میں حضور شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے فریضہ حج ادا کیا۔ دورانِ حج قاضی اُندلس شیخ ابوبکر بتانی اور شیخ الشیوخ عمر وحمدان، شیخ الحدیث مدرسہ صولیتہ مکہ مکرمہ سے صحبت رہی۔ ہردو حضرات نے آپ کو سندات عطا کیں۔ (المصطفیٰ والمرتضیٰ صفحہ 570)

**آیۃ مّن آیات اللہ**:۔حضور شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ جس وقت دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف پڑھتے تھے آپ کے استادِ محترم نے مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمۃ حضرت دیوان صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ اجمیر شریف کو فرمایا حضرت صاحبزادہ قمر الدین سیالوی صاحب آیۃ من آیات اللہ: یعنی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔

(ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر 74)

**اقرارِ ولایت** :۔حاجی محمد رفیق ساکن کھیوڑہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمان ملتان جارہے تھے راستے میں ایک مجذوب بیٹھا تھا جب آپ اس کے سامنے سے گزرے تو وہ زورزور سے کہنے لگا جس نے اللہ تعالیٰ کے ولی کی زیارت کرنی ہو یہ جارہے ہیں، زیارت کرلو۔ (انوارِ قمریہ جلد سوم صفحہ 314)

## مسندِ سجادگی پر تشریف آوری:۔

1929ء میں حضور ثالث غریب نواز مجاہد اعظم خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن مسندِ سجادگی پر متمکن ہوئے اس روح فرسا المیہ میں آپ کے وجودِ مسعود نے زخمی دلوں کی تسکین کیلئے بڑا اہم کردار ادا کیا۔

آستانہ عالیہ شریف کے اس فقید المثال سجادہ نشین نے جس جواں مردی سے ان گرانقدر ذمہ داریوں کو نبھایا ان کی داستان پڑھ کر انسان انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ وابستگان آستانہ عالیہ کی تعداد حصر وشمار سے ماورا ہے، عقیدت مندوں کی آمد کا سلسلہ

Marfat.com

شب و روز جاری رہتا، ان کی داستانِ غم سننا، ان کے زخمی دلوں پر مرہم لگانا، دینی اور دنیاوی معاملات میں ان کی اعانت فرمانا، ان کے قیام و طعام کا انتظام کرنا۔ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کی سرپرستی فرمانا، تبلیغی اور اصلاحی دورے کرنا، ان سب معاملات کو جس شاندار انداز سے چلایا وہ انہی کا حصہ ہے۔

## شیخ الاسلام کا خطاب:۔

حضرت علامہ مولانا قاری غلام احمد علیہ رحمۃ سیالوی مفتی دارالافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف رقم طراز ہیں کہ شیخ الاسلام کے منصب جلیلہ پر کسی ہمہ صفت موصوف عالمِ دین کو فائز کرنے کیلئے عام احساس پیدا ہوا، جمعیت علمائے پاکستان نے اس تحریک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس مہم کو سر کرنے کا بیڑا اٹھایا پیر سیال خواجہ قمرالدین سیالوی عالی مقام علمی رفعت اور علوم فنون و عربیہ پر مہارت حلقہ درس و تعلیم میں ان کا امتیاز تفوق برتری نے بالآخر اس رائے پر علماء و قائدین جمعیت علماء پاکستان کو متفق و متحد کر دیا کہ اس دربار پُر وقار کے سجادہ نشین جامع صفات ہیں اور شیخ الاسلام کے منصب کیلئے موزوں ترین شخصیت ہیں چنانچہ جمعیت علماء پاکستان نے آپ سے خط و کتابت کا آغاز کیا اور حوصلہ افزا جواب نہ پا کر خواجہ اعظم اجمیری نور اللہ کے سجادہ نشین سے رجوع اور سفارش کی درخواست کی، حضرت خواجہ اجمیری نے آپ سے ذکر کیا اور قبول منصب کیلئے سفارش فرمائی۔ آپ نے پے در پے عجز و انکسار کے عذر ہائے بار پیش کرنے شروع کر دیئے، حتیٰ کہ خواجہ اجمیری نے حکم صادر کر دیا کہ آپ کو یہ منصب قبول کرنا ہوگا۔ حکم سے سرتابی، شیوہ اربابِ طریقت کے خلاف تھی، آپ نے سرِ تسلیم خم کر دیا اس اطلاع کے ملتے ہی منجانب جمعیت حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ رحمۃ آپ کو ساتھ لے کر شریک جلسہ ہوئے جو آرام باغ کراچی میں منعقد

Marfat.com

ہو رہا تھا۔ اور جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے دونوں حصوں سے علماء کرام و نمائندگان بکثرت شرکت کیلئے آئے تھے۔ کراچی کے علمائے دین و زعماء اور عرب و مصر وغیرہ ممالک اسلامیہ کے سفیر اور ایک ترکی وفد تزیل کراچی کے نمائندگان جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور اس تحریک سے مسرور اور اس انتخاب پر مطمئن تھے۔ جلسہ میں شیخ الاسلام کے عہدے کی اہمیت و ضرورت پر دھواں دھار تقریریں ہوئیں اور آپ بڑے جوش خروش و نعرہ ہائے تکبیر و رسالت اور زندہ باد کی نغمہ بار صداؤں میں بالاتفاق شیخ الاسلام کے منصب جلیلہ کیلئے منتخب ہوئے اور اس پر فائز کر دیئے گئے۔ (انوارِ قمریہ جلد اول صفحہ 37)

**عاجزی وانکساری**:۔ عظیم انسانوں میں اور خوبیوں کے علاوہ عاجزی وانکساری کا پایا جانا بھی ایک حقیقت ہے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ اَوْحیٰ اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْ! (الترغیب جلد دوم صفحہ 404) بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تواضع اختیار کرو۔ حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ میں ہر کمال اور عظمت کے جملہ صفات میں یہ وصف بوجہ اکمل موجود تھا، کبھی بھی آپ سے کوئی بات یا کام سرزد نہ ہوا جس سے غرور تکبر کا شائبہ تک ہو، بلکہ جب بھی آپ کو دیکھا گیا تو تواضع اور عجز کا پیکر ہی نظر آئے، نماز پڑھ رہے ہیں تو ماتھا مٹی پر اور سَر بسجود ہیں، آرام کیلئے دراز ہوئے تو زمین پر ہی لیٹ گئے اور زلفہائے سیمیں خاک آلود ہو گئیں، کسی عالمِ دین نے جوڑے سیدھے کئے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا۔

عالم اجل حضرت صاحبزادہ عزیز احمد صاحب علیہ رحمۃ مکان شریف والے بیان فرماتے ہیں کہ میرا بچپن کا زمانہ تھا حضور شیخ الاسلام گرمی کے موسم میں مکان شریف تشریف لائے۔ رات کو آندھی آ گئی خاک اڑنے لگی آپ نے چارپائی پر بیٹھ کر رخ انور آندھی کی طرف کر

Marfat.com

دیا، میرے والد صاحب علیہ رحمتہ نے عرض کیا کچھ وقت کیلئے آپ بنگلہ میں تشریف رکھیں تاکہ آندھی کی گرد و غبار سے بچ جائیں۔ حضور نے فرمایا میاں صاحب ہر طرف سے ہوا مٹی جمع کر کے لائی ہے اس اُمید پر سَر ننگے کئے بیٹھا ہوں کہ شائد کسی مقبول بارگاہ کے قدموں کی مٹی سر میں آپڑے جو میرے لئے باعث سعادت ہو۔

صاحبزادہ صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف کے سالانہ جلسہ میں ایک بار آپ تقریر فرمانے کیلئے اٹھے، راقم الحروف سٹیج سیکرٹری تھا آپ سے پہلے میں نے شرکاء جلسہ کو متوجہ کیا اور شیخ الاسلام کے حضور یہ شعر پڑھا۔

باز گو از نجد و از یاران نجد
تا دَرو دیوار را آری بوَجد

تو آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد تقریر کے آغاز میں ازراہِ عاجزی وانکساری فرمایا کہ میں اپنے آپ کو نہ علماء میں شمار کرتا ہوں اور نہ اہل فضل سے ہوں، میں تو اپنے آپ کو طالب علموں میں شمار کرنا بھی جسارت سمجھتا ہوں، پھر یہ شعر پڑھا۔

نہ گُلم نہ برگِ سبزم نہ درختِ سایہ دارم
ہمہ حیرتم کہ دھقاں بچہ کار کشت مارا

یہ سن کر اہل علم کی چیخیں نکل گئیں کہ مہر سپہر، علمِ وعرفان اور یہ عاجزی میں نے آپ کی تقریر کے بعد شرکاء کا شکریہ ادا کرنے سے پہلے حضور شیخ الاسلام کے مذکورہ شعر کے جواب میں جب یہ عرض کیا۔

تُو گُلی تو برگِ سبزی تو درخت سایہ دَاری
ہمہ حیرتم کہ گفتی بچہ کارِ کشت مارا

Marfat.com

تو از راہِ بندہ نوازی گلے لگا کر سر چوم لیا اور فرمایا کہ شعر دونوں درست مگر سچ میں نے کہا۔

(ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر صفحہ 54-53)

عمدۃ المحققین امام المناظرین حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی جنہوں نے آپ کی حیات مبارکہ کا کئی برسوں مشاہدہ کیا۔ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ جامع رضویہ فیصل آباد تشریف لائے، حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ دورہ حدیث پاک پڑھانے میں مصروف تھے دارالحدیث دوسری منزل پر تھا، شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن نے مدرسہ کے صحن میں جوتے اُتار دیئے اور اوپر جا کر طلباء کی جوتوں والی جگہ پر خاموشی سے بیٹھ گئے تا کہ میری وجہ سے درسِ حدیث میں خلل اندازی نہ ہونے پائے۔ حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ رحمۃ دوران درس اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہوتے تھے اور نظروں میں جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا ایسا نقشہ جما ہوتا تھا کہ دورانِ درس کسی پر نظر پڑتی بھی تو پہچان نہ پاتے، جب بخاری شریف کا درس ختم ہوا تو طلباء کی نظر آپ پر پڑی۔ انہوں نے عرض کیا حضور شیخ الاسلام تشریف فرما ہیں تو محدث اعظم پاکستان فوراً اٹھے اور بڑھ کر استقبال کیا۔ اپنی مسند پر بٹھایا اور علمی گفتگو کا سلسلہ کافی دیر جاری رہا۔ طلباء کرام اور علماء حضرات دونوں مقدس ہستیوں کی اس نورانی محفل سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ (ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر، صفحہ نمبر 73)

**ذوق مطالعہ**:۔ بدقسمتی سے آج کتب بینی کا شوق کم ہوتا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ہم علم وعمل کی دولت سے محروم اور شریعت وطریقت کی نجات دہندہ راہ سے دور ہوتے جا رہے ہیں لیکن میرے ممدوح حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن کو بچپن ہی میں مطالعہ اور کتب بینی کا اس قدر شوق تھا کہ فرماتے سردیوں میں نمازِ عشاء کے بعد مطالعہ

Marfat.com

شروع کیا اور صبح کی اذان ہونے پر پتہ چلا کہ رات گزر گئی۔ اکثر ایسا بھی ہوا کرتا کہ مطالعہ میں محویت کی وجہ سے رات کا کھانا اور دودھ ویسے ہی پڑا رہ جاتا اور صبح ہو جاتی۔ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب صدر مدرس بیان کرتے ہیں کہ سَندات فراغت حاصل کرنے کے بعد سجادگی کی جملہ کٹھن ذمہ داریوں کے باوجود کتابوں کا اسی قدر مطالعہ کیا کہ دارالعلوم کے کتب خانہ میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس پر آپ کا حاشیہ اور شرح و بیان کے جوہر نہ ہوں، فلسفہ منطق تفسیر و حدیث اور شروح کی اکثر کتابیں میری نظر سے گزری ہیں اُن پر آپ کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے انمول گوہر تابدار دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

پوری انجیل کا آپ نے مطالعہ کیا اور جملہ مذاہب کے لٹریچر کو گہری نظر سے پڑھا، رفض و خروج اور مرزائیت و نیچریت کے پورے خدوخال پر آپ نے اتنا عبور حاصل کیا کہ جس سے جملہ مذاہب باطلہ کا جواب دینا اور ان کے رَدّ میں کتابیں لکھنا آپ کیلئے بڑا آسان ہو گیا۔

اپنے مسلک کی تائید اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب آپ اکثر ان کی اپنی نوشتہ کتابوں سے دیا کرتے۔ اہلِ تشیع کے رَدّ میں شہرہ آفاق کتاب (مذہب شیعہ) ہمارے سامنے ہے۔ اس میں سنت کی حقانیت اور معاندین پر زبردست تنقید کی ہے۔ شیعہ کی کتابوں کی عبارات کے علاوہ اور کسی کتاب کا سہارا نہیں لیا گیا۔ اس کتاب میں آپ نے اہلِ تشیع کا اتنا سختی سے تعاقب کیا ہے کہ جس کا توڑ اب تک سامنے نہیں آیا۔ آپ نے مختلف موضوعات پر سیر حاصل کتابیں خاصی تعداد میں لکھی ہیں جو آپ کی تحقیق اور وسعت مطالعہ کا عظیم شاہکار ہیں۔ (ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر 49-48)

**آپ کی علمی جلالت** :۔ حضور شیخ الاسلام ہمہ صفت موصوف تھے جملہ علوم

Marfat.com

عقلیہ ونقلیہ میں مکمل عبور اور میدان مناظرہ میں بھی یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ مخالفین میں سے جو بھی ایک دفعہ آپ کا سامنا کرتا پھر کبھی بھی سامنے آنے کی جرأت نہ کرسکتا۔ آپ کے کئی مناظرے عیسائیوں، رافضیوں اور خارجیوں سے ہوئے ہر مقام پر مدِ مقابل کو شکست فاش دی۔ جب بھی کسی موضوع پر کلام فرماتے تو گفتگو اتنی مدلل اور محققانہ انداز میں فرماتے کہ جوابوں کے تو انبار ہی لگا دیتے۔ سننے والا حیران رہ جاتا جس کتاب کا بھی آپ حوالہ دیتے معلوم ہوتا کہ اس کتاب کے خود مصنف ہیں، ہر فن میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ بلا تامل ہر فن میں محققانہ انداز میں کلام فرماتے کہ ہر طرح سے مطمئن فرما دیتے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

**قاضی مدینہ سے گفتگو:۔** آپ فرماتے کہ مدینہ شریف کی حاضری کے موقع پر مجھ پر اعتراض ہوا میں نے کہا کہ اپنے قاضی القضاۃ سے میری گفتگو کرائیں۔ محفل مکالمہ منعقد ہوئی گفتگو شروع ہوئی، قدرت کی بخشی ہوئی طرزِ گویائی اور زورِ استدلال نے قاضی القضاۃ کو مبہوت کر دیا۔ حکومت کو جملہ واقعات کی خبر ہوئی تو اس نے جملہ اراکین حکومت کو ہدایت کی کہ اس (حضور شیخ الاسلام) کے کسی معاملہ میں دخل دینا ہماری ذلت کا باعث ہوگا۔ (ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر، صفحہ نمبر 58)

**عیسائی پادری سے گفتگو:۔** ایک بار آپ تونسہ شریف عرس مبارک پر تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کو پتہ چلا کہ ایک عیسائی پادری برسر بازار اسلام پر حملے کر رہا ہے، آپ فوراً موقع پر پہنچے اور عیسائی پادری کو ایسے مسکت جواب دیئے کہ وہ بھاگنے پر مجبور ہوگیا۔ اسی طرح ایک اور عیسائی پادری سلانوالی میں برسر عام قرآن و حدیث پر مختلف اعتراض کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آپ کو جب پتہ چلا تو فوراً اس کی سرکوبی کیلئے سلانوالی پہنچے اور پادری براؤن کو مناظرے کی دعوت دی جو اس نے قبول کر لی۔

Marfat.com

آپ نے بائبل کے موضوع پر اس قدر زوردار تقریر کی کہ پادری براؤن جواب کی تاب نہ لا کر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ آپ تورات، انجیل اور زبور پر بھی دسترس رکھتے تھے۔ بے شمار عیسائیوں نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ (ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر 30)

**علم یعقوب علیہ السلام**:۔ ایک دفعہ ایک بدعقیدہ مولوی نے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام پر بڑا اعتراض کیا کہ اگر ان کو اپنے لخت جگر حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق معلوم ہوتا کہ کنعان کے قریب کنوئیں میں پڑے ہیں تو نکال کیوں نہ لیتے۔ آپ نے فرمایا مولوی صاحب! صرف اتنا ہی پتہ نہیں تھا کہ کنوئیں میں ہے بلکہ یہ بھی معلوم تھا کہ اس کنوئیں کی تہہ سے اٹھ کر انہوں نے تخت مصر کی بلندی پر پہنچنا ہے اور وہاں کا حاکم و بادشاہ بننا ہے تو وہ اپنے لختِ جگر کو اس عظمت اور سربلندی پر فائز ہونے سے کیوں روکتے۔ اگر تو اپنا بیٹا لاہور کے مدرسہ میں داخل کرا کے آئے اور ظاہری بعد (دوری) کی وجہ سے یہاں رونے لگے تو کوئی کم عقل شخص تجھے بھی کہے گا کہ وہاں سے اس کو واپس بلا لے تو خود اور سب لوگ یہی کہیں گے کہ لڑکے کا بھلا اس میں ہے لہٰذا صبر سے کام لینا چاہیے پھر سورۃ یوسف کی دس آیات مبارکہ پڑھ کر اس پر واضح کر دیا کہ یہ منصوص صریحہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے علم پر واضح دلالت کر رہی ہیں۔ لہٰذا اس عقلی توہم کی بنا پر پیغمبر خدا پر اعتراض کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے اور نہ ہی اس سے نفی علم کی کوئی معقول بنیاد، مولوی عبدالرؤف بوچھالوی کے ساتھ مولانا نذیر احمد علوی صاحب مناظرہ کر رہے تھے۔ دوران گفتگو انہوں نے بخاری شریف کے متعلق کہہ دیا کہ اس کو بچے پڑھتے ہیں، مولوی منظور صاحب نے اس جملہ کو خوب اُچھالا اور کہا دیکھئے بخاری شریف اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے، قرآن مجید کے بعد سب کتابوں سے صحیح ترین کتاب ہے اور تم نے اس کے متعلق یہ لفظ کہہ دیئے ہیں حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن

Marfat.com

نے فرمایا مولوی صاحب قرآن پاک کو بچے پڑھتے رہتے ہیں۔ اور اس کی شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی تو بخاری شریف جس کا درجہ کتاب اللہ کے بعد ہے اگر اس کو بچے پڑھیں تو اس کی شان میں کب کمی لازم آسکتی ہے۔ آپکا اتنا کہنا تھا کہ اس کی ساری تقریر اور جادو بیانی پر پانی پھر گیا۔ (ایضاً)

مولوی غلام حسین نے آپ سے بوسی مزار پر گفتگو کی، آپ نے کافی مستند حوالہ جات پیش فرمائے مولوی موصوف نے کہا ہاں یہ حوالے تو ہوں گے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کے مزار شریف کو چومنا ثابت ہو جاتا تو البتہ کوئی بات ہوتی آپ نے فرمایا مولوی صاحب حضور علیہ السلام سے افضل ذات صرف اللہ کی ہے۔ جو حی قیوم ہے اور تو کوئی افضل ہے نہیں بلکہ مساوی اور مماثل بھی نہیں تو آپ علیہ السلام کس کی قبر کو بطور تعظیم و تبرک بوسہ دیتے۔ اللہ حی قیوم کا مزار تم دکھلا دو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ دینا میں دکھلا دوں گا۔ مولوی دم بخود رہ گئے۔ (ایضاً)

## اتنا پیچیدہ مسئلہ ایک منٹ میں حل کر دیا:۔

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آپ کے پاس حاضر تھا۔ دوران مجلس میں نے وحدۃ الوجود کے مسئلہ پر گفتگو کی تو آپ نے اتنے نفیس انداز میں مختصر مگر مدلل اور جامع جواب دیا کہ میں حیران رہ گیا کہ اتنا بڑا پیچیدہ مسئلہ جسے ہر کوئی اتنا جلدی حل نہیں کر سکتا یہ شیخ الاسلام ہی کی شخصیت تھی کہ سوال کرنے پر ایک منٹ میں فوراً مدلل جواب دیکر مطمئن فرما دیا، علمیت اور قابلیت کا یہ عالم تھا کہ اپنے اور بیگانے سبھی آپ کی شخصیت کو مسلم تسلیم کرتے اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے، ناظرین ذی احترام یہ آپ کے علم کی ایک جھلک تھی جو آپ کو دکھائی گئی۔ (ایضاً)

Marfat.com

## آپ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے والدین، اولاد اور دنیا بھر کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ (بخاری کتاب الایمان)

برادران طریقت! محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کی سربلندی کا کماحقہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق محبت کی بدولت ہی ایمان کی تکمیل ممکن ہے اور اسی سعادت کے وسیلے سے ہی خوشنودی خداوندی کا حصول ہوتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ فَاتَّبِعُونِی یُحْبِبْ کُمُ اللّٰہُ .

اسلام کی ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ ان عشاقانِ سرمست کے جذبہ عقیدت سے منور ہے جنہوں نے اپنی کائنات ناموس رسالت پر تصدق کر کے ایمان کو سرخرو کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر عصر حاضر کے مشائخ وصوفیا تک بے شمار انسان ہیں ان کے لبوں پر یہی ہوتا ہے۔

مغزِ قرآن روح ایمان جانِ دین
ہست حُبِ رحمۃ للعلمین

ان نفوس قدسیہ میں حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بڑی اہمت کا حامل ہے۔ آپ کی پوری زندگی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی ہے۔ غزالی دوراں امام المناظرین علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی زیدہ مجدہٗ نقل کرتے ہیں کہ جب اذان ہوتی یا درود پاک پڑھا جاتا یا کسی جگہ حضور علیہ السلام کا نام نامی لکھا ہوا نظر آجاتا تو بدن اقدس پر لرزہ طاری ہوجاتا اور سرِ ناز جھک جاتا چہرہ مبارک کا رنگ زرد ہو

Marfat.com

جاتا اور حاضرین سے بالکل بے توجہ ہو جاتے اور یوں معلوم ہوتا کہ اب صرف جسدِ اقدس یہاں ہے دل و جان کسی دوسری جگہ روانہ ہو چکے ہیں۔

جان و دل ہوش خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

جب مؤذن اشہدان محمد رسول اللہ کہتا تو انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے اور درود شریف کے ساتھ یہ الفاظ بھی زبان اقدس سے جاری ہوتے۔ قُرَّۃُ عَیْنِی بتراب اقدام کلابک یا رسول اللہ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مقدس شہر کے کتوں کے قدموں سے مس ہونے والی مٹی میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے حالانکہ فقہاء کرام نے فقط قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پڑھنے کے متعلق فرمایا ہے مگر آپ کی محبت وعقیدت اور ادب ونیاز کی نہایت وغایت دیکھئے کہ ان کتوں کے قدموں سے لگنے والی مٹی کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیتے ہیں۔ (ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر صفحہ 72)

صدر مدرس صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مکان شریف والے بیان فرماتے ہیں کہ ضیاء منزل کٹھوائی کی مسجد میں سبزہ (گھاس) پیدا ہو گیا جوں ہی آپ مسجد میں داخل ہونے لگے تو فرمایا یہ سبزہ بالکل کاٹ دو کسی نے عرض کیا حضور یہ سبزہ بھلا (خوبصورت) معلوم ہوتا ہے فرمایا روضہ انور کا رنگ سبز ہے سبز چیز پر پاؤں رکھنا ادب کے خلاف ہے آپ نے پوری عمر ایسا جوتا نہ پہنا اور نہ پسند کیا جس پر ذرا بھی سبز رنگ کا نشان موجود ہوتا (ایضاً)

حضور شیخ الاسلام والمسلمین علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی محبت تھی کہ جس کمرے میں کوئی ایسا کیلنڈر لگا ہوتا جس پر کلمہ طیبہ، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یا اللہ لکھا ہوتا آپ اس کمرے میں داخل ہونے سے پہلے جوتا اتار دیتے

Marfat.com

تھے اسی لئے وہ کسی کمرے میں داخل ہونے سے پہلے چاروں طرف دیکھ لیتے کہ کوئی کیلنڈر یا قطعہ تو آویزاں نہیں اگر ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے تو جوتا باہر ہی اتار دیتے۔ حدیث کی کتاب دور سے نظر آتی تو جوتے اتار دیتے۔ (ایضاً)

صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب خواجہ آباد شریف والے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی زبان مبارک سے سنا فرمایا ایک مرتبہ مجھے سخت بخار تھا صاحبزادگان نے علاج کے لئے سرگودھا لے جانے کا ارادہ کیا میں نے بخار کی اضطرابی حالت میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں نعت شریف کا تحفہ عرض کرنا شروع کر دیا جوں جوں میں نعت شریف پڑھتا گیا بخار کا اضطرار کم ہوتا گیا اور جب نعت شریف مکمل ہوئی تو بخار بالکل ختم ہو گیا اس نعت شریف کا مطلع یہ ہے

آں جملہ رسل ہادی برحق کہ گزشتند
بر فضل تو اے ختم رسل دادا گواہی

(انوارِ قمریہ، جلد سوم، ص 241)

میرے محترم دوست حضرت مولانا قاری عبدالحمید صاحب سیالوی ایم اے سابق مؤذن سیال شریف حال مقیم محلہ کرم آباد چنیوٹ بیان کرتے ہیں کہ 72-1971ء کی بات ہے حضور شیخ الاسلام علیہ رحمتہ الرحمٰن سیال شریف سے سرگودہا آرہے تھے میں بھی ہم رکاب تھا، حضور نے مجھے فرمایا قاری صاحب مجھے نعت شریف سناؤ۔ میں نے آپ کے حکم پر راز نعت گو کی نعت شریف بڑے ترنم کے ساتھ سنائی جس کا مطلع کچھ یوں ہے۔

جام دیکھا نہ کبھی ساغر و مینا دیکھا
جب بڑھی پیاس تو ساقی مدینہ دیکھا

Marfat.com

جب نعت شریف مکمل ہوئی تو آپ نے بڑی مسرت کا اظہار فرمایا اور بندہ نوازی فرماتے ہوئے ناچیز کو 100 روپیہ انعام دیا جو کہ آج سے 31-30 سال قبل بہت بڑا انعام تھا۔

قاری صاحب ماشاء اللہ بڑے خوش گلو ہیں کہتے کہ ایک مرتبہ میں نے اذان ختم کی تو آپ مجھے فرمانے لگے قاری صاحب میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کا منہ چوم لوں آپ کتنے پیارے انداز میں میرے آقا علیہ السلام کا نام لیتے ہیں۔

جیسا کہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب جذب القلوب مطبوعہ کراچی صفحہ 265 پر رقم طراز ہیں کہ حضرت محمد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سونے سے پہلے ایک مقررہ تعداد میں درود پاک پڑھا کرتے تھے، انہوں نے ایک رات مدنی کریم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے میرے گھر کو منور فرمایا ہے اور مجھ سے فرما رہے ہیں کہ اپنا منہ قریب کر جس سے تو مجھ پر درود شریف پڑھا کرتا ہے تاکہ میں اسے بوسہ دوں، محمد بن سعد فرماتے ہیں مجھے بڑی شرم آئی کہ میں اپنا منہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیسے کروں لیکن اَلامر فوق الادب کے تحت میں اپنا رخسار آپ کے منہ مبارک کے قریب لے گیا آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا جب میں بیدار ہوا تو میرا گھر مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اور آٹھ دن تک میرا گھر معطر رہا۔ نیز میرے رخسار سے بھی آٹھ روز تک خوشبو آتی رہی۔

تو حضرات گرامی! تذکرہ ہو رہا تھا خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ رحمۃ کا شیخ القرآن و الحدیث ابوالحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالیٰ نقل فرماتے ہیں کہ آپ ایک گھوڑی پر سوار ہو کر آرہے تھے۔ آپ کے ساتھ خواجہ غلام سدید الدین صاحب معظمی علیہ الرحمۃ اور مولانا احمد بخش ضیائی صاحب تھے تو ایک چرواہا ماہیا کہہ رہا تھا۔

Marfat.com

جھبڑے آ ڈھولا کیڈیاں مدتاں لائیاں نیں

آپ فوراً گھوڑی سے اتر پڑے دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے یہ دیکھتے ہی سارے ہمراہی سواریوں سے اُتر پڑے خواجہ سدید الدین فرماتے ہیں میں نے اُتر کر اس انداز میں بیٹھنے کا سبب معلوم کرلیا۔ لہٰذا اس چرواہے کو روپے دینے شروع کردیئے اور اسے کہا یہی مصرعہ دہراتا رہ چرواہا ماہیا پڑھتا رہا اور آپ پر جذب و کیف کی حالت طاری رہی کافی وقت گزر گیا مگر آپ بیٹھے رہے اور وہی مصرعہ سنتے رہے جب وہ چرواہا تھک گیا آپ اٹھے اور سوئے منزل چل دیئے اور خواجہ غلام سدید الدین کو علیحدگی میں فرمایا بتاؤ چرواہا کیا کہہ رہا تھا میں نے عرض کیا آپ بہتر جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب حبیب کبریا علیہ السلام معراج کیلئے تشریف لے گئے اور فلک الافلاک سے نکل کر لامکاں میں پائے ناز رکھا تو عالم آب وگل پر موت کی کیفیت خاری ہوگئی تھی کیونکہ حضور علیہ السلام روح کائنات ہیں لہٰذا آپ کا لامکاں میں جلوہ فرما ہونا گویا اس عالم کی موت تھی اور یہ مردہ جسم پکار رہا تھا۔

جھبڑے آ ڈھولا کیڈیاں مدتاں لائیاں نیں

اور لحہ کی جدائی بھی اس کو صدیوں کا فراق نظر آرہا تھا۔ بہرحال چرواہے کا ذہن اور صاحبِ کلام کا ذہن بالفعل ادھر متوجہ ہوتا تو درکناران کے وہم وخیال میں بھی یہ چیز کب آسکتی تھی۔ اللہ اللہ حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات سے عشق ومحبت اور آپ کے ذکر کی تعظیم وتکریم اس واقعہ سے اظہر من الشمس ہے کہ ذکر مصطفٰے ہو رہا ہو تو وہاں سے صرف نظر کر کے قدم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ (ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر 74)

## مدینہ اور اھلِ مدینہ سے الفت و محبت:۔

حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں کہ جب مدینہ طیبہ سے بلاوا آیا تو

Marfat.com

خیال آیا روضہ انور پر کیا نذر کروں لنگر شریف میں یاقوت ہیرا اور کئی قیمتی پتھر تھے وہ ساتھ لے گیا اور روضہ شریف پر نذرانہ پیش کیا۔

آپ فرماتے ہیں مسجد نبوی شریف میں ابوبکر نامی ایک بزرگ رہائش پذیر تھے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک میں سے تھے ساری ساری رات عبادت میں مصروف رہتے اور کئی کئی دن فاقوں میں گزارتے مگر کسی سے سوال نہیں کرتے تھے جب ان کی خدمت میں نذرانہ لے کر حاضر ہوا تو پوچھا کہ صدقہ تو نہیں عرض کیا مسئلہ جانتا ہوں صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ ہے۔ غالباً اسی خدمت کا صلہ تھا کہ کسی نامعلوم آدمی نے روضہ انور کی چلو بھر خاک مجھے بخشی اور غائب ہو گیا۔

مزید فرماتے ہیں کہ میں مدینہ شریف حاضر تھا بھوک لگی ایک ہوٹل پر اپنے احباب حضرت مرولوی ثانی علیہ رحمۃ اور دیگر احباب سمیت گیا۔ میں نے وہاں ایک لڑکے کو دیکھا جو کہ بدوی تھا پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہے، میں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ بھوکا ہوں یہ منظر دیکھ کر میں نے قسم کھائی کہ جب تک اس کے سارے کنبہ کو پیٹ بھر کر نہ کھلاؤں گا ایک لقمہ بھی نہیں کھاؤں گا۔ میں نے ہوٹل والے کو کہا کتنا پکا سکتے ہو۔ اس نے کہا جتنا کہو میں نے کہا پکاؤ اس لڑکے نے ٹبہ پر چڑھ کر اہلِ خاندان کو آواز دی کہ سب آ جاؤ ایک آدمی ہم سب کو کھانا کھلائے گا چنانچہ وہاں بے شمار لوگ اس کے قبیلے کے جمع ہو گئے۔ ہوٹل والے نے بہت زیادہ کھانا تیار کر لیا۔ ان لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھا لیا۔ اس لڑکے نے جب خود کہا کہ ہمارے قبیلہ کے جملہ لوگوں نے کھانا کھا لیا ہے تب ہم نے کھانا کھایا اور آپ نے فرمایا کہ پورے سفر میں اتنا لطف نہ آیا جتنا ان بھوکوں کو کھانا کھلانے میں آیا۔ (ایضاً)

---

Marfat.com

## اَنتَ رَجُل عجیب:۔

حضرت خواجہ ظہیر الدین سیالوی صاحب سے روایت ہے کہ جب شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن حج پر تشریف لے گئے تو جب بذریعہ بس مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچے اور وہ بس مدینہ پاک سے باہر روک دی گئی وہاں اترنے پر بدوی لوگوں سے چند لڑکے حجاج کے پاس برائے سوال آئے ایک لڑکے کو شیخ الاسلام نے جب ایک ریال دیا تو وہ دوبارہ دوسری جانب سے پھر کر آ گیا دوبارہ آپ نے اسے ایک ریال دیا تو وہ تیسری بار آ گیا آپ نے پھر ایک ریال دیا تو وہ بار بار یعنی پانچ، سات بار آتا رہا اور آپ بغیر کسی توقف کے دیتے رہے اس لڑکے کو یقین ہو گیا کہ انہوں نے مجھے باوجود بار بار پہچان لینے کے عطا کرنے میں رکاوٹ نہیں کی بالآخر اس نے نہایت ہی خوش ہو کر آپ سے کہا۔

اَنتَ رَجُلٌ عَجِیب۔ آپ بہت ہی اچھے انسان ہیں۔ (انوارِ قمریہ جلد سوم صفحہ 138)

حضرت شیخ الاسلام عشق مصطفےٰ میں اس قدر غرق ہو چکے تھے کہ عام معاملات میں بھی خیال رکھتے کہ تقاضا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو جائے۔ آپ کو مدینہ پاک کی سرزمین کے ساتھ ساتھ وہاں کے باشندوں اور زائرین سے بھی غیر معمولی عقیدت تھی اس ضمن میں حافظ سردار محمد مہاجر مدنی کی روایت نہایت ایمان آفرین ہے۔

حافظ صاحب حضور شیخ الاسلام کے مرید ہیں۔ اس لئے آپ پاکستان آتے تو سیال شریف ضرور حاضری دیتے ایک بار سیال شریف حاضر ہوئے تو جب شیخ الاسلام کے قریب پہنچے تو آپ فوراً حافظ صاحب کے قدموں پر گر پڑے اور فرمانے لگے سردار محمد فکر نہ کر میں نے تیرے پاؤں کو اس لئے چھوا ہے کہ یہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری گلیوں سے مس ہوتے ہیں۔ (حیات شیخ الاسلام صفحہ 45)

Marfat.com

ناظرین محترم! کوئی اندازہ کرسکتا ہے آپ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ وقت کا شیخ الاسلام لیکن مرید کے قدموں کو فقط اس لئے چھو رہا ہے کہ وہ مدینہ پاک کی سرزمین کو چومتے ہیں۔ سچ کہا گیا ہے۔

ہر کہ عشق مصطفےٰ سامانِ اوست
بحرو بر در گوشۂ دامان اوست

خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیارِ حبیب سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ باب مجیدی کے دربان جناب عبداللہ سہارؒ کے بیان سے ہوتا ہے جو کہ سیال شریف کے متوسلین میں سے ہیں۔ ایک بار شیخ الاسلام مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ تو عبداللہ صاحب سے فرمایا کہ عصر کے بعد چائے تمہارے پاس پیا کروں گا۔ چائے کا تو ایک بہانہ تھا۔ مقصد صرف یہ تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربانوں کے ساتھ کچھ وقت گزر جائے ایک دن آپ نے عبداللہ صاحب سے فرمایا میرے لئے بازار سے کمبل خرید لانا وہ کمبل لے آئے تو آپ نے اسے باب مجیدی میں بچھا دیا اور اس پر سے زائرین کرام گزرتے رہے پھر بڑی احتیاط سے لپیٹ لیا کہ اس میں جو مقدس خاک لگ گئی ہے وہ اتر نہ جائے۔ (ایضاً)

## دو عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت دیکھئے نہ صرف حضور بلکہ حضور علیہ السلام کے عاشقوں سے بھی حد درجہ کی عقیدت رکھتے تھے۔ اس ضمن میں آپ کی غازی حرمت رسول، غازی علم الدین شہید سے ملاقات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ غازی علم الدین شہید عشاق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے کے سرکردہ رکن ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن کی غازی علم الدین شہید سے کس طور ملاقات ہوئی اس کی جھلک آپ کے برادرِ اصغر

Marfat.com

حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیالوی پیش فرماتے ہیں۔

جب راجپال خبیث نے کتاب رنگیلا رسول چھاپی تھی اس وقت مسلمانوں کے جو جذبات مشتعل تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں تھے۔ میں نے قبلہ شیخ الاسلام سے اجازت چاہی کہ میرا بندوق کا نشانہ بہت اچھا ہے آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس خبیث راجپال کو جہنم رسید کردوں آپ نے فرمایا بے شک جب تک وہ خبیث زندہ ہے ہمارا جینا حرام ہے لیکن اس خبیث کا کوئی اور کام تمام کردے گا اور آپ سے اللہ تعالیٰ کوئی اور دین کی خدمت لے گا۔ بہر کیف انہی دنوں غازی علم الدین علیہ رحمۃ کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ یہ 1929ء کا واقعہ ہے کچھ دنوں بعد فقیر حضرت بھائی صاحب قبلہ کے ہمراہ تونسہ شریف کی حاضری کیلئے روانہ ہوا، میانوالی پہنچے ان دنوں غازی علم الدین شہید میانوالی جیل میں تھے۔ ان کی ملاقات سوائے خاندان کے بند تھی، ہم بھی غازی علم الدین کے بھائی بن گئے چونکہ نام بھی ملتے تھے ملاقات سے مشرف ہوئے چند منٹ کی ملاقات کا واقعہ ذکر کرنا مقصود ہے۔ لوگوں نے حضرت صاحب کا غازی شہید سے تعارف کروایا عجیب منظر تھا۔ دو عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگلہ کے اندر دوسرا باہر دونوں چاہتے ہیں کہ میں ہاتھ چومنے میں سبقت کروں آخر غازی صاحب علیہ رحمۃ نے زور سے شیخ الاسلام کا ہاتھ جنگلہ کے اندر کھینچ کر پہلے چوم لیا بعد میں قبلہ حضرت صاحب نے غازی صاحب کا ہاتھ باہر کھینچ کر چوما اور یہ شعر پڑھا۔

دار را معراج مے دانند سرداران عشق
عشق کے ہر بو الہوس رابر سردار آورد

اس کا معنی اور مفہوم بھی بیان فرمایا مجھے آج تک اس باذوق ملاقات کا منظر یاد ہے ہمیں بھی وہ مبارک ہاتھ چومنے کا شرف حاصل ہوا۔ (ایضاً)

Marfat.com

**احترامِ سادات:۔** شیخ الاسلام نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے سادات کرام کا بہت پاس اور ادب فرماتے کسی سیدزادے کو نیچے نہ بیٹھنے دیتے بلکہ چارپائی اور کرسی پر بیٹھاتے اور جب حاضرین مجلس میں ہر ایک کا تعارف نہ ہوتا اور خود چارپائی پر آرام فرما ہوتے تو فرماتے خدا کیلئے اگر کوئی سید ہو تو نیچے نہ بیٹھنا اور مجھے اس بے ادبی کی وجہ سے کفر میں مبتلا نہ کر دینا۔

حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب فرماتے ہیں دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام میں ایک سیدزادے مدرس مقرر ہو گئے جن کی طبیعت میں درشتی تھی اور بچوں پر سختی کرتے تھے جب ناظم اعلیٰ کے پاس شکایت پہنچی تو وہ انہیں فارغ کرنے پر تیار ہو جاتے۔شاہ صاحب کو خود بھی ایسا خطرہ محسوس ہوتا تو دوڑتے دوڑتے حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور عرض کرتے مجھے مدرسہ سے نکالا جا رہا ہے۔اور میری سخت مخالفت ہو رہی ہے۔آپ فرماتے شاہ جی مطمئن رہو اگر تمہیں دارالعلوم سے نکالا گیا تو میں بھی یہاں سے نکل جاؤں گا اور بفضلہٖ تعالیٰ سالہاسال سے وہ اب تک باقاعدہ مدرس چلے آرہے ہیں۔ (ضیائے حرم)

**کونسی جذبۂ محبت میرے کام آگیا:۔**

عشق رسالت مآب صلی اللہ علیک وسلم کی ان بلندیوں پر فائز ہو کر آپ کو اس طور انعامات ربانی سے نوازا گیا کہ آپ کو بارہا حضور علیہ السلام کے رُخِ انور کی زیارت سے فیضیاب کیا گیا۔حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی کے قلم سے زیارت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی داستان نذر قارئین ہے۔

آپ کے برادرِ اصغر خواجہ غلام فخر الدین سیالوی صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ حضور شیخ الاسلام کا زمانہ طالب علمی تھا کہ رسول کریم علیہ صلوٰۃ والتسلیم کا دیدار نصیب ہوا۔

Marfat.com

عرض کیا یارسول اللہ آپ کے ایک صحابی تھے جن کو شرحِ صدر حاصل نہیں تھا آپ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا تو ان کو شرح صدر حاصل ہو گیا یہ عرض کرتے ہی، رحمتِ مجسم سرتاپا کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ جود ونوال دراز کیا اور آپ کے سینہ پر پھیرنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی پوچھتے جارہے تھے وہ صحابی ابو ہریرہ ہیں۔ وہ فلاں ہیں وہ فلاں ہیں، آپ عرض کرتے ہیں مجھے صحیح یاد نہیں اور معاملہ حدیث پاک کا ہے اپنے طور پر کہنا خلاف ادب ہے۔ بہر کیف ادھر سے التجا زبان پر نہیں آئی تھی کہ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا فرما دیا۔ (حیات شیخ الاسلام)

حضور شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ قمر الحق والدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چھوٹی عمر میں میری آنکھ خراب ہو گئی بہت علاج کرایا فرق نہ آیا اور شفا حاصل نہ ہوئی تو ایک رات اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوا یعنی سیال شریف میں جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات جلوہ گر ہوئی۔ اور میں اس سعادت سے بہرہ ور ہوا تو جس جگہ آپ تشریف فرما ہوئے تھے۔ صبح کو اٹھ کر میں نے اس جگہ سے خاک اٹھا کر آنکھ میں ڈالی تو آنکھ فوراً نورٌ علیٰ نور ہو گئی۔ (انوارِ قمریہ حصہ دوم صفحہ 185)

## شیخ الاسلام اور محبت شیخ:۔

حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن نے 7 ربیع الاول شریف 1389ء کو فرمایا اعلیٰ حضرت خواجہ محمد شمس الحق والدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبار زیارت بخشی ہے۔ پہلی بار اس حالت میں زیارت ہوئی۔ کہ ان کے پاس کتاب توضیح تلویح ایک پھٹی پر رکھ کر پڑھ رہا ہوں مجھے خیال آیا کہ اتنی بڑی بلند پایہ ہستی کے پاس توضیح تلویح پڑھ رہا ہوں ان سے تو زیادہ فیض حاصل کرنا چاہیے یہ کتاب تو دوسرے اساتذہ سے بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اسی خیال پر میں نے کتاب بند کر دی۔ خواجہ شمس العارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استفسار

Marfat.com

فرمایا کہ کتاب کیوں بند کی ہے۔ میں نے عرض کیا غریب نواز آپ زیادہ فیض بخشیں اور تونسہ شریف کی راہ میں مروں۔ (انوارِ قمریہ جلد دوم صفحہ 193)

یارانِ طریقت مذکورہ واقعہ سے اچھی طرح اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپ کو اپنے شیخ سے کتنی عقیدت ومحبت تھی جگر گوشۂ شیخ الاسلام والمسلمین حضور امیر شریعت خواجہ محمد حمید الدین قمری سیالوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ الاسلام کے ڈرائیور غلام حیدر سے پوچھا کہ بتاؤ کہ حضور مہینہ بھر میں کتنی بار تونسہ شریف حاضر ہوتے ہیں تو غلام حیدر نے بتایا کہ یہ حاضریاں گنتی میں تو نہیں آسکتی البتہ اس بات سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ تونسہ شریف سے پہلے ایک ڈیرہ آتا ہے جب آپ تونسہ شریف حاضر ہوتے ہیں تو وہاں وضو فرماتے ہیں جب ہم دوسری بار حاضر ہوتے تو گاڑی کے ویلوں کے نشان ابھی باقی ہوتے تھے کہ ہم پھر حاضر ہوجاتے ناظرین اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ پندرہ دن بھی مشکل سے گزرتے ہوں گے کہ آپ پھر تونسہ پاک حاضر ہوجاتے۔ طفیل احمد فائق خطیب کلیرہ ضلع جھنگ تحریر کرتے ہیں کہ ایک بار تونسہ شریف سے واپسی پر شیخ الاسلام اپنے جھنگ والے مکان میں تشریف فرما تھے۔ فرمانے لگے تونسہ شریف جاتے ہوئے طبعیت بہت مسرور تھی اور سفر نہایت آرام سے گزرا۔ لیکن واپسی پر سخت تھکاوٹ ہے بندہ نے عرض کیا وہ شوقِ وصال تھا۔ یہ کلفتِ ہجر، حضور نے پکڑ کر بٹھالیا اور پھر کوئی گھنٹہ ڈیڑھ تک سلسلہ کلام جاری رہا۔ فرمانے لگے تونسہ شریف بار بار حاضری کیلئے اللہ کریم موقع دے رہا ہے۔ ہر ہفتہ بلکہ بعض دفعہ ہفتہ میں دو دو تین تین بار یہ سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ ایک بار تو وضو کا پانی بھی خشک نہیں ہوا تھا کہ دوبارہ حاضری نصیب ہوئی۔ (ضیائے حرم)

لیجئے اب ذرا حاضری کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے۔

Marfat.com

صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مکان شریف والے تحریر فرماتے ہیں کہ حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ غوث زماں قطب دوراں حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی علیہ رحمۃ اور ساکنان تونسہ شریف سے اظہارِ نیاز کا جو معیار قائم کیا ہے۔ اس کی مثال دنیائے عقیدت میں نہیں ملتی وقت کے شیخ الاسلام اپنے مرشد کے گلی کوچوں میں کبھی تو جھاڑو دے رہے ہیں اور کبھی کاسہ اٹھا کر خانوادہ پیر پٹھان کے دروازوں پر بھیک مانگنے جا رہے ہیں۔ اس عقیدت و نیاز کے اظہار میں انہیں منصب شیخ الاسلام اور سجادہ نشینی کا قطعاً خیال نہیں رہتا تھا۔ عشق و محبت اور روحانیت کی دنیا میں اس کسرِ نفسی نے حضور شیخ الاسلام کو ایسا منفرد مقام عطا کیا ہے جو عرصہ دراز تک شائد ہی کسی کے نصیب میں ہو۔ (ذکرِ عزیز صفحہ 103)

حضرت شیخ الحدیث کے نور بار قلم سے اس کیفیت سے آگاہی حاصل کیجئے ایک بار حضور شیخ الاسلام تونسہ پاک روضہ شریف پر حاضر ہوئے آپ کی دستار مبارک آپ کے گلے میں بطور رسی ڈال کر حضرت خواجہ نصیر الدین مہاروی نے اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی اور آگے آگے چل رہے تھے اور وقت کا شیخ الاسلام اور عظیم روحانی پیشوا اور لاکھوں مریدین کا مرکز عقیدت بارگاہِ سلیمانی میں اس انداز سے حاضر ہو رہا تھا۔

عجب ندامت ہے سر جھکانے کی
زمین خراب نہ ہو تیرے آستانے کی

جب حاضرین کی نظر آپ پر پڑی تو سب کی بے اختیار چیخیں نکل گئیں اور ہر ایک زار و قطار رونے لگا، ان آہوں اور ہچکیوں کا سبب اس عظیم المرتبت شخصیت کا عجز و انکسار تھا۔ اور غایت تواضع اور انکے اس اقدام سے حضرت تونسوی کی شانِ سلیمانی کا تصور و تخیل جو

Marfat.com

صرف اس وقت کما حقہٗ حاضرین کے ذہنوں پر نقش ہوا یہ صرف ایک واقعہ نہیں بلکہ جب بھی حاضری ہوتی کسی نہ کسی پیرزادہ کو اس آزمائش سے دوچار ہونا پڑا کیونکہ نہ آپ حتی الامکان کسی وسیلہ کے بغیر روضہ اقدس میں حاضری دیتے اور نہ وہ حضرات ان کی اپیل کو نظر انداز کر سکتے لہٰذا جس انداز میں اندر لے جانے کیلئے ان کی خواہش ہوتی وہ حضرات چار و ناچار اس پر عمل پیرا ہوتے اور اس وقت ان کی حالت بھی عجیب و غریب ہوتی تھی اور ایک خاص کیفیت طاری ہوتی تھی۔ بہرحال کس کو معلوم کہ اپنے آپ کو مجرموں کی طرح بارگاہِ سلیمانی میں حاضر کرنے والا محمد قمرالدین بھی اپنے وقت کا آصف ہے۔ (ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر)

ایک عرس شریف کے موقع پر خانوادہ سلیمانی کے دو کمسن شہزادے بھی تشریف لائے جن کی عمریں پانچ، چھ سال سے متجاوز نہیں ہوں گی۔ آپ ان کو خوش رکھنے کے لئے ہر فرمائش پوری کر رہے تھے کہ انہوں نے کندھوں پر اٹھا کر بازار لے جانے کی فرمائش کر دی۔ حضور شیخ الاسلام نے بلا چون و چرا اس فرمان کو سعادت سمجھ کر پورا کر دیا جب بازار میں پہنچے تو انہوں نے دوڑنے کا حکم دیا۔ عرس مبارک کا موقع، مریدین اور معتقدین کا ازدحام ہے اور ادھر شیخ الاسلام اپنے شیخ طریقت کے ساتھ عشق و مستی کا انمٹ نقش حاضرین کے دلوں پر نقش کر رہے ہیں اور اپنی شخصیت اور خداداد عظمت کو ان نونہالوں کے تعمیل ارشاد میں رکاوٹ نہیں بننے دیتے، تونسہ مقدسہ حاضری کے وقت سرائے میں قیام ہوتا خاص اہتمام سے آپ کو روٹی بھیجی جاتی لیکن شیخ الاسلام کو اس طرح معزز و مکرم مہمان بن کر بیٹھے رہنا کب پسند تھا۔ چپکے سے نکلتے اور شہزادگان تونسویہ کے دروازوں پر حاضر ہوتے۔ دامن پھیلا کر کھڑے ہو جاتے اور جو خادمہ اندر جانے لگتی اس سے کہتے اندر جا کر عرض کرو۔ ایک سائل دامن پھیلائے دروازے پر کھڑا ہے۔ اس کو ٹکڑا دو اگر کوئی نوکرانی

Marfat.com

واقف نہ ہوتی تو روکھی سوکھی ہاتھ میں لئے دامن میں ڈال دیتی آپ خوشی خوشی قیام گاہ پر آجاتے اور یوں معلوم ہوتا گویا کونین کی نعمتیں دامن میں سمیٹ رکھی ہیں۔ خاص لنگر کی بجائے وہ روٹی لگائی جاتی اور دوسروں کو بھی کھانے کی دعوت دی جاتی۔

ایک دفعہ آپ حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی علیہ رحمۃ کے درِ دولت پر حاضر ہوئے اور اندر جاتی ہوئی خادمہ سے فرمایا اندر جا کر عرض کرو۔ سائل درِ دولت پر دامن پھیلائے کھڑا ہے اس کو ٹکڑا ڈالو۔ وہ خادمہ آپ کو جانتی تھی۔ اندر جا کر حضرت تونسوی کو آپ کے الفاظ سنائے تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور بدن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ فوراً اپنے ہاتھوں سے خاص لنگر کا زردہ پلاؤ اور دیگر خوردنی اشیاء برتنوں میں ڈال کر اور اپنے دونوں صاحبزادگان خواجہ فخر الدین تونسوی اور خواجہ معین الدین تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سروں پر رکھوا کر لائے اور فرمایا آپ قیام گاہ پر چلیں یہ دونوں آپ کا کھانا لے کر وہاں حاضر ہو رہے ہیں۔ (ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر)

ایک دفعہ خواجہ نظام الدین تونسوی علیہ رحمۃ کا ایک قوال سیال شریف بموقعہ عرس مبارک حاضر ہوا۔ قوال حقہ نوشی کا عادی تھا۔ اور نظر بھی کمزور تھی آدھی رات کو اٹھ کر باہر پھر رہا تھا۔ اور ...ہ نہ ملنے کی وجہ سے سخت بے قرار تھا۔ حضرت شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن گھر سے باہر تشریف ...ئے سردی کے موسم میں اس قوال کو باہر پھرتے ہوئے دیکھا سلام کے بعد باہر پھرنے کا ...ب پوچھا قوال نے آپ سے نام و پتہ پوچھا آپ نے (صرف اسی وجہ سے کہ یہ میرے پیر ...نے سے آیا ہے) فرمایا، بس غلام ہوں فرمایئے حکم کیا ہے؟ اس نے (سمجھا کہ شاید یہ ...ا شریف کا کوئی خادم ہے کیونکہ نظر کمزور تھی) کہا بس تم لوگ غلام، غلام کا بولنا جانتے ہو ...مجھے حقہ نہ ملنے کی وجہ سے سخت پریشانی ہے اس کا انتظام کر دو تب سمجھوں گا تم غلام ہو۔

Marfat.com

نازش دوراں حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ وقتی طور پر سوچ میں پڑ
گئے کہ اس وقت حقہ کہاں سے دستیاب ہو۔ دربار عالیہ پر تو اس کا نام ونشان نہیں مل سکتا۔ فوراً
خیال آیا کسی کنوئیں (کھوہ) پر چلتے ہیں کسی سے مل جائے گا ایک کنوئیں پر گئے حقہ موجود پایا
جب اس پر ہاتھ رکھا اس کا مالک دوڑتا ہوا آیا، حضور والا۔ آپ اور حقہ اور وہ بھی اس وقت،
فرمایا ایک عزیز ترین مہمان ہے اور مجھے حقہ تیار کرنا آتا نہیں لہٰذا اس کا تمباکو وغیرہ درست کر
دو اور تیار کر کے میرے حوالے کر دو اس نے تیار کر کے ہمراہ چلنے اور پہنچانے کیلئے ہر چند
اصرار کیا مگر آپ نہ مانے خود حقہ اٹھا کر اس قوال کے پاس لائے اس کو اپنی جگہ قالین پر بٹھایا
اپنے ہاتھ سے حقہ پکڑ رکھا جب وہ دو چار کش لگا چکا اور ہوش وحواس بحال ہوئے تو شکریہ ادا
کرنے کے ساتھ ہی پتہ اور نام پوچھنے لگا آپ نے کافی پہلوتہی کی مگر جب اصرار حد سے
بڑھا تو فرمایا مجھے قمر الدین کہتے ہیں۔ قوال بچارا قدموں پر گر پڑا اور معذرت کرنے لگا جب
تونسہ مقدسہ پہنچا تو حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی علیہ رحمۃ سے صورت حال عرض کی آپ
نے اپنے مریدین اور متعلقین کو جمع کر کے فرمایا کہ لوگ پہلے زمانے کے مریدین کے قصے اور
نیازمندی وعقیدت کشی کے عجیب واقعات ذکر کرتے رہتے ہیں آؤ میں تمہیں اس دور کے
مرید کی شانِ عقیدت اور نیازمندی کا نمونہ بھی دکھلاؤں۔ (ایضاً)

**کرامات**:۔ تقریباً 99-1998ء کی بات ہے کہ مرکزی جامع مسجد محمدی (ہرسہ شیخ)
میں ایک شخص نمازِ ظہر کے لئے داخل ہوا (یہ شخص ہماری مسجد کے نمازی تھے ان کا نام کسی
مصلحت کے تحت نہیں لکھا جارہا) آتے ہی راقم الحروف کو بڑے جذبات میں آ کر کہنے لگا
سیالوی صاحب دعا کرو میری بیگم میرے گھر آ جائے۔ (وہ کافی مہینوں بلکہ سالوں سے
روٹھ کر بچوں سمیت اپنی والدہ کے ہاں رہ رہی تھی)۔

Marfat.com

پہلے بھی تقریباً ہر نماز پر مذکورہ شخص مجھے دعا کے لئے کہا کرتا تھا لیکن آج اس نے اتنا اصرار کیا کہ ایک اور نمازی بھی مجھے کہنے لگا سیالوی صاحب آپ اس غریب کیلئے ضرور دعا کریں یہ بیچارہ بلا ناغہ دعا کے لئے کہتا ہے میں نے وعدہ کر دیا کہ صبح بوقت تہجد انشاء اللہ تمہارے لئے دعا کروں گا۔ نماز عشاء با جماعت ادا کر کے رات کو میں لیٹ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ خواب میں حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ میرے غریب خانہ میں داخل ہو رہے ہیں سفید لباس سر مبارک پر سفید عمامہ شریف باندھا ہوا ہے۔ اس وقت خواب میں ہی میرے دو پیر بھائی میرے ساتھ کمرے میں موجود ہیں، میں انہیں کہتا ہوں وہ دیکھو میرے گھر پیر سیال آ گئے ہیں۔ میرے غریب خانے میں ایک چارپائی ہے جس پر سفید رنگ کی چادر بچھی ہوئی ہے۔ حضور شیخ الاسلام اس چارپائی پر آ کر لیٹ جاتے ہیں، میں سامنے زمین پر حاضر ہوں۔ آپ کہنی کا سہارا لئے دراز ہیں۔ آپ کے قدموں کی طرف جو میرا دھیان گیا تو وہی آدمی جو ظہر کے وقت دعا کیلئے کہہ رہا تھا آپ کے قدموں میں چارپائی کا پایہ پکڑ کر زمین پر بیٹھا ہے۔ حضور شیخ الاسلام مجھے مخاطب ہو کر انگلی کا اشارہ اپنے قدموں میں بیٹھے ہوئے شخص کی طرف کر کے ارشاد فرماتے ہیں۔ مولوی صاحب کل ظہر کے وقت اس آدمی نے کیا کہا تھا، میں نے عرض کی حضور اس نے مجھے دعا کیلئے کہا تھا کہ میری بیگم گھر آ جائے۔ مولوی صاحب پھر آپ نے کیا کہا۔ حضور میں نے کہا تھا کہ رات تہجد کے بعد دعا کروں گا۔

آپ نے بڑی سنجیدگی سے فرمایا، مولوی صاحب میں تہجد سے پہلے اس لئے سیال شریف سے آیا ہوں کہ اس آدمی کیلئے دعا نہیں کرنی کیونکہ جس دن بھی اس کی منکوحہ نے اس کے گھر قدم رکھا یہ آدمی ایسی مصیبت میں گرفتار ہوگا جو ایک بہت بڑی مصیبت ہو

Marfat.com

گی۔ بلکہ اسے کہو کہ اس عورت کا خیال دل سے نکال دے میں نے عرض کی حضور ٹھیک ہے۔

بس اتنی دیر تھی کہ وہ آدمی آپ کے پاؤں کی جانب سے غائب ہو گیا آپ نے فرمایا مولوی صاحب میں نے آج رات تمہارے گھر میں ہی رہنا ہے۔ آپ اسی چارپائی پر لیٹ جاتے ہیں، میرے دو ساتھی اور میں زمین پر سو جاتے ہیں۔ خواب میں ہی رات کے دو بجے کا وقت محسوس ہوتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ حضور شیخ الاسلام سے رضائی نہ اُتر گئی ہو درست کرنے کی نیت سے حضرت کے قریب جاتا ہوں تو آپ تسبیح پر کچھ پڑھ رہے ہوتے ہیں اور مجھے مخاطب ہو کر فرماتے مولانا رضائی ان سے اترتی ہے جو سو جاتے ہیں ان کلمات کی سماعت کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے گھڑی دیکھتا ہوں تو واقعی رات کے دو بج رہے ہوتے ہیں۔

میں نے اس آدمی کو...... سمجھایا لیکن وہ نہ مانا ہر وقت اس عورت کے گھر لانے کے خواب دیکھتا۔ ابھی گنتی کے ہی دن گزرے تھے کہ دوپہر کے وقت وہ شخص اپنے گھر بیٹھ کر رائفل صاف کر رہا تھا کہ اس کی بیگم، ساس اور سالی یک لخت اسکے گھر آئیں مذکورہ شخص نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ بندوق میں گولی بھری اور فائر کر دیا گولی سیدھی اس کی جواں سالہ سالی کو لگی جو موقع پر ہی مر گئی اس پر مقدمہ چلا اسے سزائے موت سنادی گئی ہے۔

برادران طریقت! دیکھو حضور شیخ الاسلام کا فرمان حرف بحرف پورا ہو گیا اور پتہ چل گیا کہ اولیاء اللہ عالم برزخ میں بھی ہوں تو عالم دنیا سے ان کا رابطہ رہتا ہے۔

## زیارتِ امامِ اعظم:۔

راقم الحروف کے استادِ محترم اور حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن کے چہیتے مرید غازی ملت حضرت علامہ الحاج قاضی غلام رسول غازی سیالوی (متوفی 14 اگست 2000ء) رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دوران سفر ایک واقعہ سنایا تھا۔ جو قارئین کی ضیافت طبع کیلئے پیش

Marfat.com

خدمت ہے۔ غازی صاحب علیہ رحمۃ نے بیان کیا کہ شیخوپورہ میں ایک جلسہ تھا جس کی صدارت حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن فرمار ہے تھے ایک مولوی صاحب جو سلسلہ قادریہ سے منسلک تھے حاضر ہوئے اور عرض کی حضور مجھے امام الائمہ سراج الامہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا اشتیاق ہے لیکن کامیابی حاصل نہیں ہو رہی۔ بندہ نوازی فرمائیں تا کہ مجھے گوہر مراد مل جائے۔

آپ نے اُن مولانا صاحب کو کوئی عمل بتایا اور فرمایا یہ عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیارت سے مشرف فرمائیں گے۔ موصوف نے حسب ارشاد عمل کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ کوفہ کی جامع مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے میں اس مسجد میں داخل ہو کر لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ آواز آئی منبر پر۔ میں شوقِ زیارت میں منبر کی طرف بڑھتا ہوں تو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ منبر پر تو حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن جلوہ فرما ہیں۔ میں نے وہاں پر موجود لوگوں سے کہا بھائیو یہ تو کوئی اور بزرگ یعنی پیر سیال ہیں لوگوں نے بصدق وزبان کہا میاں نہیں یہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ خیر میں نے قدم بوسی بھی کی اور زیارت کی دولت بے بہا سے بھی مالا مال ہوا اور صبح ہی میں نے درگاہِ معلیٰ سیال شریف کیلئے رختِ سفر باندھا جب سیال شریف حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو بیعت کی درخواست کی لیکن آپ نے یہ کہتے ہوئے بیعت سے انکار کردیا کہ میاں تمہاری بیعت پہلے سلسلہ قادریہ میں ہے اب میں آپ کو بیعت نہیں کرسکتا۔ مولوی صاحب نے کافی اصرار کیا لیکن کامیابی ندارد۔ کیوں کہ آپ تکثیرِ مرید کی کوشش نہیں کرتے تھے بلکہ آپ ہمیشہ تکمیلِ مرید کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

## تحریکات اور شیخ الاسلام:۔

یوں تو حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ساری زندگی ہی تحریک ہے جو پونی صدی پر پھیلی ہوئی ہے اور جو اپنے تنوع، رنگارنگی اور ہمہ گیری کی وجہ سے پورے ماحول پر چھائی ہوئی ہے لیکن حضور کی حیات میں جو تحریکات مسلمانوں نے برپا کی ہیں۔تحریک پاکستان (اس پر ناچیز نے علیحدہ ایک مقالہ لکھا ہے جو ماہنامہ انوارِ اہلسنت کے شمارہ نمبر 8 جلد نمبر 20 میں چھپ چکا ہے) سنی کانفرنس منعقدہ بنارس تحریک نظام مصطفیٰ، تحریک ختم نبوت (جس کے بارے علامہ محمد صدیق ہزاروی اپنی کتاب تاریخ ساز شخصیات صفحہ 170 پر نقل کرتے ہیں کہ 1952ء میں علماء کا ایک کنونشن برکت علی اسلامیہ ہال میں ہوا جس میں آپکو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا۔آپ نے اس کنونشن میں فرمایا کہ قادیانیوں کا مسئلہ باتوں سے حل نہیں ہوگا۔ آپ مجھے حکم دیں میں قادیانیوں سے نپٹ لوں گا۔اور چند دنوں میں ربوہ کو صفحۂ ہستی سے ناپید کر دوں گا) شوشلزم کے خلاف تحریک، ان تمام تحاریک میں صرف آپ نے حصہ ہی نہیں لیا بلکہ قیادت فرمائی ہے۔آپکے کارناموں سے ان تحریکوں کی تاریخ بھری پڑی ہے۔

**ستارہ امتیاز**:۔آپ کی دینی علمی وملی خدمات سے متاثر ہو کر یوم آزادی پاکستان 14 اگست 1981ء کے موقع پر مذکورہ خدمات کے اعتراف کے طور پر صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے تمغہ (ستارہ امتیاز) پیش کیا جو کہ 14 اگست 1981ء کو پاکستان گزٹ میں شائع ہوا یہ تمغہ 23 مارچ 1982ء کو جگر گوشۂ شیخ الاسلام حضور امیر شریعت خواجہ محمد حمید الدین قمری سیالوی مدظلہ العالی سجادہ نشین سیال شریف نے وصول کیا۔ حضور شیخ الاسلام علیہ رحمۃ الرحمٰن کے وصال کے بعد اس تمغہ کا اعلان کیا گیا۔

(انوارِ قمریہ جلد اوّل صفحہ 42)

Marfat.com

**وصال پُر ملال** :۔ عظیم روحانی پیشوا۔ اسلام کے چہرے کی ضیاء، ممتاز عالم دین قمرِ ولایت اور تحریک پاکستان کے نامور مجاہد شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی نے 20 جولائی 1981ء بمطابق 17 رمضان المبارک 1401ھ کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں انتقال فرمایا آپ کے وصال کی خبر پھول کی خوشبو کی طرح پھیل گئی۔ آپ کی وفات پر آپ کے صاحبزادے خواجہ غلام نصیر الدین سیالوی صاحب نے کہا تھا۔

یارِ ربّ غفور جاتا رہا
زندگی کا سرور جاتا رہا
ہر طرف چھا گئے اندھیرے ہیں
چشمِ عالم کا نور جاتا رہا
قمرِ ذیشان کے ڈوب جانے سے
روشنی کا غرور جاتا رہا
تیری فرقت نے کیا ستم ڈھائے
ہو کے دل چُور چور جاتا رہا
ہے تو موجود دل میں تیرے نصیر
گو بظاہر وہ دور جاتا رہا

(8 شعبان 1427ھ بروز ہفتہ دوپہر سوا بارہ بجے)

Marfat.com

# شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ

# اور تحریک پاکستان

یہ مقالہ اگست میں ماہنامہ انیسِ اہلسنت (فیصل آباد) ستمبر میں ماہنامہ اہلسنت (گجرات) اور نومبر 2006ء ماہنامہ کاروانِ قمر (کراچی) میں شائع ہوا۔

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حضور پیر سیال لجپال خواجہ محمد قمر الحق والدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت عالم اسلام کے عظیم روحانی مرکز سیال شریف ضلع سرگودھا میں ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو ظاہری حسن عطا فرمایا تھا اس کی ہمیں تو کہیں نظیر نہیں ملتی۔ روشن چہرہ اونچی بینی چمکتی ہوئی غزالی آنکھیں جبین سعادت کی کشادگی داڑھی مبارک کا بانکپن قلب ونظر کو اسیر کر لینے والی تابدار زلفیں جمال کی رعنائیوں کے باوجود جلال الٰہی کا ایسا پُرنور چہرہ پر ضوفگن رہتا تھا کہ بارگاہ اقدس میں لب کشائی کی ہمت نہ ہوتی تھی آپ کی ہمہ صفت موصوف شخصیت کے کس پہلو کا ذکر کیا جائے اور کس کا ذکر نہ کرنے پر قناعت کی جائے۔ یہ مرحلہ بڑا صبر آزما ہے لیکن محترم المقام جناب قاسم وقار سیالوی صاحب کے حکم کے مطابق اس مختصر مقالے میں تحریک پاکستان کے حوالہ سے حضور شیخ الاسلام کا ذکر کرتے ہیں۔ حسن اتفاق دیکھیے کہ 1906ء میں ہی حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمتہ کی ولادت ہوئی اور 1906ء میں ہی مسلم لیگ قائم کی گئی گویا کہ ادھر مسلم لیگ بنی اور ادھر وہ آ گئے جن کا عقیدہ تھا کہ ؎

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

Marfat.com

خیر بات کرنی ہے تحریک پاکستان کی وہ تحریک پاکستان کی جس نے اسلامیان برصغیر کو ایک علیحدہ وطن خداداد کی دولت عطا کی اس کی بنیاد 1857ء کی جنگ آزادی کے مسلم شہدا نے اپنے خون سے رکھی تھی۔ علماء مشائخ نے اس آزمائش میں سرخروئی کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیا کس کس کا نام لیا جائے کتنے ہی اسمائے گرامی ہیں جو تاریخ کے زرنگار ایوانوں کی زینت بنے ہمیں عروس آزادی سے محبت کا پیغام دے رہے ہیں۔

سرفروشان اسلام نے اپنا خون جگر دے کر پھانسی کے تختوں پر چڑھ کر اور کالے پانی کی تکالیف برداشت کر کے آزادی کے جس چراغ کو روشن کیا تھا اس کی ضو پاشیوں سے غلامی کے ظلمت کدوں میں سفر کرنے والوں کو آزادی کی منزل جاں نواز کی جھلک دکھائی دی۔

فرنگی آمریت جنگ آزادی کو ناکامی سے ہمکنار ہوتے دیکھ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہندوستان کی عوام کو پابند سلاسل بنانے کا منصوبہ بنا چکی تھی برصغیر کے کتنے ہی مسلم اکابرین تھے جو انگریزی اقتدار کو تقدیر خداوندی کا پرتو سمجھتے تھے ملک کا جاگیر دار طبقہ تو پہلے ہی اپنی مصلحتوں کا اسیر تھا اب حریت پسندوں کے جذبہ آزادی کا مول لگانے کیلئے بڑھ چڑھ کر قیمت لگائی جارہی تھی ایسے نامساعد حالات میں برصغیر کے جن عظیم فرزندان حریت نے اپنے خون جگر سے کشتِ آزادی کو سیراب کیا اور اپنے جوش ایمانی سے جدوجہد آزادی کو کامیابی سے ہمکنار کیا، ان میں شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کا نام بصد آب وتاب جگمگاتا نظر آتا ہے۔

حضرت خواجہ محمد قمر الحق والدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشینوں کے اس طبقہ خاص سے تعلق رکھتے تھے۔ جس نے ہر دور میں اسلامیان عالم کی رہنمائی کا حق ادا کیا تھا۔ سواد اعظم سے تعلق رکھنے والے مشائخ اور علمائے حق 1857ء کی جنگ آزادی کی زندہ

Marfat.com

و پائندہ روایت کو آگے بڑھانے کیلئے میدان عمل میں نکل آئے صدرالافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی سید محمد شاہ محدث کچھوچھوی، علامہ امجد علی اعظمی، شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی، خواجہ عبدالرحمٰن محدث علی پوری، علامہ ابوالحسنات حضرت غزالی زماں سمیت بے شمار مشائخ وعلماء کے اسمائے گرامی تحریک پاکستان کا اعزاز وافتخار ہیں۔ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ نے اسلامیان برصغیر کو تحریک پاکستان کے مضمرات سے آگاہ کرنے اور اس اسلامی مملکت کی برکات سے روشناس کروانے کیلئے اس طرح کام کیا کہ بہت جلد ان کا شمار عساکر آزادی کے ہراول دستہ کے انتہائی بہادر اور جانباز مجاہدین میں ہونے لگا۔ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کو انگریز دشمنی اور حق وصداقت کی پاسداری کی دولت ورثہ میں ملی ہوئی تھی۔ ایک بار آپ کو رائفل کے لائسنس کے حصول کے سلسلہ میں سرگودھا کے انگریز ڈپٹی کمشنر سے رابطہ قائم کرنا پڑ گیا انگریز ڈپٹی کمشنر نے خط لکھ کر آپ سے دریافت کیا کہ آپ اب تک انگریزی حکومت کی جو خدمات انجام دے چکے ہیں ان کا تذکرہ کریں تاکہ آپ کو لائسنس جاری کیا جائے اس صاحب ایمان و یقین خواجہ قمرالدین نے کمال استقامت ایمانی کے ساتھ ڈپٹی کمشنر کو لکھا کہ اگر مجھے لائسنس مل گیا تو رائفل کی پہلی گولی انگریز بے ایمان کے سینے میں ماروں گا۔ خواجہ صاحب قبلہ فرماتے ہیں یہ جواب تو میں نے لکھ دیا کیونکہ یہ میرے ایمان کی پکار تھی مگر میں لائسنس سے مایوس ہو گیا تو خواب میں حضور مجاہد اعظم خواجہ محمد ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ ملے اور فرمایا قمرالدین تم کیوں مایوس ہوتے ہو اور پھر ایک مکان کی طرف جس میں ہر قسم کی رائفلوں کا انبار تھا اشارہ کر کے فرمایا اس میں سے جو چاہو چن لو چند ہی روز گزرے تھے کہ انگریز ڈپٹی کمشنر نے خود لائسنس بنا کر بھیج دیا۔

تحریک آزادی کا کاروان آہستہ آہستہ پاکستان کی منزل کی جانب گامزن ہو چلا

Marfat.com

تھا خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمتہ صرف تحریک پاکستان کے مقصد کو عام کرنے کیلئے مذہبی پلیٹ فارم ہی استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ آپ نے سیاسی مرکز پر بھی جرأت آزمائیوں کی نرالی داستان رقم کی آپ ضلع سرگودھا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہو گئے تو پاکستان دشمن قوتیں اس بندہ مومن کی یلغار سے کانپ اٹھیں ۔آپ نے اپنے مریدین و متعلقین اور ملت اسلامیہ کے حریت پسندوں کے جذبہ آزادی کو نیا رنگ و روپ بخشا اور اس علاقہ میں تحریک پاکستان کی یہ جدوجہد کفر اور اسلام کی آمیزش میں تبدیل ہوگئی آپ نے تحریک پاکستان کو ہمیشہ جنگ پاکستان سمجھا اور مجاہدانہ شان کے ساتھ باطل قوتوں کے مقابل صف آرا رہے۔

قیام پاکستان سے قبل مسلم لیگ کے شعبہ نشر و اشاعت نے ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا ''تحریک پاکستان اور صوفیائے کرام''

اس اشتہار میں شیخ الاسلام کا یہ مختصر مگر جامع پیغام درج تھا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جنگ پاکستان میں مسلم لیگ کا ساتھ دے۔آپ تحریک پاکستان کے ہر نازک مرحلہ پر خود پیش پیش رہے۔انگریز حکمران جو سیاست کی بساط پر شاطرانہ چالیں چلنے کے ماہر تھے،اب بخوبی جان چکے تھے کہ پنجاب کی اس روحانی گدی کا سجادہ نشین جس قدر با اثر اور صاحب جلالت ہے۔حضرت شیخ الاسلام کی جرأت مندانہ سے انہیں قصر استبداد ڈولتا ہوا محسوس ہوا۔انہوں نے حرص و ہوس کا جال پھیلانا چاہا مراعات و القاب اور جاگیروں کا حربہ استعمال کر کے وہ نجانے کتنے شاہین صفت فرزندان حریت کو زیر دام لا چکے تھے۔حکومت پنجاب کی طرف سے برطانیہ کے ملکہ معظم سے استدا کی گئی کہ اس مرکز سیال شریف کی ہمدردیاں حاصل کرنے کیلئے آپ کو سر ہولی نس کا خطاب دیا جائے یہ خطاب سلطنت برطانیہ کا سب سے بڑا مذہبی اعزاز تھا جو بہت کم مذہبی رہنماؤں کو دیا گیا تھا ملکہ معظم سے منظوری حاصل ہوگئی تو

Marfat.com

ایک سرکاری چھٹی کے ذریعہ حضرت شیخ الاسلام کو اطلاع دی گئی کوئی اور ہوتا تو فرطِ مسرت سے اچھل پڑتا مگر یہاں تو انگریز کو حضرت خواجہ شمس العارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خانوادہ روحانی کے چشم و چراغ سے سابقہ پڑا تھا۔ حضرت شیخ الاسلام کو جونہی وہ چٹھی ملی تو آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کے پرزے پرزے کر کے نذر آتش کر دیا اور جلال کے عالم میں فرمایا۔

''حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی اور پیر پٹھان شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سے وابستگی میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے اس اعزاز کے ہوتے ہوئے دنیا کا ہر اعزاز میری نظروں میں ہیچ ہے۔

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

سیاسی رشوت کے نام پر آپ کو درگاہ عالیہ کے لنگر شریف کیلئے کئی مربع اراضی کی پیش کش کی گئی اس کے علاوہ بھی کئی قسم کی مراعات کے خوش نما جال پھیلائے گئے مگر رشد و ہدایت کی فضائے بسیط پر پرواز کرنے والا یہ شاہین اپنا مقدر فکری و نظری سر بلندیوں میں ڈھونڈتا رہا اور اس نے ذاتی منفعت اور دنیاوی اعزازات کی پستیوں کی طرف ایک لحظہ کیلئے بھی دیکھنا گوارہ نہ کیا آپ مسلم لیگ کی مقبولیت اور دو قومی نظریہ اسلام کی ترویج کیلئے مسلسل کوشاں رہے۔ ضلع سرگودھا، جھنگ، فیصل آباد، میانوالی اور برصغیر کے دوسرے اضلاع میں رؤسا کی کثیر تعداد آستانہ عالیہ سیال شریف کی نیاز مند تھی ان رؤسا کے انگریزی حکومت سے گہرے مراسم تھے اور یہ فرنگی مراعات سے پوری طرح فائدہ اٹھا رہے تھے۔ جب شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمتہ نے کھل کر پاکستان اور مسلم لیگ

Marfat.com

کیلئے کام شروع کر دیا تو سیال شریف کے نیاز مند سیاست دان اور رئیس آزمائش میں مبتلا ہو گئے۔ یونینسٹ پارٹی جس میں ٹوانے اور نون پیش پیش تھے مسلم لیگ کی ناکامی کیلئے سرتوڑ کوشش کر رہی تھی اس جماعت کے متعدد جاگیردار زمیندار اور نواب سیال شریف سے روحانی نسبت رکھتے تھے ان سب نے واسطے دے کر خواجہ صاحب سے استدعا کی کہ

''آپ چونکہ ہم سب کے مذہبی و روحانی پیشوا ہیں اس لئے آپ اس کش مکش میں غیر جانبدار ہیں اور مصلیٰ پر بیٹھ کر ہم سب کیلئے دعا کریں آپ نے ان کی ہر استدعا اور پیش کش کو ٹھکرا دیا جو آپ کو تحریک پاکستان سے روک سکتی تھی۔ آخری حربہ کے طور پر انگریز نواز روسا کی بیگمات کا ایک وفد آپ سے غیر جانبدار رہنے کی استدعا کرنے کیلئے سیال شریف حاضر ہوا کہ اگر ہماری امداد نہیں فرما سکتے تو برائے کرم مخالفت بھی نہ کریں مگر آپ نے اس موقع پر واشگاف انداز میں ان نظریات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کی جنگ اسلام کی بقا اور عظمت کی جنگ ہے میں اس جنگ سے کنارہ کش نہیں ہو سکتا بلکہ اپنی ہر چیز کو اس میں قربان کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں آپ لوگوں کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ آپ لوگ میرے ساتھ مل کر اس جنگ میں شریک ہوں اگر آپ یہ چاہیں کہ میں پاکستان کا پرچم ہاتھ سے رکھ دوں تو یہ ناممکن ہے میں آپ کو چھوڑ سکتا ہوں لیکن جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کے جھنڈے کو سرنگوں ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔

اسی طرح ایک بار خضر حکومت کے ایک وفد سے ملاقات کے بعد آپ نے تحریک پاکستان کیلئے اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہہ کر انکی ہر پیش کش کو ٹھکرا دیا کہ تحریک پاکستان دو قومی نظریہ پر ایمان کا نتیجہ ہے جس میں نہ صرف میری بلکہ حکومت کی بھی شمولیت ضروری ہے اگر حکومت تحریک پاکستان میں شامل نہیں ہوتی تو مجھ کو جملہ مسلمانوں سمیت

Marfat.com

روک نہیں سکتی یہ چند مربع اراضی اور لاکھوں روپے تو کجا پوری کائنات کو بھی اٹھا کر میرے قدموں پر رکھ دیا جائے تو بھی میرے ایمان کو خریدا نہیں جا سکتا۔

1946ء میں بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس ہوئی اس کانفرنس نے قیام پاکستان کی منزل کو قریب سے قریب تر کر دیا۔ کانفرنس میں پانچ سو مشائخ سات ہزار علمائے کرام اور لاکھ سے زائد عوام اہلسنت نے شرکت کی۔ حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الحق والدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نے بنارس سنی کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش فرمائی ہزاروں عقیدت مندوں سمیت خود شرکت فرمائی، کانفرنس کے تمام اجلاس کی کارروائی کو مؤثر بنانے کیلئے شاندار کردار ادا کیا، کانفرنس کے اختتام پر اسلامی حکومت کیلئے لائحہ عمل مرتب کرنے کیلئے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی، صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان، علامہ عبدالعلیم میرٹھی، علامہ عبدالحامد قادری، محدث کچھوچھوی، دیوان آل رسول اجمیر شریف سیدی ابوالبرکات قادری حضرت پیر عبدالرحمٰن بھرچونڈی شریف، پیر صاحب مانکی شریف، مصطفیٰ علی بخشی، علامہ ابوالحسنات قادری اور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ، اس کانفرنس میں جو جماعتی موقف اختیار کیا گیا وہ یہ تھا کہ پاکستان ہماری زندگی ہے اس کا حاصل کرنا ضروری ہے اس سلسلہ میں (خدانخواستہ) مسلم لیگ اگر مطالبہ پاکستان سے دستبردار بھی ہو جائے تو آل انڈیا سنی کانفرنس اس سے دستبردار نہ ہوگی۔

خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمتہ نے رابطہ کمیٹی کے ایک رکن کی حیثیت سے سنی کانفرنس کی قراردادوں اور فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی اس طور کوشش کی کہ حالات کے گرد آلود مطلع میں پاکستان کا حسین تصور بہت جلد اپنی آب و تاب کے ساتھ ابھرتا ہوا

Marfat.com

محسوس ہونے لگا۔ ضلع سرگودھا مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے آپ کی مساعی جمیلہ تحریک پاکستان کا اعزاز بن گئیں، خضر حکومت نے جب دیکھا کہ بڑے سے بڑے لالچ اور بڑی سے بڑی دھمکی سے بھی اس مرد مجاہد کے پائے استقامت میں لغزش پیدا نہیں ہو سکتی تو پھر سرگودھا شہر اور اس کے ملحقہ قصبات میں آپ کی تقاریر پر پابندی عائد کردی گئی لیکن کاروان حریت کے اس سالار نے اگلے روز کمپنی باغ سرگودھا میں جلسہ عام کا اعلان کر دیا اس روز جلسہ گاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی تاحد نظر آپ کے ارادتمندوں کا اجتماع عظیم تھا آپ نے تحریک پاکستان کی مخالفت کرنے والوں کو للکارتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں لیکن ان میں خضر کا نام نہیں ہے پھر تو دھمکی کس منہ سے دیتا ہے پاکستان خدا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر حاصل ہو رہا ہے اور انشاء اللہ پاکستان وجود میں آ کر رہیگا۔ حضور ضیاء الامت مفسر قرآن جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں اہل نظر جانتے ہیں کہ تحریک پاکستان میں آپ کی عملی شرکت اور مجاہدانہ کارناموں نے اس تحریک کو کتنا توانا اور طاقتور کر دیا۔ پنجاب، سرحد وغیرہ میں جہاں جہاں آپ کے عقیدت مندوں کے مضبوط حلقے تھے وہ اپنے تمام تعلقات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنی مجبوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے مفادات کو پاؤں تلے روندتے ہوئے پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا کر میدان میں نکل آئے جب سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز ہوا تو اس وقت ضلع سرگودھا مسلم لیگ کے آپ صدر تھے یہ ضلع جو انگریز کے ٹوڈیوں اور خوشامدیوں کا ضلع کہلاتا تھا اس میں سول نافرمانی کی تحریک کی کامیابی کے امکانات سیاستدانوں کو بہت کم نظر آتے تھے لیکن جب اس مرد مجاہد نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اس تحریک کا آغاز کیا اور گرفتاری کیلئے اپنے آپ کو پیش کر دیا تو لوگوں کا منجمد خون گرم ہو گیا سوئے

Marfat.com

ہوئے جذبات بیدار ہو گئے اور سرگودھا کی بڑی بڑی شاہراہوں کو خوب یاد ہے کہ پیر سیال کے پروانے کس جرأت کے ساتھ انگریزی پولیس کی لاٹھیوں کے سامنے سینے تانے کھڑے ہو گئے اور اپنے پاک خون سے ارض سرگودھا کو رنگین بنا دیا۔

## تمام قائدین آپ کی تعظیم کرتے تھے۔

تحریک پاکستان کی کامیابی اور مسلم لیگ کے موقف کو عوام وخواص تک پہنچانے کے سلسلہ میں آپ کی مساعی کا اعتراف تمام قومی نوعیت کے مسلم اکابرین کو تھا قائداعظم محمد علی جناح ،لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر سمیت تمام مسلم قائدین آپ کی کوششوں کو تائید غیبی سمجھ کر آپ کی بہت زیادہ تعظیم کرتے تھے آپ کو اس مجاہدانہ کردار سے باز رکھنے کے لئے کہا گیا کہ آپ ایک عظیم روحانی گدی کے پیشوا ہیں جبکہ مسٹر جناح کلین شیو، جنٹلمین ہے پھر آپ ان کی قیادت میں کیوں کام کرتے ہیں آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا ''پاکستان صرف قائداعظم ہی کا نہیں بلکہ سب کی امیدوں کا محور ہے قائداعظم محمد علی جناح ہمارے موقف کی ترجمانی بہترین انداز سے کر رہے ہیں اس لئے ہم ان کی کامیابی کے لئے کوشاں ہیں پاکستان کسی ایک شخص کا نہیں ہے بلکہ کروڑوں فرزندان حریت کے دلوں کی آواز ہے''

اس سلسلہ میں روزنامہ نوائے وقت کے بانی جناب حمید نظامی کے حوالے سے ایک واقعہ کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ 1944ء میں اخبار کے کالم ''سرراہ'' میں روزنامہ ڈان کی ایک خبر کا حوالہ دیکر حمید نظامی مرحوم لکھتے ہیں دروغ برگردن راوی، ڈان کے نامہ نگار نے یہ دلچسپ واقعہ لکھا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے خواجہ قمرالدین سیالوی سجادہ نشین سیال شریف کو خط لکھا کہ آپ مسلم لیگ کی مدد نہ کریں کیونکہ اس کے لیڈر مسٹر جناح شیعہ ہیں پیر صاحب نے وزیر اعلیٰ کو یہ جواب دیا کہ آپ کے لیڈر سر چھوٹو رام کون سے اہل سنت

Marfat.com

ہیں نظامی صاحب نے مزید تبصرہ کیا کہ مسٹر جناح پر جمیعت علمائے ہند کے بعض بزرگوں کو یہ اعتراض ہے کہ وہ داڑھی نہیں رکھتے لیکن انہوں نے کبھی سوچا کہ ان کے شیخ الاسلام گاندھی کے چہرہ چھوڑ کر سر پر بھی کوئی بال نہیں۔

جب انگریز حکومت لالچ اور دھمکیوں سے خواجہ صاحب کو مرعوب نہ کر سکی تو آخری چارہ کار کے طور پر آپ کو گرفتار کر کے گوبر اور گندے پانی سے بھری ہوئی کوٹھری میں بند کر دیا جس میں نہ بیٹھا جا سکتا تھا اور نہ ہی نماز پڑھی جا سکتی تھی۔ پھر آپ کی ساڑھے گیارہ مربع اراضی ضبط کر لی جب اس پر بھی اس عظیم عاشق رسول اور تحریک پاکستان کے مجاہد کو ہراساں نہیں کیا جا سکا تو طرح طرح سے اذیتیں دی گئیں تاکہ آپ تحریک پاکستان سے کنارہ کش ہو جائیں لیکن اس صاحب اسرار خودی کا فقط یہی جواب تھا عزت صرف اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے۔ اگر میں نے ایک لمحہ کیلئے بھی سوچا کہ مجھے اللہ کے سوا کوئی مٹا سکتا ہے تو میں مشرک ہو جاؤں گا۔

توحید تو یہ ہے خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لئے ہے

تحریک پاکستان کے نامور کارکن حکیم آفتاب احمد قریشی رقمطراز ہیں:

مشائخ میں سیال شریف کے سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ نے تحریک پاکستان کی بڑی سرگرم حمایت کی۔ سیال شریف کے عقیدت مند تمام ملک میں پھیلے ہوئے ہیں ٹوانے تو کئی پشتوں سے اس خاندان کے مرید چلے آرہے ہیں۔ اور ان کے خواجہ صاحب سے بڑے گہرے مراسم ہیں۔ تحریک پاکستان کا دور آیا تو ٹوانے مسلم لیگ کے مخالف تھے۔ یونینسٹ میں شریک تھے۔ 1946ء کے انتخابات میں ٹوانے یونینسٹ

Marfat.com

پارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ رہے تھے۔ خواجہ صاحب کے ٹوانوں سے ذاتی مراسم تھے مگر آپ نے ان مراسم کی پرواہ نہ کی۔ آپ نے ان انتخاب میں مسلم لیگی امیدوار کی پرزور حمایت کی اور صوبہ بھر کا دورہ کیا۔ انہوں نے اپنے مریدوں کو ہدایت کی وہ مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دیں۔ خواجہ صاحب کا ایثار محض قومی جذبہ اور اسلام دوستی کا مرہون منت تھا۔

پاکستان کے پیغام کو عام کرنے کیلئے آپ نے اپنی جدجہد کو صرف اپنے ضلع یا صوبہ پنجاب تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ برصغیر کے تمام قابل ذکر شہروں اور قصبات کا دورہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پانسہ پاکستان اور مسلم لیگ کے حق میں پلٹ گیا۔ بالآخر 14 اگست 1947ء کو پاکستان اسلامیان برصغیر کی امنگوں اور آرزوؤں کا ترجمان بن کر صفحہ ہستی پر اس شان سے نمودار ہوا کہ ہلالی پرچم آفاق کی بلندیوں پر لہرانے لگا۔ یہ پاکستان مجاہد اعظم محمد ضیاءالدین سیالوی، شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی اور بیشمار اولیائے کرام کی دعاؤں کا فیضان ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین علیہ الرحمتہ کی عظیم جدوجہد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ کے نام مکتوب میں لکھا:

''پاکستان کی تحریک میں مشائخ عظام کی خدمات بڑی عظیم اور قابل قدر ہیں۔ آپ اطمینان رکھیں پاکستان میں یقینی طور پر اسلامی قانون نافذ ہوگا''۔

خواجہ عابد نظامی صاحب رقمطراز ہیں کہ:

''قائداعظم کی وفات کے بعد لیاقت علی خان نے سرگودھا میں دو گھنٹے حضور شیخ الاسلام سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں آپ نے لیاقت علی کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ اسلامی قوانین کے نفاذ میں...... سے کام لوگے تو مٹ جاؤ گے...... اس پر لیاقت علی خان نے جواب دیا۔ واقعی ہم اسلام کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور مشرقی پاکستان کو تو صرف اسلامی قانون ہی کی

Marfat.com

بدولت ہم اپنے ساتھ شامل رکھ سکتے ہیں۔افسوس! تو اس بات کا ہے قائداعظم اور لیاقت علی خان کا دن تو ہم مناتے ہیں لیکن جن سے ملنے لیاقت علی خان بھی سرگودھا آیا کرتے تھے اس شیخ الاسلام کا دن نہیں مناتے جو پورے برصغیر میں دن رات ایک کئے تحریک پاکستان کے راستے ہموار کرتا رہا۔آج اس شیخ الاسلام کا دن ہم نہیں مناتے۔

قارئین ذی احترام! رات کے پونے چار ہو چکے ہیں اب ان الفاظ پر گفتگو کو ختم کرتے ہیں ورنہ شیخ الاسلام تو وہ ہیں جن کے تذکرہ سے مردہ دلوں کو زندگی پائندگی کی دولت میسر آئی۔

23 جولائی 2006ء بروز اتوار رات 3 بجکر 45 منٹ پر یہ الفاظ ترتیب دیئے۔

میرا پیشوا میرا دلربا ۔ میرے دل میں ہے جو بسا ہوا
وہ جو حسن سے بھی حسین ہے ۔ میرا خواجہ قمر الدین ہے
جو مثال اپنی مثال ہے ۔ وہی میرا پیر سیال ہے
جو محبتوں کا امین ہے ۔ میرا خواجہ قمر الدین ہے
جو غلام تھا ایک پٹھان کا ۔ یہی مرتبہ ہے ایمان کا
جو یقین کا بھی یقین ہے ۔ میرا خواجہ قمر الدین ہے
جو گلاب عشق رسول ہے ۔ یہ کمال حب بتول ہے
وہ جو خوشبوؤں کی زمین ہے ۔ میرا خواجہ قمر الدین ہے
وہی مرتبے میں بلند ہے ۔ میرے خواجہ کو جو پسند ہے
جو خضر کے دل میں مکین ہے ۔ میرا خواجہ قمر الدین ہے

Marfat.com

# کیا آپ جانتے ہیں؟

یہ مقالہ فروری 2001ء ماہنامہ انوارِلا ثانی میں شائع ہوا جو کہ مزید اضافہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

(1)......لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں بارہ حرف ہیں۔ اسی طرح محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق، عمر ابن الخطاب، عثمان ابن عفان، علی بن ابی طالب میں بارہ حروف ہیں۔

(2)......لفظ اللہ عزوجل میں بھی چار حروف ہیں اور لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی، اللہ بھی غیر منقوط ہے اور لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی، جس طرح لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ میں کوئی نقطہ نہیں اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی کوئی نقطہ نہیں۔

(3)......مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم جس جانور پر سوار ہوتے جب تک سوار رہتے جانور بول و براز نہ کرتا۔

(4)......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جب تک ظاہری وصال نہ فرمایا تھا۔ جانور آپ کے شہر کی گلیوں میں بول و براز نہ کرتے تھے۔

(انوارِ قمریہ جلد اوّل صفحہ 209)

(5)......خطیب الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین تلواریں تھیں۔ ایک کا نام ذوالفقار دوسری کا نام ماثر اور تیسری کا نام قبار تھا۔

(6)......ایک فرشتہ ہے جس کے تین بازو ہیں۔ ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک روضہ انور پر وہ اس لئے کہ جب کوئی بندہ درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لیکر عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں

Marfat.com

نے درود بھیجا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس درود کو نور کے کاغذ پر لکھوا کر ہمیں پیش کرو۔ قیامت میں ہم اس کاغذ کو میزان میں رکھیں گے تاکہ وہ (درود پڑھنے والا) جنتی ہو جائے۔

(7)...... حضور صلی اللہ علیک وسلم کے پردادا ہاشم کا اصل نام عمرو تھا۔

(8)...... نبی الانبیاء صلی اللہ علیک وسلم کے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالمطلب کی آواز آٹھ میل تک جاتی تھی۔ (روح البیان)

(9)...... ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کے ظاہری وصال شریف کے بعد 48 سال زندہ رہیں۔

(10)...... شہزادہ کونین امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ظاہری عمر شریف بوقت شہادت 56 برس پانچ ماہ پانچ دن تھی۔

(11)...... خاتم الائمہ والخلفاء راشدین حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبط اکبر امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک سے ہوں گے۔

(12)...... حضور صلی اللہ علیک وسلم کے عم محترم سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ستر (70) بار نماز جنازہ پڑھی گئی۔ کہ ہر شہید کے جنازے کے ساتھ ان پر نماز پڑھی، یاد رہے یہ آپ کی خصوصیت ہے۔

(13)...... کدو دوسری سبزیوں سے اس لئے افضل ہے کہ اس کے درخت کے نیچے حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے باہر آنے پر آرام کیا تھا۔

(14)...... تفسیر کبیر میں ہے کہ صدقہ اور خیرات میں چھ فائدے ہیں، تین دنیا میں، تین آخرت میں۔ دنیا میں تو رزق میں برکت، مال میں زیادتی، گھر میں آبادی ہوتی ہے۔

Marfat.com

اور آخرت میں صدقہ عیبوں کو چھپائے گا۔ قیامت کی دھوپ سے بچائے گا اور آگ سے آڑ بنے گا۔

(15)...... کسی بزرگ نے شیطان سے پوچھا کہ تو لوگوں کو کس طرح بہکاتا ہے۔ وہ بولا تین ذریعوں سے بخل، غصہ اور نشہ میں، غصہ ور آدمیوں کو ایسا گھماتا ہوں جیسے بچے گیند کو اور نشہ والے آدمی کو ایسے ہانکتا ہوں جیسے چرواہا بکریوں کو۔

(16)...... ووٹ ایک امانت ہے اسے ذاتی مفاد میں خرچ کر کے خیانت نہ کیجئے، امانت دار کو دیجئے۔

یہ حق ہے۔ حقدار کو محروم کر کے غاصب نہ بنئے۔

یہ تلوار ہے۔ ظالم کے ہاتھ میں پکڑا کر ظالم کی مدد نہ کیجئے۔

یہ دودھ کا قطرہ ہے۔ سانپ کے منہ میں مت ڈالئے زہر بن جائے گا۔

یہ موتی ہے۔ یہ کسی جوہری کو ہی دیجئے گا۔

کلیوں کو میں خونِ جگر دے کے چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

(غازیٔ ملت قاضی غلام رسول غازی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 14 اگست 2000)

Marfat.com

# بے نمازی ایک نظر میں

{1}...... فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْن

تو خرابی ہے ان نمازیوں کیلئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ (البیان)

حضرت علامہ عمادالدین ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو بالکل نماز نہیں پڑھتے یا نماز قضاء کر کے پڑھتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

مفسرِ قرآن فاضل اجل عارف کامل علامہ نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ متذکرہ آیت مقدسہ کی تفسیر میں مولیٰ مشکل کشا تاجدار ھل اتیٰ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ عذاب دیئے جائیں گے۔ (استغفر اللہ) چھ عذاب دنیا میں دیئے جائیں گے اور نو آخرت میں ملیں گے۔ دنیا کے عذاب یہ ہیں۔

(1)...... نیک لوگوں کے دفتر (لسٹ) سے اس کا نام خارج کر دیا جاتا ہے۔

(2)...... زندگی کا لطف اور مزہ اس سے چھین لیا جاتا ہے۔

(3)...... رزق کی ہوس بڑھ جاتی ہے۔

(4)...... رزق کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

(5)...... دعا قبول نہیں ہوتی۔ اہلِ ایمان نیک لوگ جو تمام مسلم برادری کیلئے دعائیں کرتے ہیں ان میں سے بھی اس کو کوئی حصہ نہیں ملتا۔

(6)...... اس کی نیکیاں نماز کی کمی سے پہنچائی جاتی ہیں۔ (تفسیر نبوی جلد 15 صفحہ 396)

مفسر قرآن ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

Marfat.com

اب ذرا ان منافقین کا حال بھی سنیئے جنہوں نے بظاہر تو اپنے آپ کو مسلمانوں کے زُمرے میں شامل کرر کھا ہے۔لیکن ان کے دلوں میں قیامت پر ایمان نہیں اس لئے نماز کے بارے میں بڑی غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں یعنی نماز کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں، نماز ادا ہو گئی تو کر لی۔ نہ ہوئی تو انہیں ذرا دکھ نہیں۔اگر نماز پڑھتے ہیں تو کسی ثواب کے امیدوار نہیں ہوتے اگر نہیں پڑھتے تو کسی عذاب کا اندیشہ نہیں ہوتا۔اگر لوگوں میں گھر گئے تو نماز پڑھ لی تنہا ہوئے تو ہضم کر گئے یا نماز پڑھتے تو ہیں لیکن صحیح وقت پر ادا نہیں کرتے۔ یونہی بیٹھے گپیں لگاتے رہتے ہیں اور جب وقت ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے تو تیزی سے اٹھتے ہیں اور تین چار ٹھونگیں مار کر فارغ ہو جاتے ہیں۔(ضیاء القرآن جلد پنجم صفحہ 670)

(2)......قرآن مجید میں ہے کہ جب جنتی جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کون سا عمل جہنم میں لے گیا تو وہ نہایت ہی حسرت وافسوس کے ساتھ جواب دیں گے۔

قَالُو لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ (سورہ مدثر)

وہ کہیں گے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

**میرے بھائیو!** مذکورہ بالا آیت مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بے نمازی مستحق نار ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک ہے۔

حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو بعض نمازوں میں حاضر نہ پایا تو ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں خود ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کیلئے حکم دوں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر ان پر ڈال کر آگ لگا دی جائے۔ (الترغیب جلد اوّل صفحہ 186)

(3)......فَخَلَفَ مِنْ م بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ

Marfat.com

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. (سورہ مریم)

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے لگے تو عنقریب وہ غی کے گڑھے میں پہنچیں گے۔ (البیان)

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ تفسیر حسنات میں اس آیت کے ماتحت لکھتے ہیں کہ قرآنی محاورہ میں غی جہنم کی ایک وادی کا نام ہے اور حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں غی جہنم کی ایک خوفناک وادی کا نام ہے اس کی گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک ہولناک کنواں ہے جس کا نام ہَب ہَب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ تعالیٰ اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے یہ ہولناک کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور ماں باپ کو ایذاء دینے والوں کیلئے ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مولیٰ مشکل کشا تاجدار ھل اَتیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو بہترین بلڈنگیں بناتے اور اعلیٰ سواریوں پر سوار ہوتے اور شہرت کا لباس پہنتے ہیں۔ (روح البیان)

اسی آیت کے ماتحت مفسرِ شہیر مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ نمازوں میں سستی تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس سستی کی کئی صورتیں ہیں نماز نہ پڑھنا، بے وقت پڑھنا، بلاوجہ بغیر جماعت پڑھنا، کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا اور ریاکاری سے پڑھنا۔ (تفسیر نور العرفان)

مذکورہ آیت کی وضاحت اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ۔ (الترغیب جلد دوم صفحہ 204) بخاری رقم الحدیث 623)

یعنی جس نے نماز عصر چھوڑ دی اس کے اعمال باطل ہو گئے۔

دوسری روایت جس کے راوی حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں۔

اَلَّذِیْ تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ۔ (موطا امام مالک صفحہ 46 رقم الحدیث 21)

وہ شخص جس کی نمازِ عصر فوت ہو جاتی ہے وہ گویا اپنے اہل و عیال اور مال گنوا بیٹھا ہے۔

متذکرہ حدیث کے ماتحت علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کا سارا مال و اسباب چھن جائے اور سارے اہل و عیال ہلاک ہو جائیں تو جتنا صدمہ اس شخص کو ہوگا ایسا ہی صدمہ صاحب ایمان کو نمازِ عصر کے فوت ہو جانے پر ہوگا بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ وہاں لُٹا تو راحت جان کا ساز و سامان اور یہاں تلف ہوا۔ راحت ایمان کا سامان۔ اس کا صدمہ جان محسوس کرے گی کہ راحت و آرام میں فرق آ گیا اور اس کا صدمہ ایمان محسوس کرے گا کہ کیا کیا ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ کے ماتحت حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ ذرا اپنے ارد گرد نگاہ ڈالیے، بڑے بڑے اولیائے کاملین کی اولادیں دین سے کس قدر دُور اور احکام شریعت کی پابندی سے کسی طرح آزاد ہے یہ روح فرسا منظر دیکھ کر حساس دل تڑپ اٹھتا ہے اور آنکھیں خون کے آنسو بہاتی ہیں جن کے آباؤ اجداد کی ساری عمریں اطاعت خدا اور اطاعت رسول میں گزریں جن کے دل جلالِ خداوندی سے کانپتے ہوئے اور جن کی راتیں جمال الٰہی کی دید کے شوق میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے ہوئے گزرتی تھیں جن کا ایک قدم بھی جادہ شریعت سے ہٹا ہوا نہ تھا۔ جن کا علم جن کا

Marfat.com

عرفان، جن کا اثر ورسوخ اور جن کی دولت محض احیائے دین حنیف کیلئے وقف تھی، جن کی کتاب زندگی کا ہر ورق روحانیت کے انوار سے منور تھا ان کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرنے والے فسق و فجور کی رنگینیوں میں کیوں کھو کے رہ گئے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں سے ان عقائد حقہ کو زِک پہنچ رہی ہے جو ان کے آباؤ اجداد کے عقائد تھے ان کی عملی بدکاریوں کے شور وشغب میں کوئی ان علمی دلائل پر غور کرنے کیلئے بھی آمادہ نہیں اس مسلسل بے راہ روی سے وہ صرف اپنی لٹیا ہی ڈبو نہیں رہے بلکہ ساری قوم کا بیڑا غرق کر رہے ہیں، خدارا اپنی اس غلط روش سے باز آ جاؤ۔ (ضیاء القرآن جلد سوم صفحہ 90)

## نماز نہیں تو کچھ بھی نہیں:

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک عابد مرد کی نیکیاں اور خیراتیں بہت تھیں لیکن نماز نہیں پڑھتا تھا ایک رات اس کو دکھایا گیا کہ قیامت واقع ہوگئی ہے اور اس کو حساب دینے کے مقام پر لے گئے ہیں اور جب نامہ اعمال اس کے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کیا دیکھتا ہے اور سب حسنات و خیرات موجود ہیں مگر نماز نہیں ہے، فرمان جاری ہوا اس کی تمام نیکیاں اس کے منہ پر مارو کیونکہ یہ بے نماز تھا۔ چنانچہ اس کو ننگے سر جہنم کی طرف لے گئے، جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو بہت شرمندہ ہوا اور اسی وقت توبہ کی اور باقی ماندہ عمر میں کبھی نماز قضا نہ کی۔ (مقاصد السالکین صفحہ 60)

28 ذوالحجہ کو جب امام العادلین امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا، چھ کاری زخم ہو گئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھا کر گھر لایا گیا۔ ہوش میں آئے تو سب سے پہلی بات یہ کی کہ نماز کا وقت ہے؟

لوگوں نے کہا جی حضور تو امام العادلین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

Marfat.com

مجھے قبلہ رخ کر دو۔ اسی حالت میں نماز ادا کی اور فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے یہ فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی بھلا نماز کے بغیر آدمی کس کام کا ہے۔

(کتاب الکبائر علامہ ذہبی رحمہ اللہ علیہ صفحہ 37)

اے عزیز! اس بات کو یقین دل سے سمجھ لے کہ سب بدنی عبادات کی سرتاج اور قرب الٰہی کا ذریعہ یہی نماز ہے جس کو ہم بڑی بے دردی سے ضائع کر رہے ہیں یاد رکھو! جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا ہی حساب دینا ہے اور حساب لینے والی تیرے رب کی ذات ہوگی۔

امام اجل امام اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ القوی نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا کہ دن میں جتنی باتیں کسی سے سنو یا کرو تو ان کی رپورٹ مجھ تک پہنچاؤ اور اپنے تمام اعمال کی ڈائری بھی مجھے سناؤ۔ لڑکے نے ایک دن تو تمام ڈائری سنائی لیکن دوسرے دن والد سے معذرت کی اور عرض کی اباجی میں پہاڑ تو سر پر رکھ سکتا ہوں لیکن روزانہ آپ کو اپنے اعمال اور نقل وحرکت کا حساب نہیں دے سکتا اور نہ ہی ایسی ڈائری بیان کر سکتا۔ ہوں اس کے والد صاحب نے فرمایا میں بھی تجھے مجبور نہیں کرتا لیکن میری نصیحت یاد رکھنا کہ آخری دم تک احتیاط سے کام لینا اور حساب وکتاب کی حاضری ہر وقت یاد رکھنا اور میرا مقصد یہ تھا کہ جب تم میرے سامنے ایک دن کے حساب وکتاب کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر ساری زندگی کا بلکہ ایک ایک لمحے کا حساب وکتاب اس جبار وقہار کے سامنے کس طرح دے سکو گے۔ (روح البیان جلد 15) بقول شخصے

روزِ محشر جب وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
تو کیا جواب دو گے تم خدا کے سامنے

Marfat.com

## بے نمازی پر اللہ غضب ناک ہو گا:

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ العالی رقم طراز ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب میری بینائی جاتی رہی تو طبیبوں نے کہا چند روز کیلئے نماز چھوڑ دیں ہم آپ کا علاج کرتے ہیں، میں نے کہا نہیں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالٰی کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ (مکاشفۃ القلوب مطبوعہ لاہور صفحہ 368)

## تارک نماز کیلئے پندرہ سزائیں:

حدیث پاک ہے کہ جس نے نماز میں سستی کی اللہ تعالٰی اسے پندرہ سزائیں دے گا، چھ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قیامت میں۔

## دنیا کی سزائیں:

(1)......اس کی عمر سے برکت ختم ہوگی۔

(2)......اس کے چہرے سے نیک لوگوں جیسا نور ختم ہو جائے گا۔

(3)......جو بھی عمل کرے اس کو کچھ ثواب نہیں ملے گا۔

(4)......اس کی دعا درجۂ قبولیت تک نہیں پہنچے گی۔

(5)......اللہ لوگوں کے سامنے اسے ذلیل وخوار کرے گا۔

(6)......نیک لوگوں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

## موت کے وقت کی سزائیں:

(1)......نماز چھوڑنے والا ذلیل ہو کر مرے گا۔

(2)......بھوک کی حالت میں مرے گا۔

Marfat.com

(3)......مرتے وقت اتنی پیاس لگے گی کہ سارے دریاؤں کا پانی بھی پلا دیا جائے تو پیاس ختم نہ ہوگی۔

## قبر کی تین سزائیں:

(1)......اس کی قبر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسری میں پیوست ہو جائیں گی۔

(2)......اس کی قبر میں آگ بھر دی جائے گی اور صبح شام آگ میں جلتا رہے گا۔

(3)......اس پر بہت بڑا سانپ شجاع الاقرع مسلط کر دیا جائے گا جو شدید زہریلا ہوتا ہے اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اس کے ناخن لوہے کے ہوں ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کا سفر ہوگی وہ بے نماز سے کلام کرے گا اور کہے گا میں گنجا سانپ ہوں اس کی آواز بجلی کی گرج کی طرح ہوگی اور وہ کہے گا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ تجھے نماز فجر ضائع کرنے کے جرم میں صبح تا طلوع آفتاب نماز ظہر ضائع کرنے پر ظہر تا عصر، نماز عصر قضاء کرنے پر عصر تا مغرب نماز، مغرب قضاء کرنے پر مغرب تا عشاء اور نماز عشاء قضاء کرنے پر عشاء تا صبح ڈنگ مارتا رہوں گا اور جب وہ ایک ضرب لگائے گا تو مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا پھر وہ سانپ اپنے ناخن زمین میں گاڑ کر اس کو نکالے گا تو یہ عذاب اسے قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔

## قیامت کے دن کی سزائیں:

(1)......اللہ تعالیٰ بے نماز پر قیامت کے دن ایک فرشتہ مسلط کر دے گا جو بے نمازی کو جہنم کی طرف منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جائے گا۔

(2)......اس پر حساب میں سختی ہوگی۔

Marfat.com

(3)......رب تعالیٰ بے نمازی پر غضب ناک ہوگا۔

(قرۃ العیون صفحہ 18 مکاشفۃ القلوب صفحہ 379، کتاب الکبائر صفحہ 42)

ایک روایت میں ہے کہ وہ (بے نمازی) قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے پر تین سطروں میں لکھا ہوگا، پہلی سطر میں ہوگا، اے اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کرنے والے، دوسری سطر میں لکھا ہوگا کہ اے غضب خداوندی کے ساتھ مخصوص شخص اور تیسری سطر میں لکھا ہوگا جس طرح تو نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کیا اسی طرح آج تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوگا۔ (کتاب الکبائر صفحہ 43)

## جہنم جانے کا حکم:

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا مالک الملک اسے جہنم میں جانے کا حکم فرمائے گا وہ عرض کرے گا یا اللہ مجھے کس جرم میں جہنم بھیجا جا رہا ہے ارشاد ہوگا نماز لیٹ پڑھنے کی وجہ سے۔(مکاشفۃ القلوب صفحہ 380)

اے دوست! اپنے نرم و نازک وجود کا خیال کر اگر دیر سے نماز پڑھنے کی یہ سزا ہے تو بالکل ہی نہ پڑھنے کی سزا کتنی شدید ہوگی اور کیا تو برداشت کرے گا؟

## بے نمازی کیلئے درد ناک عذاب:

نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام لَمْلَم ہے جس میں اونٹ کی گردن کی طرح موٹے اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر لمبے سانپ ہیں جو بے نمازی کو ڈسیں گے جب یہ سانپ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر اس کے جسم میں ستر سال تک جوش مارتا رہے گا اور جہنم کی ایک وادی کا نام جُبُّ الحُزن ہے۔اس

Marfat.com

میں کالے خچر کی مانند بچھو ہیں ہر بچھو کے ستر ڈنگ ہیں اور ہر ڈنگ میں زہر کی ایک تھیلی ہے یہ بچھو بے نمازی کو ڈنگ ماریں گے اور اپنے زہر کو اس کے جسم میں پھیلا دیں گے اور بے نمازی ہزار سال تک اس زہر کی شدت اور حرارت سے تڑپتا رہے گا۔اس کے بعد اس کی ہڈیوں سے گوشت جھڑ جاتا ہے اور اس کی شرم گاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنمی اس پر لعنت کرتے ہیں۔(قرۃ العیون صفحہ 23)

## بے نمازی تیرا کیا بنے گا:

ایک دن امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف فرما تھے اچانک ایک عربی جوان مسجد کے دروازے کی طرف روتے ہوئے آیا۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا: اے نوجوان! تجھے کس چیز نے رلایا؟

اس نوجوان نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ فوت ہو چکا ہے لیکن نہ ہی اس کے لئے کفن ہے اور نہ کوئی اُسے غسل دینے والا ہے نبی کریم علیہ السلام نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا وہ دونوں اس میت کی طرف گئے جا کر دیکھتے ہیں کہ وہ سیاہ...... کی طرح بن چکا ہے (یعنی چہرہ بگڑ گیا ہے) وہ دونوں حضرات علیہم الرضوان جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا چہرہ بگڑ گیا ہے۔

جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کی طرف تشریف لے گئے۔ دعا فرمائی تو وہ میت پہلی صورت میں ہو گئی۔ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی جب لوگوں نے اس کو دفن کرنے کا ارادہ کیا تو پھر اس کا چہرہ بگڑ گیا۔ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نوجوان! تیرا باپ دنیا میں کونسا عمل کرتا

Marfat.com

تھا؟ عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بے نماز تھا، جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے صحابۂ کرام! نماز کو چھوڑنے والے کا حال دیکھو یہ قیامت کے دن بھی اسی صورت میں آئے گا۔ (درۃ الناصحین جلد اوّل صفحہ 478)

حجتہ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو بد بخت اور رحمت سے محروم کون ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول وہ کون ہے، آپ نے فرمایا یا نماز چھوڑنے والا۔ (مکاشفتہ القلوب صفحہ 380)

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: بے نمازی پر ہر وقت لعنت برستی ہے اور جو شخص جان بوجھ کر ایک فرض نماز چھوڑ دیتا ہے تو جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص جہنم میں ضرور داخل کیا جائے گا۔ (قرۃ العیون صفحہ 20)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(1)...... جو شخص نمازِ فجر نہ پڑھے گا اس کے رزق میں برکت نہ ہوگی۔

(2)...... جو شخص نمازِ ظہر ترک کرے گا اس کے قلب میں نور نہ ہوگا۔

(3)...... جو شخص نمازِ عصر چھوڑے گا اس کے اعضاء کی قوت جاتی رہے گی۔

(4)...... جو نمازِ مغرب سے غفلت کرے گا اس کے کھانے میں لذت نہ رہے گی۔

(5)...... جو شخص نماز عشاء ادا نہ کرے گا دنیا و آخرت میں اسے ایمان نصیب نہ ہوگا۔

(تذکرۃ الواعظین صفحہ 57)

حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو تین بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔

Marfat.com

(1)......اس کے چہرے کا نور اٹھ جائے گا۔

(2)......مرنے کے وقت اس کی زبان (کلمہ پڑھنے سے) لڑکھڑا جائے گی۔

(3)......زبان پر کلمہ شہادت آئے بغیر خاتمہ ہوگا۔یعنی بغیر ایمان کے مرے گا۔

**عذاب قبر**:۔ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی جب اسے دفن کر کے لوٹے تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے چنانچہ وہ اپنی بہن کی قبر پر آیا اور اس کو کھودا تاکہ تھیلی نکال لے اس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور بہن سخت عذاب میں مبتلا ہے، چنانچہ اس نے فوراً قبر پر مٹی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا امی جان میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی میں نے اپنی بہن کی قبر میں جہنم کی آگ بھڑکتی ہوئی دیکھی ہے، یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا افسوس تیری بہن نماز میں سستی کیا کرتی تھی اور نماز وقت گزار کر پڑھتی تھی۔(مکاشفۃ القلوب صفحہ 381)

## بے نمازی کی نحوست:۔

حضرت علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں ایک بزرگ دریائے شور میں سفر فرمارہے تھے کہ آپ نے یہ عجیب و غریب منظر دیکھا کہ مچھلیاں ایک دوسرے کو کھا رہی ہیں ان بزرگوں کو بڑا تعجب ہوا۔غیب سے آواز آئی کہ دریائے شور میں سے ایک بے نمازی پانی پینا چاہتا تھا مگر کھارے پن کی وجہ سے اس نے منہ کا پانی (جو گھونٹ بھرا تھا) دوبارہ دریا میں اگل دیا تھا جس کے باعث مچھلیاں قحط میں مبتلا ہیں اور ایک دوسرے کو کھا رہی ہیں۔(نزہۃ المجالس جلد اوّل صفحہ 493)

ایک بار سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام ایک سرسبز و شاداب بستی سے گزرے اس

Marfat.com

بستی والوں نے آپ کی نہایت تعظیم وتوقیر کے ساتھ خاطر مدارت کی تین سال کے بعد پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا وہیں سے گزر ہوا تو دیکھا درخت خشک اور نہریں بند پڑی ہیں گاؤں اُجڑ چکا ہے۔ آپ بڑے حیران ہوئے تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: اے عیسیٰ علیہ السلام اس بستی سے ایک بے نمازی کا گزر ہوا تھا اس نے ان چشموں سے منہ دھولیا تھا اس کی نحوست کے سبب ساری نہریں خشک ہوگئی ہیں درخت مرجھا گئے اور ساری بستی ویران ہو گئی۔ اے عیسیٰ علیہ السلام نماز نہ پڑھنا دین کی تباہی کا سبب ہے اور یہی دنیا کی تباہی کا بھی سبب بن گیا۔ (ایضاً)

## اللہ تجھے ضائع کرے:

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ شروع وقت میں (مستحب وقت میں) نماز پڑھتا ہے تو وہ نماز آسمان کی طرف جاتی ہے اور اس کیلئے نور ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ عرش تک پہنچ جاتی ہے اور قیامت تک نماز پڑھنے والے کیلئے بخشش کی دعا مانگتی ہے وہ کہتی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی اور جب بندہ وقت کے بعد نماز پڑھتا ہے تو وہ آسمان کی طرف اس طرح جاتی ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے تو وہ آسمان تک پہنچتی ہے تو وہ پرانے کپڑے کی طرح لپٹی ہوئی ہوتی ہے اور اسے اس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے اور وہ کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ (کتاب الکبائر صفحہ 39)

## زیادہ شر والا کون ہے؟

حضرت امام محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: اے اللہ

Marfat.com

رسول علیہ السلام مجھ سے بہت بڑا گناہ سرزد ہوا اور میں نے بارگاہ خداوندی میں اُس
ہ سے توبہ کی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ میرے گناہ بخش دے اور میری توبہ
ل فرمائے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تیرا گناہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ
ی مجھ سے زنا سرزد ہوا جس سے میرے ہاں بچہ پیدا ہوا پس میں نے اسے قتل کر دیا
ت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے فاسقہ فاجرہ عورت یہاں سے چلی جا، کہیں تیری
ت کی وجہ سے آسمان سے آگ نازل ہو کر ہمیں بھی جلا نہ دے چنانچہ وہ شکستہ دل ہو کر
سے چلی گئی۔

اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اُترے اور فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ
ہے اے موسیٰ! توبہ کرنے والی عورت کو آپ نے کیوں واپس کر دیا؟ کیا آپ نے
سے زیادہ برائی والا نہیں دیکھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا جبرئیل! اس سے
ئرد والا کون ہے؟ فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے۔

## ی اے مسلمان تدبر بھی کیا تونے:

حضرت شیخ عثمان بن حسن احمد الشاکر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ ایک آدمی جنگل
ر ہا تھا اسی دوران شیطان بھی اس کے ساتھ ہولیا اور سارا دن شیطان اس کے ہمراہ
آدمی نے دن بھر میں ایک بھی نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ رات ہوگئی جب سونے کا
ا تو شیطان اس سے بھاگ گیا اس آدمی نے کہا تو مجھ سے کیوں بھاگتا ہے۔
بولا میں نے عمر بھر میں صرف ایک سجدے سے انکار کیا تو لعنتی بن گیا اور تو نے آج
ی نماز قضاء کر کے 96 سجدوں کا انکار کیا ہے مجھے خوف آ رہا ہے کہ کہیں تجھ پر قہر
ا نازل ہو اور میں بھی اس میں نہ مارا جاؤں۔ (درۃ الناصحین جلد اوّل صفحہ 467)

Marfat.com

امام العارفین حضرت سلطان باہو علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب عین الفقر مطبوعہ لاہور صفحہ 150 اور حضرت علامہ محمد جعفر قریشی حنفی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب تذکرۃ الواعظین مطبوعہ لاہور صفحہ 57 پر حدیث پاک نقل کی ہے کہ مجھے جناب جرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا کہ مسلمان کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ اس نے مجھے مسلمان پیدا کیا یہودی پیدا نہیں کیا یہودی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہزار شکر کہ اس نے مجھے یہودی پیدا کیا عیسائی پیدا نہیں کیا عیسائی کہتا ہے خدائے تعالیٰ کا ہزار شکر کہ اس نے مجھے عیسائی پیدا کیا مجوسی پیدا نہیں کیا مجوسی کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا ہزار شکر کہ اس نے مجھے مجوسی پیدا کیا منافق پیدا نہیں کیا منافق کہتا ہے یا اللہ عزوجل تیرا ہزار بار شکر کہ تو نے مجھے منافق پیدا کیا ہے مشرک پیدا نہیں کیا مشرک کہتا ہے خدا تعالیٰ تیرا ہزار بار شکر ہے کہ تو نے مجھے مشرک پیدا کیا ہے بے دین پیدا نہیں کیا بے دین کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہزار بار شکر ہے کہ اس نے مجھے بے دین پیدا کیا کافر پیدا نہیں کیا کافر کہتا ہے خدائے پاک کا شکر ہے کہ جس نے مجھے کافر پیدا کیا ہے سگ (کتا) پیدا نہیں کیا (یعنی کم از کم انسان تو بنایا ہے) سگ کہتا ہے خدا تعالیٰ کا ہزار بار شکر ہے کہ اس نے مجھے سگ پیدا کیا سُور پیدا نہیں کیا سُور کہتا ہے خدائے پاک کا ہزار بار شکر ہے کہ مجھے سور پیدا کیا بے نماز بندہ پیدا نہیں کیا۔

**اے عزیز!** دیکھ لیا کہ بے نمازی کا کیا حشر ہوگا اور کیا ہو رہا ہے اس لئے اب بھی وقت ہے نماز کی طرف آ توبہ کر لے، توبہ کے دروازے کھلے ہیں اور سچا نمازی بن۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں نماز کی حفاظت اور اس کے کمال اور اوقات دھیان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے بے شک وہ سخی کریم، جواد مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ (دقائق الاخبار صفحہ 111)

Marfat.com

Marfat.com

# دعائے انس

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھ لیا کرے اللہ عزوجل اسے ہر ظلم اور آفت سے اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ بعد نماز فجر سورج طلوع ہونے اور بعد نماز عصر سورج غروب ہونے تک سات بار پڑھنی چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ
وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا اَعْطَانِی اللّٰہُ اَللّٰہُ
رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ
وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ
غَیْرُكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ
کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ وَّمِنْ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ
وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ
نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ○

مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ کراچی

---

حزب الاسلام پرنٹرز مدینہ مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد: 2623726
0302-3425203

Marfat.com